بیاناتِ عطّاریہ

(حصّہ دُوم)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

بیاناتِ عطّاریہ

(حصہ دُوُم)

اگر آپ از اوّل تا آخر مکمل پڑھ لیں گے توان شاء **اللہ** عزّوجلّ آپ کی معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور علم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ اس مجموعے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے درج ذیل 12 رسائل ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نام کتاب: بیاناتِ عطّاریہ (حصہ دُوُم)

مؤلّف: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی بار: ذوالحجہ ۱٤۲۹ھ، دسمبر 2008ء

دوسری بار: محرم الحرام ۱٤۳۱ھ، جنوری 2010ء تعداد: 1000 (ایک ہزار)

تیسری بار: ذوالحجہ ۱٤۳۲ھ، نومبر 2011ء تعداد: 11000 (گیارہ ہزار)

چوتھی بار: ربیع الآخرہ ۱٤۳۵ھ، فروری 2014ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ❁...... **کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ❁...... **لاھور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ❁...... **سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ❁...... **کشمیر**: چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- ❁...... **حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ❁...... **ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ❁...... **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767

فہرس

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **اچھی نیّت انسان کو جنّت میں داخل کرے گی۔** (اَلجامعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲٦)

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹیے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حُسینی دُولھا

شیطٰن لاکھ سستی دلائے یہ 24 صَفحات کا بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

باکمال مدنی مُنّی

حضرت سیِّدُنا شیخ محمد بن سُلَیمان جَزُوْلی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں سفر پر تھا۔ ایک مقام پر نَماز کا وقت ہو گیا، وہاں کُنواں تو تھا مگر ڈول اور رسّی نَدارد (یعنی غائب) میں اِسی فکر میں تھا کہ ایک مکان کے اوپر سے ایک مَدَنی مُنّی نے جھانکا اور پوچھا، آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ میں نے کہا، بیٹی! رسّی اور ڈول۔ اُس نے پوچھا، آپ کا نام؟ فرمایا، محمد بن سُلیمان جَزُوْلی۔ مَدَنی مُنّی

یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے کراچی میں سندھ سطح پر ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع ۱۴۲۰ھ میں فرمایا تھا۔ جو ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نے حیرت سے کہا، اچھا آپ ہی ہیں جن کی شُہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کُنویں سے پانی بھی نہیں نکال سکتے! یہ کہہ کر اُس نے کُنویں میں تُھوک دیا۔ کمال ہوگیا! آناً فاناً پانی اوپر آگیا اور کُنویں سے چَھلکنے لگا۔ آپ رَحْمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وُضُو سے فَراغت کے بعد اُس **باکمال مَدَنی مُنّی** سے فرمایا، بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصِل کیا؟ کہنے لگی، "میں **دُرُودِ پاک** پڑھتی ہوں، اِسی کی بَرَکت سے یہ کرم ہوا ہے۔ آپ رَحْمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اُس **باکمال مَدَنی مُنّی سے** مُتاَثِّر ہو کر میں نے وَہیں عہد کیا کہ میں دُرُود شریف کے مُتَعَلِّق کِتاب لکھوں گا۔ (سعادةُ الدّارین ص ۱۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دُرُود شریف کے بارے میں کتاب لکھی جو بے حد مقبول ہوئی اور اُس کتاب کا نام ہے، "**دلائلُ الْخیرات**"۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی پچھلے دنوں ہم نے کربلا کے عظیم شہیدوں علیہم الرضوان کی یاد

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

منائی ہے۔ آیئے! میں آپ کو کربلا کے **حُسینی دُولھا** کی دردانگیز داستان سناؤں۔ چُنانچِہ خلیفۂ اعلیٰحضرت، صدرُالافاضل مولٰینا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی اپنی مشہور کتاب ''سوانحِ کربلا'' میں نَقْل کرتے ہیں،

حُسینی دُولھا

حضرت سیِّدُنا وَہب ابنِ عبدُ اللہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ بَنی کلب کے نیک خُو اور خُوبرو جوان تھے، عُنفُوانِ شباب، اُمنگوں کا وَقت اور بہاروں کے دن تھے۔ صِرف سترَّہ (17) روز شادی کو ہوئے تھے اور ابھی بِساطِ عِشرت ونَشاط گرم ہی تھی کہ **والدۂ ماجدہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں جو ایک بیوہ خاتون تھیں اور جن کی ساری کمائی اور گھر کا چَراغ یِہی ایک نوجوان بیٹا تھا۔ مادرِ مُشفِقہ نے رونا شُروع کردیا۔ بیٹا حیرت میں آکر ماں سے پوچھتا ہے، **پیاری ماں!** رنج وملال کا سبب کیا ہے؟ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اپنی عُمر میں کبھی آپ کی نافرمانی کی ہو، نہ آئندہ ایسی جُرأت کرسکتا ہوں، آپ کی اطاعت وفرماں برداری مجھ پر فرض

ہے اور میں اِن شاءَ اللّٰہ عزَّوَجلَّ تا بہ زندگی مُطیع وفرمانبردار ہی رہوں گا ماں! آپ کے دل کو کیا صدمہ پہنچا اور آپ کو کس غم نے رُلایا؟ میری پیاری ماں، میں آپ کے حکم پر جان بھی فِدا کرنے کو تیار ہوں آپ غمگین نہ ہوں۔

سعادت مند اِکلوتے بیٹے کی یہ سعادت مندانہ گفتگو سُن کر ماں اور بھی چیخ مار کر رونے لگی اور کہنے لگی، اے فرزندِ دِلبند! تُو میری آنکھ کا نور، میرے دل کا سُرور ہے۔ اے میرے گھر کے روشن چراغ اور میرے باغ کے مہکتے پھول! میں نے اپنی جان گُھلا گُھلا کر تیری جوانی کی بہار پائی ہے، تُو ہی میرے دل کا قرار اور میری جان کا چین ہے، ایک پَل تیری جُدائی اور ایک لمحہ تیرا فِراق مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتا۔ ؎

چُو دَر خَواب باشَم تُوئی دَر خَیالَم
چُو بَیدار گردَم تُوئی دَر ضَمِیرَم

(یعنی جب سوؤں تو میرے خوابوں اور خیالوں میں بھی تُو اور جب جاگوں تو میرے دل کی یادوں میں بھی تُو)

اے جانِ مادر! میں نے تجھے اپنا خونِ جگر پلایا ہے۔ آج اِس وقت دشتِ کربلا میں **نواسۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال**، مولیٰ مُشکلکشا کا لال، خاتونِ جنّت کا نونہال، شہزادۂ خوش خِصال ظُلم وسِتَم سے نِڈھال ہے۔ میرے لال! کیا تجھ سے ہوسکتا ہے کہ تُو اپنی جان اس کے قدموں پر قربان کرڈالے! اُس بے غیرت زِندگی پر ہزار تُف ہے کہ ہم زِندہ رہیں اور **سلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنشاہِ مکّۂ مکرّمہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا لاڈلا شہزادہ ظُلْم وجَفا کے ساتھ شہید کردیا جائے۔ اگر تجھے میری مَحبَّتیں کچھ یاد ہوں اور تیری پرورِش میں جو **مشقّتیں** میں نے اُٹھائی ہیں ان کو تُو بُھولا نہ ہو تو اے میرے چمن کے مہکتے پھول! تُو پیارے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر صَدقے ہوجا۔ **حُسینی دولھا** سیِّدُنا وَہْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اے مادرِ مہربان، خوبی نصیب، یہ جان **شہزادہ حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قربان ہو، میں دل وجان سے آمادہ ہوں، ایک لمحہ کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ اُس بی بی سے دو باتیں کرلوں جس نے اپنی زندگی کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عیش وراحت کا سہرا میرے سر پر باندھا ہے اور جس کے ارمان میرے سوا کسی کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اِس کی حسرتوں کے تڑپنے کا خیال ہے، اگر وہ چاہے تو میں اس کو اجازت دے دوں کہ وہ اپنی زندگی کو جس طرح چاہے گزارے۔ ماں نے کہا، بیٹا! عورتیں ناقِصُ الْعَقْل ہوتی ہیں، مَبادا تُو اُس کی باتوں میں آجائے اور یہ سعادتِ سَرمَدی تیرے ہاتھوں سے جاتی رہے۔

حسینی دولھا سیِّدُنا وَہْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی، پیاری ماں، **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مَحبَّت کی گِرِہ دل میں ایسی مضبوط لگی ہے کہ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کوئی کھول نہیں سکتا اور ان کی جاں نثاری کا نَقْش دل پر اِس طرح کَندہ ہے جو دنیا کے کسی بھی پانی سے نہیں دھویا جاسکتا۔ یہ کہہ کر بی بی کی طرف آئے اور اسے خبر دی کہ فرزندِ رسول، ابنِ فاطمہ بَتُول، گلشنِ مولٰی علی کے مَہکتے پھول میدانِ کربلا میں رَنجیدہ ومَلول ہیں،

غدّاروں نے ان پر نرغہ کیا ہے، میری تمنّا ہے کہ ان پر جان قربان کروں۔ یہ سن کرنئی دُلہن نے ایک آہِ سَرد دلِ پُر دَرد سے کھینچی اور کہنے لگی، **اے میرے سر کے تاج!** افسوس کہ میں اِس جنگ میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ شریعتِ اِسلامیّہ نے عورَتوں کولڑنے کے لئے میدان میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ افسوس! اِس سعادَت میں میرا حصّہ نہیں کہ تیرے ساتھ میں بھی دُشمنوں سے لڑ کر امامِ عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی جان قربان کروں۔ سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے تو جنّتی چَمنِستان کا ارادہ کرلیا وہاں حُوریں آپ کی خدمت کی آرزومند ہوں گی۔ بس ایک کرم فرمادیں کہ جب سردارانِ اہلبیت علیہم الرضوان کے ساتھ جنّت میں آپ کیلئے نعمتیں حاضِر کی جائیں گی اور جنّتی حُوریں آپ کی خدمت کیلئے حاضِر ہوں گی۔ اُس وَقت آپ مجھے بھی ہمراہ رکھیں گے۔ **حُسینی دُولھا** اپنی اُس نیک دُلہن اور برگزیدہ ماں کو لے کر فرزندِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم و رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ **دُلہن** نے عَرض کی، یا اِبنَ رسولِ اللہ! شُہَداء گھوڑے سے زمین پر گرتے ہی حُوروں کی گود میں پہنچتے ہیں اور غِلمانِ جنّت کمالِ اطاعت شِعاری کے ساتھ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ ''یہ'' حُضُور پر جاں نثاری کی تمنا رکھتے ہیں اور میں نہایت ہی بے کس ہوں، کوئی ایسے رِشتہ دار بھی نہیں جو میری خبر گیری کر سکیں۔ **اِلتجا** یہ ہے کہ عرصہ گاہِ مَحشر میں میری ''اِن'' سے جُدائی نہ ہو اور دنیا میں مجھ غریب کو آپ کے اہلبیت اپنی کنیزوں میں رکھیں۔ اور میری تمام عُمر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاک بیبیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی خدمت میں گزر جائے۔

حضرت امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ تمام عہد و پیماں ہو گئے اور سیِّدُنا وَہْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عُرض کر دی کہ **یا امامِ عالی مقام!** اگر حُضُور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شَفاعت سے مجھے جنّت ملی تو میں

عرض کروں گا، **یارسول اللہ**! عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم یہ بی بی میرے ساتھ رہے۔ **حسینی دولہا** سیِّدُنا وَہْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت لے کر میدان میں چل دیئے۔ یہ دیکھ کر لشکرِ اَعْداء پر لرزہ طاری ہو گیا کہ گھوڑے پر ایک ماہِرو شہسوار اَجَلِ ناگہانی کی طرح لشکر کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ ہاتھ میں نیزہ ہے، دَوش پر سِپَر ہے اور دل ہلا دینے والی آواز کے ساتھ یہ رَجز پڑھتا آرہا ہے

اَمِیرٌ حُسَینٌ وَ نِعْمَ الْاَ مِیْر
لَہٗ لَمْعَۃٌ کَا لسِّرَاجِ الْمُنِیْر

(یعنی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر ہیں اور بَہُت ہی اچھے امیر۔ ان کی چمک دمک روشن چراغ کی طرح ہے۔)

بَرقِ خاطِف (یعنی اُچک لینے والی بجلی) کی طرح میدان میں پہنچے، کوہ پیکر گھوڑے پر سِپہ گری کے فُنُون دکھائے، صَفِ اَعْداء سے مُبارِز طَلَب فرمایا، جو سامنے آیا

تلوار سے اُس کا سر اُڑا دیا۔ گرد و پیش خُود سَروں (یعنی سرکشوں) کے سروں کا اَنبار لگا دیا۔ ناکَسوں (یعنی نااہلوں) کے تن خاک و خون میں تڑپتے نظر آنے لگے۔ یکبارگی گھوڑے کی باگ موڑ دی اور ماں کے پاس آ کر عَرض کی کہ **اے مادرِ مُشفِقہ!** تُو مجھ سے اب تو راضی ہوئی! اور **دُلہن** کے پاس پہنچے جو بے قرار رو رہی تھی اور اس کو صَبْر کی تلقین کی۔

اِتنے میں اَعْداء (یعنی دشمنوں) کی طرف سے آواز آئی، ھَلْ مِنْ مُّبارِز؟ یعنی کوئی ہے مقابلہ پر آنے والا؟ سیِّدُنا وَہْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سُوار ہو کر میدان کیطرف روانہ ہوئے۔ نئی دُلہن ٹکٹکی باندھے اُن کو جاتا دیکھ رہی ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہا رہی ہے۔

حسینی دُولھا شیرِ ژِیاں (یعنی غضبناک شیر) کی طرح تیغِ آبدار و نیزۂ جاں شِکار لے کر معرِکۂ کارزار میں صاعِقہ وار آ پہنچا۔ اِس وقت میدان

میں اَعْداء کیطرف سے ایک مشہور بہادُر اور نامدار سُوار حَکَم بن طُفیل جو غُرورِ نبرد آزمائی میں سَرشار تھا تکبُّر سے بَل کھاتا ہوا لپکا، سیِّدُنا وَہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہی حملے میں اُس کو نیزہ پر اُٹھا کر اس طرح زمین پر دے مارا کہ ہڈِّیاں چکنا چُور ہو گئیں اور دونوں لشکروں میں شور مچ گیا۔ اور مُبارِزوں میں ہمّت مقابلہ نہ رہی۔

سیِّدُنا وَہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے قلبِ دشمن پر پہنچے۔ جو مُبارِز سامنے آتا اس کو نیزہ کی نوک پر اُٹھا کر خاک پر پٹخ دیتے۔ یہاں تک کہ نیزہ پارہ پارہ ہو گیا۔ تلوار میان سے نکالی اور تیغ زَنوں کی گردنیں اُڑا کر خاک میں مِلا دیں۔ جب اَعْداء اِس جنگ سے تنگ آ گئے تو عَمرو بِن سعد نے حکم دیا کہ سپاہی اِس نوجوان کے گرد ہُجوم کر کے حَملہ کریں اور ہر طرف سے یکبارگی ٹوٹ پڑیں چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب **حسینی دولھا** زخموں سے چور ہو کر زمین پر تشریف لائے تو سیاہ دِلانِ بدباطن نے ان کا سر کاٹ کر حُسینی لشکر کی

طرف اُچھال دیا۔ **ماں** اپنے لختِ جگر کے سر کو اپنے منہ سے ملتی تھی اور کہتی تھی، **اے بیٹا**، میرے بہادُر بیٹا! اب تیری ماں تجھ سے راضی ہوئی۔ پھر وہ سر اسکی **دُلہن** کی گود میں لاکر رکھ دیا۔ **دُلہن** نے ایک جُھرجُھری لی اور اُسی وقت پروانہ کی طرح اُس شمعِ جمال پر قربان ہوگئی اور اس کی رُوح **حسینی دولھا** سے ہم آغوش ہوگئی۔

سُرخروئی اسے کہتے ہیں کہ راہِ حق میں
سر کے دینے میں ذرا تو نے تأمُّل نہ کیا

اَسکَنَکُمَا اللّٰہُ فَرَادِیسَ الْجِنَانِ وَ اَغْرَقَکُمْ فِی بِحَارِ الرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ۔

(یعنی اللہ عزوجل آپکو فردوس کے باغوں میں جگہ عنایت فرمائے اور رَحمت و رِضوان کے دریاؤں میں غَریق کرے۔) (مُلَخّص از: سوانحِ کربلا ص ۱۱۸ تا ۱۲۳ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اہلبیتِ اَطہار علیہم الرضوان کی مَحبت اور جذبۂ شہادت بھی کیسی عظیم نعمتیں ہیں صِرف ستّرہ دن کا دولہا میدانِ کارزار میں

دشمنوں کے لشکرِ جرّار سے تنِ تنہا ٹکرا گیا اور جامِ شہادت نوش کر کے جنّت کا حقدار ہو گیا۔ حُسینی دُولہا کی والِدۂ محترمہ اور نوبیاہتا دُلہن پر بھی کروڑوں سلام! کس قدر بُلند حوصلے کیساتھ ماں نے اپنے لال کو اور دُلہن نے اپنے سُہاگ کو امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ تشنہ کام، امامِ ھُمام، سیّدُ الشُّھدا، راکِبِ دوشِ مصطفےٰ، بیکسِ کربلا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر قربان ہوتے دیکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی بلندرُتبہ خاتونانِ اسلام کے جذبۂ اسلامی کا کوئی ذرّہ ہماری ماؤں اور بہنوں کو بھی نصیب کرے کہ وہ بھی اپنی اَولاد کو دینِ اسلام کی خاطِر قربانیوں کیلئے پیش کریں، انہیں سنّتوں کے سانچے میں ڈھالیں اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کریں۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مُشکلیں قافِلے میں چلو دُور ہوں آفتیں قافِلے میں چلو

تین بہادر بھائی

علّامہ ابُو الفَرَج ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عُیُونُ الْحِکایات میں نَقل کرتے ہیں، "تین[3] شامی گھڑ سُوار بہادُر، نوجوان بھائی اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے، لیکن وہ لشکر سے الگ ہو کر چلتے اور پڑاؤ ڈالتے تھے اور جب تک کُفّار کا لشکر ان پر حملہ میں پہل نہ کرتا وہ لڑائی میں حصّہ نہیں لیتے تھے۔ ایک مرتبہ رُومی (عیسائیوں) کا ایک بڑا لشکر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا اور کئی مسلمانوں کو شہید اور مُتعدّد کو قیدی بنالیا۔ یہ بھائی آپس میں کہنے لگے، "مسلمانوں پر ایک بہُت بڑی مصیبت نازِل ہوگئی ہے، ہم پر لازِم ہے کہ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جنگ میں کود پڑیں، یہ آگے بڑھے اور جو مسلمان باقی بچے تھے اُن سے کہنے لگے، "تم ہمارے پیچھے ہو جاؤ اور ہمیں ان سے مقابلہ کرنے دو۔ اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو ہم تمہارے لئے کافی ہوں گے۔ پھر یہ تینوں[3] بھائی رُومی لشکر پر ٹوٹ پڑے اور رُومیوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ رُومی بادشاہ (جوان تینوں کی بہادُری کا منظر دیکھ

رہا تھا) اپنے ایک جرنَیل سے کہنے لگا، ''جو اِن میں سے کسی نوجوان کو گرِفتار کر کے لائے گا میں اُسے اپنا مقرَّب اور سِپہ سالار بنا دوں گا۔'' **رُومی لشکر** نے یہ اِعلان سن کر اپنی جانیں لڑا دیں اور آخر کار ان **تینوں بھائیوں** کو بغیر زخمی کئے گرِفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ رُومی بادشاہ بولا، ان تینوں[3] سے بڑھ کر کوئی فتح اور مالِ غنیمت نہیں، پھر اس نے اپنے لشکر کو روانگی کا حکم دے دیا اور ان **تینوں[3] بھائیوں** کو اپنے ساتھ اپنے **دارُالسَّلْطَنَت قُسطُنطُنیہ** لے آیا اور ان کو عیسائی ہونے کے لئے کہا اور بولا، اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو میں اپنی بیٹیوں کی شادی تم سے کر دوں گا اور آئندہ بادشاہت بھی تمہارے حوالے کر دوں گا۔ **تینوں[3] بھائیوں** نے ایمان پر ثابِت قدمی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اس کی یہ پیشکش ٹھکرا دی اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو پُکارا اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے اِسْتِغاثہ کیا، (یعنی فریاد کی) بادشاہ نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ درباریوں نے جواب دیا، ''یہ اپنے نبی کو پکار رہے ہیں، بادشاہ

نے ان بھائیوں سے کہا، ''اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تین[۳] دیگوں میں تیل خوب کڑکڑا کر تینوں[۳] کو ایک ایک دیگ میں پھنکوا دونگا۔'' پھر اُس نے تیل کی تین[۳] دیگیں رکھ کر ان کے نیچے تین[۳] دن تک آگ جلانے کا حکم دیا۔ ہر دن ان **تین**[۳] **بھائیوں** کو ان دیگوں کے پاس لایا جاتا اور بادشاہ اپنی پیشکش ان کے سامنے رکھتا کہ عیسائی ہو جاؤ تو میں اپنی بیٹیوں کی شادی بھی تم سے کر دوں گا اور آئندہ بادشاہت بھی تمہارے حوالے کر دونگا۔ یہ **تینوں**[۳] **بھائی** ہر بار ایمان پر ثابت قدم رہے اور بادشاہ کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ تین[۳] دن کے بعد بادشاہ نے بڑے بھائی کو پکارا اور اپنا مُطالبہ دُہرایا، اِس مردِ مجاھد نے انکار کیا۔ بادشاہ نے دھمکی دی میں تجھے اس دَیگ میں پِھنکوا دونگا، لیکن اس نے پھر بھی انکار ہی کیا۔ **آخر بادشاہ نے طیش میں آکر اسے دیگ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ جیسے ہی اُس نوجوان کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا، آناً فاناً اُس کا سب گوشت پوست جل گیا اور اس کی ھڈّیاں اوپر ظاہر ہو گئیں،** بادشاہ

نے دوسرے بھائی کے ساتھ بھی اِسی طرح کیا اور اسے بھی کھولتے تیل میں پھنکوا دیا۔ جب بادشاہ نے اِس قَدَر کڑے وقت میں بھی اسلام پر ان کی اِستِقامت اور ان ہوشرُبا مصائب پر صَبر دیکھا تو نادِم ہو کر اپنے آپ سے کہنے لگا، "میں نے ان (مسلمانوں) سے زِیادہ بہادُر کسی کو نہ دیکھا اور یہ میں نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ پھر اُس نے چھوٹے بھائی کو لانے کا حکم دیا اور اسے اپنے قریب کر کے مختلف حِیلے بہانوں سے وَرغَلانے لگا لیکن وہ نوجوان اس کی چالبازی میں نہ آیا اور اس کے پائے ثَبات میں ذَرّہ برابر لغزِش نہ آئی، اتنے میں اس کا **ایک درباری** بولا، "اے بادشاہ! اگر میں اسے پُھسلا دوں تو مجھے اِنْعام میں کیا ملے گا؟ بادشاہ نے جواب دیا، "میں تجھے اپنی **فوج کا سپہ سالار** بنا دونگا۔ وہ درباری بولا" مجھے منظور ہے، بادشاہ نے دریافْت کیا، "تم اِسے کیسے پُھسلاؤ گے؟ درباری نے جواباً کہا، "**اے بادشاہ!** تم جانتے ہو کہ اَہلِ عَرَب عورَتوں میں بہُت دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ بات سارے رُومی جانتے ہیں کہ میری فُلانی بیٹی حُسن و جمال میں

یکتا ہے اور پورے رُوم میں اِس جیسی حَسینہ کوئی اور نہیں۔ تم اِس نوجوان کو میرے حوالے کردو میں اِسے اور اپنی اس بیٹی کو تنہائی میں یکجا کر دُونگا اور وہ اسے **پھُسلانے** میں کامیاب ہوجائے گی۔ بادشاہ نے اِس درباری کو **چالیس دن** کی مدّت دی اور اس نوجوان کو اس کے حوالے کردیا، وہ درباری اسے لیکر اپنی بیٹی کے پاس آیا اور سارا ماجرا اسے کہہ سنایا۔ لڑکی نے باپ کی بات پر عمل پیرا ہونے پر رِضا مندی کا اِظہار کیا، وہ نوجوان اُس لڑکی کے ساتھ اِس طرح رَہنے لگا کہ دن کو **روزہ** رکھتا رات بھر **نوافل** میں مشغول رَہتا۔ یہانتک کہ مُقَرَّرہ مدّت خَتْم ہونے لگی تو بادشاہ نے اُس لڑکی کے باپ سے نوجوان کا حال دریافت کیا۔ اُس نے آکر اپنی بیٹی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ میں اسے **پھُسلانے** میں ناکام رہی، یہ میری طرف مائل نہیں ہورہا، شاید اِس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دُونوں بھائی اِس شَہر میں مارے گئے اور انکی یاد اسے ستاتی ہے۔ لہٰذا بادشاہ سے مُہلَت میں اِضافہ کروالو اور ہم دُونوں کو کسی اور شُہر میں پہنچا دو۔ درباری نے سارا ماجرا بادشاہ کو کہہ سنایا۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بادشاہ نے مُہلَت میں اِضافہ کر دیا اور ان دُونوں کو دوسرے شہر پہنچانے کا حکم دے دیا۔ وہ نوجوان یہاں بھی اپنے معمول پر قائم رہا یعنی دن میں **روزہ** رکھتا اور رات بھر **عبادت** میں مصروف رَہتا، یہانتک کہ **جب مُہلَت ختم ہونے میں تین دن رَہ گئے تو وہ لڑکی بے تابانہ اُس نوجوان سے عَرض گُزار ہوئی،** "**میں تمہارے دین میں داخل ہونا چاہتی ہوں اور یوں وہ مسلمان ہوگئی۔** پھر اُنہوں نے یہاں سے فِرار ہونے کی ترکیب بنائی وہ لڑکی اُصْطَبَل سے دُو گھوڑے لائی اور اُس پر سُوار ہو کر یہ اسلامی سلطنت کی طرف روانہ ہوگئے۔ ایک رات اُنہوں نے اپنے پیچھے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سُنی۔ لڑکی سمجھی کہ عیسائی سپاہی ان کا پیچھا کرتے ہوئے قریب آپہنچے ہیں۔ اس لڑکی نے نوجوان سے کہا، "آپ اس ربّ عزوجل سے جس پر میں ایمان لاچکی ہوں دعا کیجئے کہ وہ ہمیں ہمارے دشمنوں سے نَجات عطا فرمائے، **نوجوان نے پلٹ کر دیکھا تو حیران رہ گیا کہ اس کے وہ دُونوں بھائی جو شہید ہوچکے تھے فِرِشتوں**

کے ایک گروہ کے ساتھ ان گھوڑوں پر سُوار ہیں۔ اِس نے اُنکو سلام کیا پھر ان سے ان کے اَحوال دریافت کئے وہ دونوں کہنے لگے، ہم ایک ہی غوطے میں جنّتُ الفِردوس میں پہنچ گئے تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اس کے بعد وہ لوٹ گئے۔ وہ نوجوان اُس لڑکی کے ساتھ مُلکِ شام پہنچا اور اس کے ساتھ شادی کر کے وَہیں رَہنے لگا۔ ان تین بہادر شامی بھائیوں کا قصہ مُلکِ شام میں بہُت مشہور ہوا اور ان کی شان میں قصیدے کہے گئے جن کا ایک شعر یہ ہے

سَيُعْطِی الصَّادِقِينَ بِفَضْلِ صِدْقٍ

نَجَاةً فِی الْحَيَاةِ وَ فِی الْمَمَاتِ

ترجمہ: عنقریب اللہ تعالٰی سچّوں کو سچ کی بَرَکت سے زندگی اور موت میں نَجات عطا فرمائے گا۔ (عُیُون الحکایات ص ۱۹۷،۱۹۸ دارالکتب العلمیة بیروت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ان تینوں شامی بھائیوں نے ایمان پر استِقامت کا کیسا زبردست مُظاہرہ کیا، ان کے دلوں میں ایمان کس قدر راسِخ ہو چکا تھا، یہ عِشْق کے صِرف بُلند بانگ دعوے کرنے والے نہیں حقیقی معنیٰ میں مُخْلِص **عاشِقانِ رسول** تھے۔ دونوں بھائی جامِ شہادت نوش کر کے جنّتُ الفِردوس کی سَرمدی نعمتوں کے حقدار بن گئے اور تیسرے نے رُوم کی حسینہ کی طرف دیکھا تک نہیں اور دن رات ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہا اور یوں جو بہ نیّتِ شکار آئی تھی خود اسیر بن کر رَہ گئی! **اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مُشکِلات میں سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **سے مدد چاہنا اور یارسولَ اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **پکارنا اَہلِ حق کا قدیم طریقہ رہا ہے۔**

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
یا رسولَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے

عزوجل
ان شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

راحتِ دنیا کے مُنہ پر ٹھوکر مار دی

اُس شامی نوجوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عَزم واِستِقلال اور اسکی ایمان پر استِقامت مرحبا! ذرا غور تو فرمایئے! نِگاہوں کے سامنے دُو پیارے پیارے بھائی جامِ شہادت نوش کر گئے مگر اس کے پائے ثَبات کو ذرا بھی لغزِش نہیں آئی، نہ دھمکیاں ڈرا سکیں نہ ہی قید و بند کی صُعُوبتیں اپنے عَزم سے ہٹا سکیں، حق و صَداقت کا حامی مصیبتوں کی کالی کالی گھٹاؤں سے بالکل نہ گھبرایا، طوفانِ بلا کے سَیلاب سے اس کے پائے ثَبات میں جُنبِش تک نہ ہوئی، خُدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو بالکل خاطِر میں نہ لایا۔ بلکہ راہِ خدا

عَزَّوَجَلَّ میں پہنچنے والی ہر مصیبت کا اس نے خوش دلی کے ساتھ خیر مقدم کیا، نیز دنیا کے مال اور حُسن و جمال کا لالچ بھی اس کے عَزائم سے اِس کو نہ ہٹا سکا اور اس **مردِ غازی نے اسلام کی خاطر ہر طرح کی راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی۔**

یہ غازی یہ تیرے پر اَسرار بندے جنہیں تُو نے بَخشا ہے ذَوقِ خُدائی

ہے ٹھوکر سے دُو نِیم صحرا و دریا سِمَٹ کر پہاڑ ان کی ہیبَت سے رائی

دو عالَم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لَذّتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت نہ کِشور کُشائی

آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رِہائی کے بھی خوب اَسباب فرمائے۔ وہ رُومی لڑکی مسلمان ہوگئی اور دونوں رِشتۂ اِزدِواج میں بھی مُنسلِک ہوگئے۔

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی دونوں جہاں کی سُرخروئی کے تمنّائی ہیں تو عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مَدَنی قافلوں** میں سنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

رُخسار سے انوار کا اظہار

حضرتِ علّامہ جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی لکھتے ہیں: حضرت امامِ عالی مقام سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان یہ تھی کہ جب اندھیرے میں تشریف فرما ہوتے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مبارک پیشانی اور دونوں مقدّس رُخسار سے انوار نکلتے اور قُرب و جوار ضِیا بار (یعنی روشن) ہو جاتے۔

(شواھِدُ النُّبوّۃ ص۲۲۸ مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

نمازِ عصر کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: دَعُونِیْ اُصَلِّیْ ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔

(سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٥٠٣ حديث٤٢٧٢ دارالمعرفة بيروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے اس حصے دَعُونِیْ اُصَلِّیْ (یعنی ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو) کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جارہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا: جو دنیا میں نمازِ عصر کا پابند تھا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہوچکی۔ (مراۃ المناجیح ج١ ص١٤٢)

بیان 2

میں سدھرنا چاہتا ہوں

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

میں سُدھرنا چاہتا ہوں[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

نفاق و نار سے نَجات

حضرتِ سَیِّدُنا امام سَخاوِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو ۱۰۰ رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو ۱۰۰ بار دُرُودِ

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ) کراچی میں ہونے والے 27ویں رَمَضانُ المبارک (۱۴۲۳ھ) کے سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پاک بھیجے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قیامت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔" (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۳۳ مؤسسة الريان بيروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا دُرُود و سلام
کہ دَفْع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرُود و سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علی محمَّد

جنّت چاہئے یا دوزخ؟

امام ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی (مُتوَفّٰی 430 ھجری) "حِلْیَۃُ الاولیاء" میں نَقْل کرتے ہیں: **حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم تَیمِی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے یہ تَصَوُّر باندھا کہ میں جہنَّم میں ہوں اور آگ کی زَنجیروں میں جکڑا ہوا، تھوہَر (یعنی زَہریلا کانٹے دار دَرَخت) کھا رہا ہوں اور دوزَخیوں کا پیپ پی رہا ہوں۔ اِن تَصَوُّرات کے بعد میں نے اپنے نَفْس سے اِستِفسار کیا: بتا، تجھے کیا چاہیے؟ (جہنّم کا عذاب یا اس سے نَجات؟) نفس بولا: (نجات

چاہئے اِسی لئے) ''میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپَس چلا جاؤں اور ایسے عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اِس دوزخ سے نَجات مل جائے۔'' اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اسکی نہروں سے مَشْرُوب پی رہا ہوں اور حُوروں سے ملاقات کر رہا ہوں۔ اِن تصَوُّرات کے بعد میں نے اپنے نَفس سے پوچھا: تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ (جنّت کی یا دوزخ کی؟) نَفس نے کہا: (جنّت کی اِسی لئے) میں چاہتا ہوں کہ ''دنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں تا کہ جنّت کی خوب نعمتیں پاؤں''۔ تب میں نے اپنے نَفس سے کہا: فی الحال تجھے مُہلَت (مُہْ۔لَت) ملی ہوئی ہے۔ (یعنی اے نَفس! اب تجھے خود ہی راہ مُتَعَیَّن کرنی ہے کہ سُدھر کر جنّت میں جانا ہے یا بگڑ کر دوزخ میں! اب تو اسی حساب سے عمل کر)

(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء، ج ٤، ص ٢٣٥ رقم ٥٣٦١ دار الكتب العلمية بيروت)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالىٰ على محمَّد

آخِرت کی تیّاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کس طرح اپنے **نَفْس** کو **سُدھارنے** کیلئے اُس کا مُحاسَبہ کرکے، اُسے قابو کرنے کی کوشش فرماتے نیز کوتاہیوں پر اس کی سرزَنِش (یعنی اس کو ڈانٹ ڈپٹ) کرتے بلکہ بعض اوقات اس کے لئے سزائیں بھی مُقرَّر فرماتے، ہر وَقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے خائِف رَہ کر خود کو زیادہ سے زیادہ **سُدھارتے ہوئے** آخرت کی تیّاری کے لئے کوشاں رہتے۔ بے شک ایسوں ہی کی کوشش ٹھکانے بھی لگتی ہے۔ قراٰنِ مجید فُرقانِ حمید پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 19 میں اللہ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا (۱۹)

میرے آقائے نعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیم

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیْعَت، حامِیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان علیہ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزُ الایمان میں اِس کا ترجَمہ یوں فرماتے ہیں: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

روشن مستقبل

آج ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی ''دُنیوی کل'' (یعنی مستقبل) کی سُدھار کے لئے تو بَہُت غور و فکر کرتے، اُس کے لئے طرح طرح کی آسائشیں جمع کرنے کی ہر دم سَعی کرتے، خوب بینک بیلنس بڑھاتے، کاروبار چمکاتے اور آئندہ کی دنیوی راحتوں کے حُصول کی خاطِر نہ جانے کیا کیا منصوبے بناتے ہیں کہ کسی طرح ہماری یہ ''دُنیوی کل'' بہتر ہو جائے، ہمارا دُنیوی مستقبل سَنْوَر جائے، لیکن افسوس!

ہم اپنی ''اُخروی کل'' (یعنی آخرت) کو **سُدھارنے** کی فکر سے یکسر غافل اور اس کی تیاری کے مُعاملے میں بالکل کاہل ہیں۔ حالانکہ صِرف اِس دُنیوی کل کے **سُدھرنے** کا اِنتِظار کرنے والے نہ جانے کتنے نادان انسانوں کی آہِ حسرت موت کی ہچکیوں سے ہم آغوش ہوجاتی ہے اور وہ روشن مُستقبل پاکر خوشیاں منانے کے بجائے **اندھیری قبر** میں اُتر کر قعرِ افسوس میں جا پڑتے ہیں۔ فَقَط دُنیوی زندگی سدھارنے کے تفکُّرات میں **مُستَغرَق** (مُس.تَغ.رَق) ہوکر اسی کے لئے مصروفِ تگ ودَو رہنا، اپنی آخرت کی بھلائی کے لئے فکر وعمل سے غفلت برتنا، سابِقہ اَعمال پر اپنا اِحتِساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عَزْم نہ کرنا سَراسَر نقصان وخُسران ہے اور سمجھدار وُہی ہے جس نے حسابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو سُدھارنے کیلئے اپنے نفس کا سختی سے مُحاسَبہ کیا، گناہوں پر افسوس اور اِن کے بُرے اَنجام کا خوف محسوس کیا۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف کا طرزِ عمل رہا۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

انوکھا حساب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنُ الصِّمَّہ علیہ رحمۃ اللہ نے ایک بار اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی عمر شمار کی تو وہ (تقریباً) ساٹھ برس بنی۔ ان ساٹھ برسوں کو بارہ سے ضَرب دینے پر سات سو بیس مہینے بنے۔ سات سو بیس کو مزید تیس سے مَضرُوب (یعنی ملٹی پلائی) کیا تو حاصلِ ضَرب اِکیس ہزار چھ سو آیا۔ جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مبارک عمر کے ایام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے: اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اکیس ہزار چھ سو گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ ایک ہزار تک بھی گناہ ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزنے لگے! پھر یکا یک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا گیا تو طائرِ رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز

کرچکا تھا۔

(کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۱، تہران)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِحساسِ نَدامت ہے نہ خوفِ عاقِبَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا اندازِ **"فکرِ مدینہ"**[1] کس قَدَر اعلیٰ تھا اور وہ کس طرح نَفْس کو سُدھارنے کیلئے اِس کا **مُحاسَبہ** فرماتے اور ہر دم نیکیوں میں مصروف رہنے کے باوُجُود خود کو گنہگار تصوُّر کرتے اور ہمیشہ **اللہ** تعالیٰ سے ڈرتے رہتے یہاں تک کہ فَرطِ خوف سے بعضوں کی روحیں پرواز کرجاتیں۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ شب وروز گناہوں کے سَمندر میں غَرق رہنے کے باوُجود **اِحساسِ نَدامت** ہے نہ **خوفِ عاقِبت**۔ ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی شب بیداریاں کرتے، کثرت سے روزے رکھتے، کثیر اَعمالِ خیر بجالاتے مگر پھر بھی خود کو کمترین

مدینہ

[1] دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے مُحاسبے کو "فکرِ مدینہ" کہتے ہیں۔

خیال کرتے ہوئے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے گریہ کناں رہتے۔

راتیں زاری کر کر روندے، نیند اَکھیں دی دھوندے

فجریں او گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوُجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصوُّر کرتے ہیں)

اِن کی شان تو یہ ہے کہ وہ مُستَحَبّات کے تَرک کو بھی اپنے لئے سَیِّئات (یعنی برائیوں) میں سے جانتے، نَفلی عِبادات میں کمی کو بھی جُرم تصوُّر کرتے اور بچپن کی خطا کو بھی گناہ شمار کرتے حالانکہ نابالغی کے گناہ محسوب (شمار) نہیں کئے جاتے۔ چُنانچِہ

بچپن کی خطا یاد آگئی!

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عُتبہ غُلام علیہ رَحمۃُ اللہِ السّلام ایک مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور پسینہ آ گیا! لوگوں کے اِستِفسار پر فرمایا: یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں **گناہ** کیا تھا! (تَنبیہُ المُغتَرِّین ص ۵۷

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

دارالبشائر بیروت) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

بچپن کے گناہ کو یاد رکھنے کا نِرالہ انداز

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے بچپن میں ایک گناہ سرزد ہوگیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی کوئی نیا لباس سِلواتے تو اُس کے گِریبان پر وہ گناہ دَرج کردیتے اور اکثر اس کو دیکھ کر اِس قَدر گریہ وزاری کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر غَشی طاری ہو جاتی۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ۱، ص ۳۹) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناقص نیکیوں پر اِترانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے بُزُرگانِ دین

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین اپنی کم سِنی کے گُناہ بھی یاد رکھتے اوراس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کس قدر خوف محسوس کرتے اورایک ہم بدنصیبوں کی حالت ہے کہ بالِغ ہونے کے باوُجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کیے ہوئے گُناہ بھی بھول جاتے اور نقائص سے بھرپور نیکیوں کو یاد رکھ کران پر اِتراتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکی کر کے بھول جاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْلمند وُہی ہے جونیکیوں کے حُصول کی سَعادت پا کرانہیں بھول جائے اور گناہ صادِر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور خود کو سُدھارنے کیلئے ان پر سختی سے اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے۔ بلکہ نیک اعمال میں کمی پر بھی خود کو سرزَنِش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کرے اور ہر لمحہ خود کو **اللہ** واحِدِ قَہّار عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغَضَب سے ڈراتا رہے۔ یہی ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کا معمول رہا ہے۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم رُسُلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

آج ''کیا کیا'' کِیا؟

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ اپنا اِحْتِساب فرمایا کرتے، اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرّہ مار کر فرماتے: بتا، آج تو نے ''کیا کیا'' کِیا ہے؟ (احیاءُ العُلوم ج٥ ص١٤١ دار صادر بیروت) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجِزی

حضرتِ سیِّدُنا عُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ یعنی جن دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے جنّت کی بِشارت سنائی اُن میں شامل اور سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل ہونے کے باوُجود بَہُت اِنکساری فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک باغ کی دیوار کے قریب دیکھا کہ وہ اپنے نَفْس سے فرمارہے تھے: ''واہ! لوگ تجھے امیرُ المؤمنین کہتے ہیں (پھر بطورِ عاجزی فرمانے لگے) اور تُو (تو وہ ہے کہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا! (یاد رکھ!) اگر تُو نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں رکھا تو اس کے عذاب میں گرِفتار ہوجائے گا۔'' (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ تہران) **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِس طرح اپنے نَفْس کو مَلامت کرنا، اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلا کر اس کا **مُحاسَبہ** کرنا ہماری تعلیم کے لئے بھی تھا۔ چُنانچہ

قیامت سے پہلے حساب

ایک موقع پر سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''**اے لوگو!** اپنے اَعمال کا اس سے پہلے **مُحاسَبہ** کرلو کہ قِیامت آجائے اور ان کا حِساب لیا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

جائے۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۲۸) **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مُحاسَبہ کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سابِقہ اَعمال کا حساب کرنا مُحاسَبہ کہلاتا ہے۔ کاش! روزانہ رات "فکرِ مدینہ"[1] کرتے ہوئے ہمیں اپنے نَفْس کے ساتھ تمام دن کا حساب کرنے کی سعادت مل جایا کرے اور یوں ہمیں سرمایۂ اَعمال میں نَفْع ونقصان کی معلومات ہوتی رہے۔ جس طرح شریکِ تجارت سے حساب لینے میں بھرپور کوشش کی جاتی ہے اسی طرح نَفْس کے ساتھ بھی حِساب کِتاب میں بَہُت زیادہ اِحتیاط ضَروری ہے کیوں کہ نَفْس بَہُت چالاک اور حیلہ ساز ہے یہ

---

[1] خود کو سُدھارنے کے بہترین نُسخے "مَدَنی انعامات" میں سے ایک مَدَنی انعام "فِکرِ مدینہ" بھی ہے۔ یعنی روزانہ رات کو اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرے اور اِس دَوران مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرے۔

ہمیں اپنی سرکشی بھی اِطاعت کے لِباس میں پیش کرتا ہے تاکہ بُرائی میں بھی ہمیں نَفع نظر آئے حالانکہ اِس میں سراسر نقصان ہے۔ صِرْف یہی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں سُدھرنے کیلئے تمام جائز اُمور میں بھی نَفْس سے حِساب طَلَب کرنا چاہیئے۔ اگر اِس میں ہمیں نَفْس کا قُصور نظر آئے تو اُس سے سختی کے ساتھ کمی پوری کروانی چاہیئے۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللہ تعالیٰ کا عمل رہا۔ چُنانچہ

چَراغ پر انگوٹھا

بہُت بڑے عالم اور تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا اَحْنَف بن قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وَقت چَراغ ہاتھ میں اُٹھا لیتے اور اِس کی لَو پر انگوٹھا رکھ کر اس طرح فرماتے: اے نَفْس! تُو نے فُلاں کام کیوں کیا؟ اور فُلاں چیز کیوں کھائی؟ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۳ تہران) **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وٰالہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

یعنی اپنا **مُحاسَبہ** کرتے کہ اگر میرے نَفْس نے غَلْطی کی ہو تو اُس کو تَنْبِیْہ ہو کہ یہ چَراغ کی لَو جو کہ بُہت ہی ہلکی آگ ہے پھر بھی جب نا قابلِ برداشْت ہے تو بھلا جَہَنَّم کی بھیانک آگ سہنا کیونکر مُمکِن ہوگا! حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِس طرح کی ایک اور حِکایت نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کبھی اُوپر نہ دیکھوں گا

حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع نامی ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکا لی اور اِس قَدَر پشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا، "آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔" (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آنکھ اُٹھتی تو میں جھنجلا کے پلک سی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ ہمارے اَسلاف کی کیسی مَدَنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ غَلَطی سے نظر نامَحرم پر جا پڑی اور اچانک پڑ جانے والی نظر مُعاف ہونے کے باوُجود بھی انہوں نے کبھی اوپر نہ دیکھنے کا عَہد کرلیا یعنی مُستقِل آنکھوں کا ''قُفلِ مدینہ'' لگالیا۔ [1]

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھی نگاہیں

آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر جنّت سے روک دیا گیا تو!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدھَم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم ایک مرتبہ غُسل

[1] دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جانے والی اِصطِلاح ''قُفلِ مدینہ'' کی تفصیلی معلومات کیلئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا تحریری بیان ''قُفلِ مدینہ'' کا مُطالَعہ فرمایئے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

فرمانے کیلئے کسی حَمّام پر گئے۔ حَمّامی نے آپ کو روک کر دِرھَم (یعنی روپے) طلب کر لئے۔ اور کہہ دیا کہ اگر دِرھَم ادا نہ کریں گے تو داخل نہ ہونے دوں گا۔ اس کے یہ کہنے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رونا شروع کر دیا۔ حَمّامی نے پریشان ہو کر عَرض کی: اگر آپ کے پاس دِرھَم نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں، آپ ویسے ہی غُسل فرمالیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اِس وجہ سے نہیں رویا کہ آپ نے مجھے روک دیا ہے بلکہ مجھے تو اِس بات نے رُلا دیا کہ دِرھَم نہ ہونے کی وجہ سے آج مجھے ایسے حَمّام میں جانے سے روک دیا گیا ہے جس میں نیکوکار و گنہگار سبھی نہاتے ہیں۔ آہ! اگر نیکیاں نہ ہونے کی بِنا پر کل مجھے اُس جنّت سے روک لیا گیا جو صِرف نیکوں کا مقام ہے، تو میرا کیا بنے گا! **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کے واقِعات ہیں جو

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے پرہیزگار بندے ہیں، جن کے سروں پر **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے وِلایت کے تاج سجائے ہیں۔ مُلاحَظہ فرمایئے کہ وہ **اَولیاء** کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام **بَایں ہَمہ شَرَف ومَرتَبَت** (یعنی ولایت جیسا عظیم مرتبہ حاصل ہونے کے باوُجُود) کس طرح نفس کو سُدھارنے کیلئے اُس کا **مُحاسَبہ** فرماتے اور خود کو عاجِز و گنہگار تصوُّر کرتے۔ کاش! ہم بھی **سُدھرنے کا جذبہ** رکھتے ہوئے اپنا **مُحاسَبہ** کرپاتے اور جیتے جی اپنے اَعمال کا جائزہ لینے میں کامیاب ہوجاتے۔ گُزشتہ **حِکایت** سے معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیوی مصیبت کو یادِ آخرت کا ذَرِیعہ بناتے تھے۔ اس ضِمن میں ایک اور **حِکایت** سماعت فرمایئے۔ چُنانچِہ

ھتھ کڑیاں اور بیڑیاں

مفسّرِ قراٰن، صاحِبِ خَزائنُ الْعِرفان فی تفسیرِ القراٰن، خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرتِ صدرُ الاَفاضِل علامہ مولٰینا سید محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ الہادی اپنی مشہور کتاب ''سوانحِ کربلا'' کے صَفحہ نمبر 60 پر فرماتے ہیں:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

حَجّاج بن یوسُف کے دَور میں دوسری بار **حضرتِ سیّدُنا امام زَینُ العابِدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کیا گیا اور لوہے کی بھاری زَنجیروں میں آپ کا تنِ نازنین جکڑ لیا گیا اور پہرہ دار مُتعَیَّن کر دیئے گئے۔ مشہور مُحَدِّث حضرت **سیّدُنا امام زُہری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالتِ زار دیکھ کر رو پڑے اور اپنے جذباتِ قلبی کا اظہار کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: آہ! یہ کیفیت مجھ سے دیکھی نہیں جارہی، اے کاش! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے یہاں میں اِس طرح قید ہوتا! یہ سُن کر جنابِ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”آپ سمجھتے ہیں اِس قَید و بند کی وجہ سے میں اِضْطِراب میں ہوں، حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ابھی آزاد ہو جاؤں مگر اس سزا پر صَبْر میں اَجْر ہے۔ اِن بَیڑیوں اور زنجیروں کی بندِشوں میں جہنّم کی خوفناک آتشیں زنجیروں، آگ کی بَیڑیوں اور عذابِ الٰہی کی یاد ہے۔“ یہ فرما کر بَیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھ کڑیوں میں سے ہاتھ نکالدیئے! **اللہ** رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت**

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سانس کی مالا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''جلدی کرو ! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہ سانس ہی تو ہیں کہ اگر یہ رُک جائیں تو تمہارے اُن اَعمال کا سلسلہ مُنقطِع ہوجائے جن سے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحم فرمائے اُس شخص پر جس نے اپنے اَعمال کا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر کچھ آنسو بہائے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۱٤ ص ۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے عمل بے وُقُوف ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہم تو سَر تا پا گناہوں میں ڈوبے ہیں، آخِر کونسا گناہ ایسا ہے جو ہم نہیں کرتے؟ نیکیاں ہم سے نہیں ہو پاتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو **اِخلاص** کا دُور دُور تک کوئی پتا نہیں ہوتا، لوگوں کو اپنے نیک اَعمال سنا کر رِیا کاری کی تباہ کاری کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس! ہمیں اس کے بُرے نتائج اور **خود کو سُدھارنے** کا کوئی اِحساس نہیں، اور اِس پر طُرّہ یہ کہ ہم خود کو بَہُت **عَقلمَنْد** گُمان کرتے ہیں حتّٰی کہ اگر کوئی ہمیں بےوُقُوف یا کم عَقل کہہ دے تو اُس کے دشمن ہی ہو جائیں۔ لیکن اب آپ ہی بتایئے کہ اگر کسی مَفرور مجرِم کی پھانسی کا حُکم نامہ جاری ہو چکا ہو، پولیس اُس کو تلاش کر رہی ہو اور وہ گرِفتاری سے بے خوف، راہِ تَحَفُّظ واِحتیاط تَرک کر کے آزادانہ گھوم رہا ہو تو کیا اُس کو **عَقلمَنْد** کہیں گے؟ ہر گز نہیں! ایسے آدَمی کو لوگ بےوُقُوف ہی کہیں گے۔

جہنّم کے دروازے پر نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے بتادیا گیا ہو کہ "جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنّم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔" (حِلیۃُ الاَولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ رقم ۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیة بیروت) اور یہ بھی خبر دے دی گئی ہو کہ "جو ماہِ رَمضان کا ایک روزہ بھی بلاعُذرِ شَرْعی ومرض قضاء کردیتا ہے تو زمانے بھر کے روزے اُسکی قضا نہیں ہوسکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے"۔[1] (سُنَنُ التِّرمِذی ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳ دارالفکر بیروت) اور یہ بھی خبر دے دی گئی ہو کہ جو شخص حج کے زادِراہ (اَخراجات) اور سُواری پر قادِر ہو جو اسے بیتُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچا دے، اسکے باوُجود حج نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (سُنَنُ التِّرمِذی ج۲ ص۲۱۹ حدیث ۸۱۲) اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو یاد رکھو، جو وعدہ

---

[1] یعنی بلاوجہ رَمَضان میں ایک روزہ بھی نہ رکھنے والا اس کے عوض عمر بھر روزہ رکھے، تو وہ دَرَجہ اور ثواب نہ پائیگا جو رَمَضان میں رکھنے سے پاتا اگرچہ شرعاً ایک روزے سے اس کی قضاء ہو جائے گی اُدائے فرض اور ہے دَرَجہ پانا کچھ اور۔ (مراٰۃ ج ۳ ص ۱۶۷)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خلافی کرتا ہے اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے اور اس کے نہ فرض قبول کئے جائیں گے نہ نفل (صحیح البخاری ج ۱ ص ۶۱۶ حدیث ۱۸۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اگر تم نے **بدنگاہی** کی، کسی نامَحرم عورت کو دیکھا یا اَمرد کو بنظرِ شہوت دیکھا یا۔ V.C.R،T.V، انٹرنیٹ اور سینما گھر وغیرہ پر فلمیں، ڈرامے اور بے حیائی سے پُر مناظِر دیکھے تو یاد رکھو! منقول ہے: جس نے اپنی آنکھ حرام سے پُر کی اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں آگ بھر دیگا۔ اور جسے یہ سمجھا دیا گیا ہو کہ عنقریب تمہیں مرنا پڑے گا کیونکہ ہر جان کو **موت** سے ہمکنار ہونا ہے جب وَقْت پورا ہو جائے گا تو پھر موت ایک پل آگے ہوگی نہ پیچھے۔ اور یہ بھی اِطّلاع دے دی گئی ہو کہ مرنے کے بعد اُس قَبْر میں جانا ہے جو مجرِموں پر تاریک اور وَحْشتناک ہوتی ہے، ان کیلئے **کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو** بھی ہوتے ہیں اور اس میں ہزاروں سال رہنا ہوگا۔ آہ! قَبْر ہر ایک کو دبائے گی، نیکوں کو ایسے دبائے گی جیسے ماں بچھڑے ہوئے لال کو شفقت کے ساتھ سینے سے چمٹا لیتی ہے اور جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے اُن کو ایسے بھینچے گی کہ **پسلیاں ٹوٹ**

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پھوٹ کر ایک دوسرے میں اس طرح پیوَست ہوجائیں گی جس طرح دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں۔اِسی پر اِکتِفاء نہیں بلکہ اس بات سے بھی مُتَنَبِّہ یعنی خبردار کردیا گیا ہو کہ قِیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، اور سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، حساب کتاب کا سلسلہ ہوگا، نیکوں کے لئے جنّت کی راحتیں اور مجرِموں کیلئے جہنَّم کی آفتیں ہونگی۔

نادانی کی اِنتِہا

اِتنا کچھ معلوم ہونے کے باوُجود اگر کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کَمَا حَقُّہٗ نہ ڈرے۔ موت کی سختیوں، قَبْر کی وَحْشَتنا کیوں، قِیامت کی ہَولناکیوں اور جہنَّم کی سزاؤں کا صحیح معنوں میں خوف نہ رکھے، غفلت کی نیند سوتا رہے، نَمازیں نہ پڑھے، رَمَضانُ المبارَک کے روزے نہ رکھے، فرض ہونے کی صورت میں بھی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ نکالے، فرض ہونے کے باوُجود حج ادا نہ کرے، وعدہ خِلافی

اُس کا وَتِیرہ (وَ۔تی۔رَہ) رہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ ترک نہ کرے، **فلموں ڈِراموں** کا شائق رہے، **گانے** سننا اس کا بہترین مَشغلہ رہے، **والِدَین کی نافرمانی** کرے، گالیاں بکنے اور طرح طرح کی بے حیائی کی باتوں میں مگن رہے اَلغَرَض خُود کو بالکل بھی نہ سُدھارے مگر پھر بھی اپنے آپ کو عَقلمَنْد سمجھتا رہے تو ایسے شَخص سے بڑھ کر **بے وُقُوف** اور کون ہوگا؟ اور بے وُقُوفی کی انتہا یہ ہے کہ جب سُدھارنے کی خاطِر سمجھایا جائے تو لاپرواہی سے یہ کہہ دے کہ بس جی کوئی بات نہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو رحیم وکریم ہے مہربانی کرے گا، وہ کرم فرمادے گا۔

مغفِرت کی تمنّا کب حماقت ہے؟

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحْیاءُ الْعُلوم میں فرماتے ہیں: ایمان کے بیج کو عبادت کا پانی نہ دیا جائے یا دل کو بُرے اَخلاق سے مُلَوَّث چھوڑ دیا جائے اور دُنیوی لذّت میں مُنہمِک (مُن۔ہَ۔مِک) ہو

جائے پھر مغفِرت کا انتِظار کرے تو اس کا انتِظار ایک بے وُقُوف اور دھوکے میں مُبتَلا شخص کا انتِظار ہے۔ (اِحیاءُ عُلُومِ الدِّین ج ٤ ص ١٧٥ دار صادر بیروت) نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: عاجِز (یعنی بے وُقُوف) شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے چلاتا ہے اور (اس کے باوُجُود) اللہ تعالیٰ سے آرزو رکھے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٤ ص ٢٠٧-٢٠٨ حدیث ٢٤٦٧ دار الفکر بیروت)

جَوْ بو کر گندُم کاٹنے کی اُمّید حَماقت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی میں عاجِز سے مُراد بے وُقُوف ہے۔ کَیِّس (یعنی عقلمند) کا مقابل، نفسِ اَمّارہ سے دبا ہوا یعنی وہ بے وُقُوف ہے جو کام کرے دوزخ کے اور اُمّید کرے جنّت کی، کہا کرے کہ اللہ غفورٌ رَّحیم ہے۔ باجرہ بوئے اور اُمّید کرے گیہوں کاٹنے کی! کہا کرے کہ اللہ غفورٌ رَّحیم ہے۔ کاٹتے وقت اسے گندم بنادے گا اس کا نام اُمّید نہیں۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (پ ۳۰ الانفطار ۶) (ترجَمۂ کنزا لایمان: تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے) اور فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (پ ۲ البقرۃ ۲۱۸) (ترجَمۂ کنزا لایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنھوں نے **اللہ** (عزوجل) کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور **اللہ** (عزوجل) کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) جَو بو کر گندم کاٹنے کی آس لگانا شیطانی دھوکہ اور نفسانی وَسوسہ ہے۔ خواجہ حسن بصری (علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی) فرماتے ہیں کہ: بعض لوگوں کو جُھوٹی اُمّید نے سیدھے راہ نیک اعمال سے ہٹا دیا ہے جیسے جھوٹی بات گناہ ہے ایسے ہی جھوٹی آس بھی گناہ ہے۔

(مِراٰۃُ المناجیح ج ۷ ص ۱۰۲، ۱۰۳، اَشِعَّہ ج ۴ ص ۲۵۱، مِرقات ج ۹ ص ۱۴۲)

جہنّم کا بیج بو کر جنّت کی کھیتی کا انتِظار!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ

الْعُلوم میں نَقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یَحْیٰی بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکہ یہ کہ مُعافی کی اُمّید پر نَدامت کے بغیر آدمی گناہوں میں بڑھتا چلا جائے، اِطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے قُرب کی تَوَقُّع رکھے، جہنَّم کا بیج ڈال کر جنّت کی کھیتی کا منتظِر ہے، گناہوں کے ساتھ عبادت گزار لوگوں کے گھر (جنّت) کا طالِب ہو، عملِ خیر کے بغیر جزائے خیر کا انتِظار کرے اور ظُلم وزیادَتی کے باوُجُود اللہ تعالیٰ سے نَجات کی تمنّا کرے۔ تَرْجُو النَّجاۃَ وَلَمْ تَسْلُكْ مَسَالِكَهَا اِنَّ السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِیْ عَلَى الْيَبَسِ ۔ تم نَجات کی اُمّید رکھتے ہو لیکن اس کے راستوں پر نہیں چلتے یقیناً کشتی خُشکی پر نہیں چلتی۔ (احیاء العلوم ج ٤ ص ١٧٦)

مصیبت باعثِ عبرت ہے

یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس کی بے نیازی کو سمجھنے کی اس طرح کوشش کیجئے کہ کیا دنیا میں آپکو کوئی تکلیف نہیں آتی؟ بخار نہیں آتا؟ پریشانی لاحق نہیں ہوتی؟ تنگ دستی، قرض داری، بے رُوزگاری کے مَناظِر کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھے؟

حادِثات سے واسِطہ نہیں پڑا؟ ہاتھوں، پَیروں یا آنکھوں وغیرہ سے مَعذُور نہیں دیکھے؟ کیا دنیا میں تکلیفوں کے نظّارات آپکو جہنّم کے عذابات یاد نہیں دلاتے؟ یقیناً دنیا کی تکالیف میں اہلِ نظر کیلئے قبر وآخِرت اور جہنّم کے عذابوں کی یاد ہے۔ چُنانچہ یاد رکھیے! وہ ربِّ بے نیاز عزوجل جو دنیا کے اندر بندوں کو بیماریوں، تکلیفوں اور مصیبتوں میں مُبتَلاء کرسکتا ہے وہ جہنّم کا عذاب بھی دے سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اللہ عزوجل روزی دینے والا ہے پھر بھی ....

اِس بات پر ذرا غور فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی دینے والا ہے اور بغیر وَسیلے کے بھی روزی دینے پر قادِر ہے یہ آپکا بھی ایمان ہے اور میرا بھی۔ ہاں ہاں اُس نے ہر ایک کی روزی اپنے ذمّہ کرم پر لی ہوئی ہے جیسا کہ بارھویں پارے کی ابتدائی آیت میں ارشاد ہے:

وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی (جاندار) ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ (عزوجل) کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

پھر سوچنے کی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے روزی کا ذِمّہ لے لیا ہے تو آخر کیوں رِزْق کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں؟ کیوں ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے اور وطن سے بے وطن ہوتے اور "راہِ مال" میں آنے والی ہر تکلیف ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں، اس لئے کہ آپ کا ذِہْن بنا ہوا ہے کہ میں کوشش کرونگا تو روزی ملے گی، حَرَکت میں بَرَکت ہے۔

اللہ عزوجل نے ہر ایک کی مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا مگر...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک جاندار کی روزی اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لی ہے مگر یاد رکھئے! ہر کسی مسلمان کے ایمان کی حِفاظت یا بے حساب مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا مگر پھر بھی روزی ہی کی فکر لگی ہوئی ہے، ایمان کی

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

حفاظت اور بے حساب مغفِرت کی طلب کیلئے کسی قسم کی ہل جُل نہیں شاید اس لئے کہ آج بہُت سے لوگوں کے دل سخْت ہو چکے ہیں لہٰذا دنیا کی خاطر سختیاں برداشت کرلیتے ہیں، دنیا کمانے کیلئے روزانہ آٹھ، دس، بلکہ بارہ گھنٹے تک کولھو کے بَیل کی طرح پِھرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہائے صد کروڑ افسوس! ایمان کی حفاظت و بے حساب مغفِرت کی طلب میں ماہانہ صرف تین دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی بھی اگر درخواست کی جائے تو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس وَقْت نہیں۔ مَعاذَ اللہ گویا زبانِ حال سے کہا جا رہا ہے۔

نفس و شیطان نے بدمست کیا بھائی ہے

ہم نہ سُدھرے ہیں، نہ سُدھریں گے، قسم کھائی ہے

اللہ عزوجل بے نیاز ہے

یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر سبب کے مَحْض اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمانے پر قادِر ہے۔ مگر اُس کی بے نیازی سے ڈرنا ضَروری ہے، کہ کسی ایک گناہ پر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

گرفت فرما کر جہنّم میں بھی جھونک سکتا ہے۔ "مُسنَد امام احمد بن حَنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ" میں اللہ رَبُّ الْعباد عَزَّوَجَلَّ کا مبارَک ارشاد نَقْل کیا گیا ہے: "یہ لوگ جنّت میں جائیں تب بھی مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنّم میں جائیں گے تب بھی مجھے اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔" (مسند امام احمد بن حَنبل ج٦ ص ٢٠٥ رقم ١٧٦٧٦ دار الفکر بیروت) لہٰذا ہمیں جہنّم سے اپنے آپ کو بچانے اور جنّتُ الْفِردوس میں داخِلہ پانے کیلئے یہ ذِہن بنانا ہوگا کہ "میں سُدھرنا چاہتا ہوں" اور اس کیلئے اپنے اندر خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے ہم گناہوں سے بچیں گے اور نمازوں اور سنّتوں کی پابندی کریں گے، مَدَنی قافلوں میں سفر کریں گے، روزانہ رات "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے "مَدَنی اِنْعامات" کا رِسالہ پُر کریں گے اور پھر ہر ماہ اپنے یہاں کے "ذِمّہ دار" کو جمع کروائیں گے تو بفضلِ خدا بوسیلۂ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جہنّم سے بچ کر داخِلِ جنّت ہوں گے جو کہ

اَصل کامیابی ہے۔ جیسا کہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں **اللہ** رَحمٰن عزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔

سُدھرنے کیلئے توبہ کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر حال، اُس کی رَحمت سے مایوس بھی نہ ہونا چاہئے اور اس کی بے نیازی سے غافِل بھی نہیں رَہنا چاہئے۔ اور خود کو سُدھارنے کیلئے ہر دم کوشِش جاری رکھنی چاہئے۔ میں امّید کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ **میں سُدھرنا چاہتا ہوں**، تو جو واقِعی سُدھرنا چاہتے ہیں وہ اپنے سابِقہ گناہوں سے سچّی پکّی توبہ کرلیں۔ بے شک **اللہ** عزَّوَجَلَّ توبہ قَبول کرنے والا ہے۔ ترغیب کیلئے توبہ کے فضائل پر مبنی **تین احادیثِ مبارَکہ** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے: ﴿1﴾ "بندہ جب اپنے گناہ کا اِعتِراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔" (صَحِیحُ البُخارِیّ، ج۲ ص۱۹۹ حدیث ۲۶۶۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿2﴾ حدیثِ قُدسی میں ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "اے میرے بندو! تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جسے میں سلامتی عطا کروں تو تم میں سے جو یہ جان لے کہ میں بخشنے پر قادِر ہوں پھر اُس نے مجھ سے مُعافی مانگی تو میں اسے بَخش دوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔" (مِشکٰوۃُ المَصَابِیح، ج۲ ص۴۳۹ حدیث ۲۳۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿3﴾

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے: جو اِس طرح دعا کرے: اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ عَمِلْتُ سُوْءً ا اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. یعنی "اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے بُرے اعمال کئے اور اپنے نفس پر ظلم کیا، مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔" تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اگرچہ وہ چیونٹیوں کی تعداد کے

برابر ہوں۔" (کنز العمّال ج۲ ص۲۸۷ رقم ۴۹ ۰ ۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچّھی اچّھی نیّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی آپ سب کی توبہ قَبول فرمائے، آپ سب کا ایمان سلامت رکھے، آپ کو بار بار حج نصیب فرمائے، بار بار گنبدِ خضرا دکھائے، مُخلص **عاشقِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم بنائے اور یہ تمام دُعائیں مجھ پاپی و بدکار، گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قَبول فرمائے۔ ہمّت کیجئے اور آج سے طے کر لیجئے: **"میں سُدھرنا چاہتا ہوں"** لہٰذا اب میری کوئی نَماز قضا نہیں ہوگی.......... اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، رَمَضانُ الْمبارَک کا کوئی روزہ قضاء نہیں ہوگا.......... اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **فلمیں ڈرامے** نہیں دیکھوں گا.......... اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **گانے باجے** نہیں سُنوں گا.......... اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **داڑھی** نہیں مُنڈاؤں گا.......... اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، داڑھی کو ایک **مُٹھی** سے نہیں گھٹاؤں گا.......... اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ

اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں ہر ماہ تین دن سفر کیا کروں گا......اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروادیا کروں گا...........اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ.

الٰہی رَحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"اِثمِد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے، "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمِد" (اِث ۔ مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ، ج۴ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) ﴿۲﴾ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجَل بقصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (فتاوٰی عالمگیری ج۵، ص۳۵۹) ﴿۳﴾ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنّت ہے (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰) ﴿۴﴾ سُرمہ استِعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں

فرمانِ مصطفےٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(اُلٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (المنظر: شُعَبُ الْاِیمان، ج ۵ ص ۲۱۸۔۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے اِن شاءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔ **سُرمے کی سنّتوں کے بارے میں** تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

بیان 3
بادشاہوں کی ہڈیاں
اس رسالے میں۔۔۔
☆......تلوار کی ہزار ضربیں 5
☆......موت کا راج 8
☆......رُوح کی دَرد ناک باتیں 15
☆......قِیامت کی منظر کشی 19
☆...... پسینے کی لگام 24
ورق الٹیے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیطان لاکھ سُستی دلائے ، 30 صفحات کا یہ رسالہ مکمّل پڑھ لیجئے

ان شآء اللہ عزّوجلّ آپکی کئی غلطیاں آپکے سامنے آجائیں گی۔

شفاعت کی بشارت

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، ''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔'' (القول البدیع ص ۱۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

منقول ہے کہ ایک بادشاہ شکار کیلئے نکلا مگر جنگل میں اپنے مُصاحبوں سے بچھڑ گیا۔ اُس نے ایک کمزور اور غمگین نوجوان کو دیکھا جو **انسانی ہڈیوں** کو

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (سندھ) (۱، ۲، ۳ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ اتوار صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اُلٹ پلٹ رہا ہے، پوچھا، تمھاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے؟ اور اس سُنسان بیابان میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟، اُس نے جواب دیا، میرا یہ حال اِس وجہ سے ہے کہ مجھے طویل سَفَر درپیش ہے۔ دو مُوَکَّل (دن اور رات کی صورت میں) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف زدہ کر کے آگے کو دَوڑا رہے ہیں۔ یعنی جو بھی دن اور رات گزرتے ہیں وہ مجھے موت سے قریب کرتے چلے جا رہے ہیں، میرے سامنے تنگ و تاریک تکلیفوں بھری قَبْــر ہے، آہ! گلنے سڑنے کیلئے عنقریب مجھے زیرِ زمین رکھ دیا جائے گا، ہائے! ہائے! وہاں تنگی و پریشانی ہوگی، وہاں مجھے کیڑوں کی خُوراک بننا ہوگا، میری ہڈّیاں جدا جدا ہو جائیں گی اور اِسی پر اِکْتِفاء نہیں بلکہ اسکے بعد قِیامت برپا ہوگی جو کہ نہایت ہی کٹھن مَرحلہ ہوگا۔ معلوم نہیں بعد ازاں میرا جنّت ٹھکانہ ہوگا یا مَعاذَاللہ جہنّم میں جانا ہوگا۔ تم ہی بتاؤ، جو اِتنے خطرناک مَراحِل سے دوچار ہو وہ بھلا کیسے خوشی منائے؟ یہ باتیں سن کر **بادشاہ** رنج و ملال سے نڈھال ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے سامنے بیٹھ کر عرض

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

گزارہوا، اے نوجوان! آپ کی باتوں نے میرا سارا چین چھین لیا اور دل کو اپنی گرِفت میں لے لیا، ذرا ان باتوں کی مزید وَضاحت فرمادیجئے! تو اُس نے کہا، یہ میرے سامنے جو ہڈّیاں جمع ہیں انہیں دیکھ رہے ہو! یہ ایسے **بادشاہوں کی ہڈّیاں** ہیں جنہیں دنیا نے اپنی زِینت میں اُلجھا کر فریب میں مُبتَلا کر دیا تھا، یہ خود تو لوگوں پر حکومت کرتے رہے مگر غفلت نے انکے دلوں پر حکمرانی کی، یہ لوگ آخِرت سے غافِل رہے یہاں تک کہ انہیں اچانک موت آگئی! ان کی تمام آرزوئیں دھری کی دھری رَہ گئیں، نِعمتیں سَلب کر لی گئیں، قبروں میں ان کے جِسم گل سڑ گئے اور آج انتہائی کَسمپُرسی کے عالَم میں انکی ھڈِیاں بِکھری پڑی ہیں۔ عنقریب انکی ہڈّیوں کو پھر زندگی ملے گی اور ان کے جِسم مکمَّل ہو جائیں گے، پھر انہیں انکے اعمال کا بدلہ ملے گا، اور یہ نِعمتوں والے گھر جنّت یا عذاب والے گھر دوزخ میں جائیں گے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان **بادشاہ** کی آنکھوں سے اَوجھل ہو کر، معلوم نہیں کہاں چلا گیا! اِدھر خُدّام جب ڈھونڈتے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ہوئے پہنچے تو بادشاہ کا چہرہ اُداس اور اس کی آنکھوں سے سَیلِ اَشک رَواں تھا۔ رات آئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی اُتارا اور دو چادریں جسم پر ڈال کر عبادت کیلئے جنگل کی طرف نکل گیا۔ پھر اسکا پتانہ چلا کہ کہاں گیا۔ (روض الریاحین ص ۱۰۷ المطبعة المیمنیة) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں سفرِ آخرت کی طوالت اور اس میں پیش آنے والی حالت کا کس قَدَر رِقّت انگیز بیان ہے۔ پُراَسرار مُبَلِّغ نے **بادشاھوں کی ہڈّیاں** سامنے رکھ کر قَبر وحَشر کی جو منظر کشی کی وہ واقِعی عبرت ناک ہے۔ قبر وحشر کا مُعامَلہ نہایت ہولناک ہے مگر اِس سے قبل موت کا مرحلہ بھی انتہائی کَربناک ہے۔ اِس میں نَزع کی سختیوں، مَلَکُ الموت علیہ السّلام کو دیکھنے اور بُرے خاتِمے کے خوف جیسے انتہائی ہوش رُبا مُعامَلات ہیں۔ چُنانچہ

کانٹے دار شاخ

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے کَعْب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ، حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، موت اُس ٹہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور اُسے کسی شخص کے پیٹ میں داخِل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اُس شاخ کو زور سے کھینچے تو وہ (کانٹے دار ٹہنی) کچھ (گوشت کے رَیشے وغیرہ) ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔

(مُكاشَفةُ القُلُوب ص١٦٨ دار الكتب العلمية بيروت)

تلوار کی ہزار ضربیں

حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا عَزَّوَجَلَّ و کَرَّمَ اللهُ تَعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم جہاد کی ترغیب دلاتے اور فرماتے، اگر تم شہید نہیں ہوگے تو مر جاؤ گے۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، تلوار کی ہزار ضربیں

بھی میرے نزدیک بستر پر موت سے بہتر ہیں۔

(مُكاشَفةُ القُلُوب ص ١٦٧ دارالكتب العلمية بيروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ اِس لئے فرمایا کہ شہید بوقتِ شہادت جنّت کے خوشنما نظّاروں بلکہ خدا عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے حَسین جلووں میں گُم ہو جاتا ہے اور اُسے نَزْع کی سختیوں کا اِحساس تک نہیں ہوتا۔ جب کہ عام حالات میں مرنے والا سکرات کی شدید تکالیف سے دوچار ہوتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

خوفناک صورت

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے مَلَکُ الموت علیہ السّلام سے فرمایا، کیا آپ مجھے وہ صورت دکھا سکتے ہیں جس میں تشریف لاکر کافِروں کی روح قَبض کرتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُ نا عِزرائیل علیہ السلام نے کہا، آپ علیہ السلام سَہہ نہیں سکیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُ نا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔ اُنہوں نے کہا، تو آپ مجھ سے الگ ہو جایئے۔ حضرتِ سَیِّدُ نا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام الگ ہو گئے۔ پھر جب اُدھر مُتَوَجّہ ہوئے تو مُلاحَظہ کیا ، کالے کپڑوں میں ملبوس ایک سیاہ فام شَخْص ہے جس کے بال کھڑے ہیں، بدبو آرہی ہے اُس کے منہ اور نَتھنوں سے آگ اور دُھوآں نکل رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر) حضرتِ سَیِّدُ نا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب ہوش آیا تو مَلَکُ الْموت علیہ السلام اپنی اصل حالت پر آچکے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، اے مَلَکُ الْموت علیہ السلام موت کے وقت صِرف تمہاری صورت دیکھنا ہی کافِر کیلئے بَہُت بڑا عذاب ہے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص۱۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسوبار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

موت کا راج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے جھٹکوں اور نَزْع کی سختیوں کا عِلْم ہونے کے باوُجود افسوس! ہم اِس دنیا میں اطمینان کی زندگی گزار رہے ہیں، آہ! ھمارا ہر سانس موت کی طرف گویا ایک قدم اور ہمارے شب وروز موت کی جانب گویا ایک ایک مِیل ہیں۔ چاہے کوئی زندگی کی کتنی ہی بہاریں لُوٹنے میں کامیاب ہوجائے مگر اسے موت کی خِزاں سے دوچار ہونا ہی پڑیگا۔کوئی چاہے کتنا ہی عیش وعشرت کی زندگی گزارے مگر موت تمام ترلذّتوں کو ختم کرکے ہی رہے گی۔کوئی خواہ کتنا ہی اَہل وعِیال اور دوست واَحباب کی رَونَقوں میں دِلشاد ہولے مگر موت اُسے جدائی کا غم دے کرہی رہے گی،آہ! کتنے مغرور آبرودار موت کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہوگئے، نہ جانے کتنے ظالم حکمرانوں کو موت نے ان کے بُلند محلّات سے نکال کر قبر کی کال کوٹھڑی میں ڈال دیا۔نہ جانے کیسے

کیسے افسروں کو موت نے کوٹھیوں کی وُسعتوں سے اٹھا کر قَبْر کی تنگیوں میں پہنچا دیا، کتنے ہی وزیروں کو بنگلوں کی چکا چوند روشنیوں سے قَبْر کی تاریکیوں میں مُنتقِل کر دیا۔ آہ! موت ہی کے سبب بَہُت سارے **دولہے** مچلتے ارمانوں کے ساتھ آراستہ و پیَراستہ حُجرۂ عروسی میں داخِل ہونے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی تنگ و تاریک قَبروں میں چلے گئے، نہ جانے کتنے ہی نوجوان **شادی** کی مسرّتوں کے ذَرِیعے اپنی جوانی کی بہاریں دیکھنے سے قبل ہی موت کا شِکار ہو کر وَحشت ناک قَبْروں میں جا پہنچے۔ ؎

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتِبار   تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے   خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا   کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا!

تُو خوشی کے پھول لیگا کب تلک؟
تُو یہاں زندہ رہیگا کب تلک؟

ویران محلّات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْصِیَت پر ڈٹے رہنے کے سبب اگر دُنیا بھی جاتی رہی اور دین بھی برباد ہو گیا تو کیا کرو گے! اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ ۱۷ سورۃُ الحج کی ۴۵ ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِیْدٍ ﴿۴۵﴾

(پ ۱۷ الحج ۴۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپا دیں (یعنی وہاں کے رہنے والوں سمیت ہلاک کر دیں) کہ وہ ستم گار (یعنی ظالم کفار پر مشتمل) تھیں تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے (یعنی ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں) اور کتنے محل گچ کئے ہوئے (یعنی ویران پڑے ہیں)

قَبر کی تاریکیاں

حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے، کہاں ہیں وہ خوبصورت چِہرے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنہوں نے عالیشان شَہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قَلعوں سے تَقوِیت بخشی؟ کِدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بے شک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبــــر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(ذَمُّ الْھَوٰی باب ۵۰ ص۴۹۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

غفلت کی چادر تانے سونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں قَبر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت

سے بیدار فرما رہے ہیں۔ شدّتِ موت کو سہنا، تاریکیِ گور، اُس کی وَحشت، کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننا، ہڈّیوں کا بوسیدہ ہو جانا، تاقیامت قبر میں پڑے رہنا اور حَشر اور حسابِ اعمال، ان تمام مُعامَلات کو جاننے کے باوُجُود غفلت کی چادر تان کر سوئے رہنا یقیناً تشویشناک ہے۔

گریہ عُثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّورَین، جامِعُ القراٰن عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ جب کسی قَبر کے قریب کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی داڑھی مبارَک تر ہو جاتی۔ اِس بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے اِستِفسار کیا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر اتنا نہیں روتے مگر جب کسی قَبر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گریہ وزاری فرماتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا، میں نے سَیِّدُ الْمُرسَلین، شَفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک آخِرت کی سب سے پہلی منزل قَبْر ہے۔ قَبْر والے نے اس سے نَجات پائی تو بعد کامُعامَلہ آسان ہے اور اگر اِس سے نَجات نہ پائی تو بعد کامُعامَلہ زِیادہ سخت ہے۔ (سنن ابن ماجه حديث ٤٢٦٧ ج٤ ص ٥٠٠ دار المعرفة بيروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دنیا ہی میں بزَبانِ مالِکِ خلدو کوثر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جنّت کی بِشارت ملنے کے باوُجُود کس قدَر خوفِ خدا عزَّوجَلَّ لاحِق رہتا اور ایک ہماری حالت ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے کا علم نہیں اسکے باوُجود گناہوں کے دَلدَل میں اپنے آپ کو دھنساتے چلے جارہے ہیں اور مَعْصِیَت کے اَنْبار کے باوُجود خوشیوں سے جُھومے جارہے ہیں اور قَبْر کی دَرْدناک پکار سے یکسَر غافِل ہیں۔

قَبْر کی پُکار

حضرت سیِّدُنا فقیہ اَبُواللَّیث سَمَرقَندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نَقْل فرماتے ہیں

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پرڈُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہ قَبْــر روزانہ پانچ مرتبہ یہ نِداء کرتی ہے، (۱) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانہ ہے۔ (۲) اے آدَمی! تُو مجھ پر عمدہ عمدہ کھانے کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔ (۳) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اندر آکر روئے گا۔ (٤) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہوگا۔ (۵) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں مُبتَلائے عذاب ہوگا۔

(تَنبِیہُ الْغافلین ص۵۱ دار ابن کثیر بیروت)

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پکار مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار

یادرکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی مجھ میں سُن وَحْشت تجھے ہوگی بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئیگا ہاں مگر اعمال لیتا آئیگا

تیرا فن تیرا ہُنَر عُہدہ ترا کام آئے گا نہ سرمایہ ترا

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

دل سے دنیا کی مَحَبَّت دور کر   دل نبی کے عِشق سے معمور کر

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے

بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے

رُوح کی دَرْد ناک باتیں

منقول ہے کہ رُوح جب جِسم سے جُدا ہوتی ہے اور اُس پر **سات دن** گزرتے ہیں تو اللہ عزَّوجلَّ کی بارگاہ میں عَرض کرتی ہے، اے ربّ! عزَّوجلَّ، مجھے اجازت عطا فرما کہ میں اپنے جِسم کا حال دریافت کروں، تو اُسے اجازت مل جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی قَبْر کی طرف آتی ہے، اسے دُور سے دیکھتی، اور اپنے جِسم کو مُلاحَظہ کرتی ہے کہ وہ مُتَغَیَّر (یعنی بدلا ہوا) ہے اور اسکے نتھنوں، مُنہ، آنکھوں اور کانوں سے پانی رَواں ہے۔ وہ اپنے جِسم سے کہتی ہے، "بے مثال حُسن وجمال کے بعد اب تُو اس حال میں ہے!" یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ **پھر سات دن** کے بعد اِجازت لے کر دوبارہ قَبْر پر آتی اور دُور سے دیکھتی ہے کہ مُردے کے منہ کا

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پانی خون ملی پیپ، آنکھوں کا پانی خالص پیپ اور ناک کا پانی خون بن چکا ہے۔ تو اُس سے کہتی ہے، ''اب تو اِس حال پر پہنچ چکا ہے!'' یہ کہہ کر پرواز کر جاتی ہے۔ پھر **سات روز** کے بعد اِجازت لیکر اُسی طرح دُور سے دیکھتی ہے، تو حالت یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی پُتلیاں چہرے پر ڈھلک چکی ہیں، پیپ کیڑوں میں تبدیل ہو چکی ہے، کیڑے اُسکے منہ سے داخِل ہو کر اور ناک سے نکل رہے ہیں۔ تب وہ جِسم سے کہتی ہے، ''تُو ناز و نِعَم میں پلنے کے بعد اب اِس حال کو پہنچ گیا ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تقویٰ و نیک عمل کے علاوہ کسی چیز نے قَبْر میں کسی کو فائدہ نہ پہنچایا''۔ (الرَّوْضُ الْفائق، ص ۳۳۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نیک شَخص کی نِشانی

حضرت سَیِّدُنا ضَحّاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص نے اِستِفسار کیا، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لوگوں میں سب سے زیادہ زاہِد کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، جو شَخص قَبْر اور گل سڑ

جانے کو نہ بھولے، دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے، فَناء ہونے والی زندگی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دے اور کل آنے والے دن کو اپنی زندگی میں گنتی نہ کرے نیز اپنے آپ کو قبْر والوں میں شُمار کرے۔

(مُصَنَّف ابن ابی شَیبہ، حدیث ۳۴۳۰۷ ج۷ ص۹۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جیسی کرنی ویسی بھرنی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرمایا کرتے، بے شک تم گردِشِ لَیّام میں ہو اور موت اچانک آجائیگی، جس نے بھلائی کا بیج بویا عنقریب وہ اُمّید کی فَصل کاٹے گا اور جس نے بُرائی کاشت کی جلد ہی نَدامت کی کھیتی پائے گا۔ ہر کاشتکار کیلئے اُسی کی کھیتی ہے۔(ذَمّ الھَوٰی باب ۵۰ ص۴۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی عَقْلمند وُہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چراغ قَبْر میں ساتھ لے لے اور یوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کر

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

لے، ورنہ **قَبْر** ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ **امیر** ہو یا فقیر وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، **نمازیں** قصداً قضاء کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلاعُذرِ شَرْعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ اور اُس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضگی کی صورت میں سِوائے حَسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی پابندی کی، رَمَضَانُ الْمُبارَک کے عِلاوہ نَفلی روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرآنِ پاک کی تعلیم نہ صِرف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرس جاری کیا،

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں باقاعِدگی سے سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی ترغیب دلائی، روزانہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ اپنے ذِمّہ دار کو جَمع کروایا اللہ اور اُسکے پیارے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فضل وکرم سے ایمان سلامت لیکر دُنیا سے رُخصتی ہوئی تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں حَشْر تک رَحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبْر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
(حدائقِ بخشش شریف)

قِیامت کی منظر کَشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! پیدا ہوہی گئے تو اب مرنا بھی پڑے گا۔ ہائے ہائے! ہم گُنہگاروں کا کیا بنے گا! موت کی تکالیف اور قَبْر میں مُدّتوں گلتے سڑتے رہنے ہی پر اِکْتِفاء نہیں، قَبْروں سے دوبارہ اُٹھنا

اور قِیامت کا بھی سامنا کرنا ہے، قِیامت کا دن سَخت ہولناک ہے اور اس میں کئی دُشوار گُزار گھاٹیاں ہیں۔ قِیامت کے بھیانک منظر کا تصوُّر جمانے کی کوشش کیجئے، آہ! آہ! آہ! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین پر تمام مخلوق اکٹھی ہوگی، ستارے جھڑ جائیں گے اور چاند سورج کے بے نور ہونے کے باعِث گُھپ اندھیرا چھاجائے گا مگر روشنی خَتم ہونے کے باوُجود تپِش برقرار رہے گی۔ اہلِ مَحْشَر اِسی حالت میں ہونگے کہ اچانک آسمان ٹوٹ پڑے گا اور اسکے پھٹنے کی آواز کس قدَر بھیانک ہو گی اِس کا تصوُّر کیجئے، پہاڑ دُھنی ہوئی روئی کی طرح اُڑ جائیں گے اور لوگ ایسے ہونگے جیسے پھیلے ہوئے پتنگے۔ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی بھائی سے آنکھ نہ ملائے گا، دوست دوست سے مُنہ چھپائے گا، بیٹا باپ سے پیچھا چُھڑائے گا، شوہر بیوی کو دُور ہٹائے گا اور بیٹا ماں کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ الغَرَض کوئی بھی کسی کے کام نہ آئیگا۔ **سنو! سنو!** دل کے کانوں سے سنو ۳۰ ویں پارے کی سورۃُ القارِعۃ

میں قِیامت کی اِس طرح منظر کشی کی گئی ہے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، دل دَہلانے والی، کیا وہ دَہلانے والی؟ اور تُو نے کیا جانا کیا ہے دَہلانے والی۔ جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے، اور پہاڑ ہونگے جیسے دُھنکی اُون۔ تو جس کی تولیں (یعنی وَزْن میں نیکیاں) بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دِکھانے والی گود میں ہے اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی؟ ایک آگ شُعلے مارتی۔

نازوں کا پالا کام نہ آئے گا

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ بروزِ قِیامت

ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی ، اے بیٹے ! کیا تو میرے پیٹ میں نہ رہا ، کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا ؟ بیٹا عَرض کرے گا ، اے میری ماں ! کیوں نہیں ۔ اِس پر ماں کہے گی ، بیٹا ! میرے گناہوں کا بوجھ بہُت بھاری ہے اِس میں سے تُو صِرف ایک گناہ ہی اُٹھالے ۔ بیٹا کہے گا ، میری ماں ! مجھ سے دُور ہو جا ، مجھے اپنی فِکر لاحق ہے ، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا ۔

(الرَّوْضُ الْفائِق ، ص ۱۸٤ دار الکتب العلمية بيروت)

پسینے میں ڈُبکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن تکلیفوں کے عِلاوہ ، بُھوک پیاس سے رَہنے اور حساب وکتاب کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا ہوگا ۔ وہاں پر عَرش کے سائے کے عِلاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا جو مُقرَّبین ہی کو نصیب ہوگا ۔ انکے عِلاوہ لوگ سُورج کی گرمی میں سِسکتے بِلکتے ہوں گے ، کثرتِ اِزْدِحام کے باعِث

ایک دوسرے کو دھکے دے رہے ہوں گے، نیز گناہوں کی نَدامت، سانسوں کی حرارت، سورج کی تَمازَت اور خوف ودَہشَت کے سبب پسینہ بہ کر زمین میں ستّر گز تک جذب ہو جائے گا۔ پھر لوگوں کے گُناہوں کے مطابِق کسی کے ٹخنوں، کسی کے گُھٹنوں، بعضوں کے سینوں اور بعضوں کے کانوں کی لَو تک چڑھے گا اور کوئی بدنصیب تو اُس میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا۔ چُنانچِہ

کانوں تک پسینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، جس دن لوگ تمام جہانوں کے پالنے والے کے حُضُور کھڑے ہوں گے تو بعض لوگوں کا پسینہ اِس قدر ہوگا کہ نِصف کانوں تک پُہُنچ جائیگا۔ (صحیح بخاری، حدیث ٦٥٣١ ج٤ ص ٢٥٥ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پسینے کی لگام

ایک رِوایت میں یوں ہے کہ نبیِّ کریم، رء ُوف رَّحیم صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے فرمایا، قِیامت کے دن سورج زمین سے قریب ہو جائے گا تو لوگوں کا پسینہ بہے گا بعض لوگوں کا پسینہ انکی اَیڑیوں تک، بعض کا نِصف پِنڈلیوں تک، بعض کا گھٹنوں تک، کچھ کا رانوں تک، بعض لوگوں کا کمر تک اور کچھ کا کاندھوں تک اور کچھ کا گردن تک اور کچھ کا مُنہ تک پہُنچے گا۔ آپ صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اپنے دستِ مبارَک سے اشارہ فرمایا کہ وہ انکو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینہ ڈھانپ لے گا اور آپ صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اپنے ہاتھ مبارَک کو سرِ انور پر رکھا۔ (مُسنَدِ امام احمد، حدیث ۱۷۴۴٤ ج ٦، ص ١٤٦ دار الفکر بیروت)

۵۰ ھزار سال تک نظر نہ فرمائے گا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے پارہ ۳۰ سورۃ المُطَفِّفِین کی چھٹی آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی،

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۶﴾ (پ۳۰، المطففین ۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العٰلمین کے حُضور کھڑے ہونگے۔

پھر فرمایا، "تمھارا کیا حال ہوگا جب اللہ عزوجل تم سب کو جَمْع کرے گا، جیسے تَرکَش میں تیر جَمْع ہوتے ہیں، پچاس ہزار سال تک تمھاری طرف نظرِ رَحمت نہیں فرمائے گا۔ (مجمعُ الزّوائد حدیث ۱۱۴۷۶ ج۷ص ۲۸۵ دارالفکر بیروت)

پچاس ہزار سال تک کھڑے رہیں گے

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، تمہارا اُس دن کے بارے میں کیا خَیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال کی مِقدار اپنے قدموں پر کھڑے ہونگے! اِس میں نہ تو ایک لُقمہ کھانے کو ملیگا اور نہ ہی ایک گُھونٹ پانی ملے۔ حتّٰی کہ جب پیاس سے ان کی گردنیں لٹک جائیں گی اور بھوک سے انکے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں جانبِ دوزخ لے جا کر کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تھک ہار کر باہَم کلام کریں گے کہ آؤ دیکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کسی کو سِفارِش

کیلئے درخواست کریں اِس طرح وہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی طرف رُخ کریں گے مگر وہ جس نبی علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضِری دیں گے وہ انہیں دُور کر دیں گے اور فرمائیں گے، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، مجھے میرے اپنے مُعاملے نے دوسروں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ نیز عُذر پیش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آج سخت غَضَب فرمایا ہے کہ اس قدر غضب اس سے پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ کبھی آئندہ فرمائے گا۔ حتّٰی کہ محبوبِ ربُّ العزّت، تاجدارِ رسالت، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو جن جن کی اجازت ملیگی اُن کی شفاعت فرمائیں گے۔ (إحياءُ الْعُلُوم ج٤ ص٥٤٨ دار الكتب العلمية بيروت)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِى
مرے حُضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم

(ذوقِ نعت)

سزائیں کیسے برداشت ہوں گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کی ہولناکیوں

اور اہلِ مَحشَر کی تکلیفوں کی یہ تو ایک جھلک ہے اور یہ پریشانیاں بھی حساب و کتاب اور جہنَّم کے عذاب سے پہلے کی ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ آج اگر ذرا سی گرمی بڑھ جائے تو ہم تڑپ اٹھتے ہیں، اگر بجلی چلی جائے تو اندھیرے میں ہم پر وَحشت طاری ہو جاتی ہے، ایک وَقْت کے کھانے میں تاخیر ہو جائے تو بھوک سے نِڈھال ہو جاتے ہیں، شدّتِ پیاس میں پانی نہ ملے تو سِسک جاتے ہیں، گرمیوں میں، حَبس ہو جائے (یعنی ہوا چلنا رُک جائے) تو بے قرار ہو جاتے ہیں، سورج کی تَپش کے سبب کثرتِ پسینہ پر بلبلا اٹھتے ہیں، ٹریفک جام ہو جائے تو بیزار ہو جاتے ہیں، آنکھ میں اگر گرد کا ذَرّہ پڑ جائے تو بے چَین ہو جاتے ہیں، والِد صاحِب ڈانٹ دیں تو بُری طرح جھینپ جاتے ہیں، اُستاد جھڑک دے تو سہم جاتے ہیں۔ آہ! آہ! اگر **نماز** قضاء کرنے کے سبب آگ کا عذاب دے دیا گیا، رَمَضانُ المُبارَک کا روزہ تَرْک کرنے کی وجہ سے اگر بھوک و پیاس مُسلّط کر دی گئی، **زکوٰۃ** نہ دینے کے باعِث اگر دہکتے ہوئے سِکّے جسم پر داغ دیئے گئے،

بدنِگاہی کرنے کے سبب اگر آنکھوں میں آگ بھردی گئی، لوگوں کی خُفیہ باتیں، گانے باجے، غیبتیں، گندے چُٹکلے وغیرہ سُننے کی وجہ سے اگر کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیل دیا گیا، ماں باپ کی نافرمانی اور قَطعِ رِحمی (یعنی رشتہ داروں سے تعلُّقات توڑ دینے) کے باعِث **عذاب** میں مُبتَلا کر دیئے گئے تو کیا کریں گے؟ اب بھی وقت ہے مان جایئے، قِیامت کی راحت اور مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی شَفاعت کے حُصول کیلئے صِدقِ دل کے ساتھ گناھوں سے توبہ کرلیجئے۔

کرلے توبہ ربّ عزوجل کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

قِیامت میں آسانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کے ۵۰ ہزار سالہ دن میں جہاں **کُفّار** ناقابِلِ برداشْت تکالیف سے دوچار ہونگے وہاں **مؤمنین**

پر جھوم جھوم کر رَحمتیں برس رہی ہونگی چُنانچہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ با قرینہ ہے، اُس ذاتِ پاک کی قسم جسکے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے کہ قِیامت کا دن مومن پر آسان ہو گا حتّٰی کہ دُنیا میں فرض نَماز کی ادائیگی سے بھی تھوڑا وقت معلوم ہو گا۔

(مُسنَدِ امام اَحمد، حدیث ۱۱۷۱۷ ج ٤، ص ١٥١ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اِسی طرح غفلت بھری زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہو گئے اور گناھوں کے باعِث اللہ اور اُس کے پیارے رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم ناراض ہو گئے اور اگر ایمان برباد ہو گیا تو خدا کی قسم! سَخت پچھتاوا ہو گا۔ **سنو!** ۳۰ ویں پارے کی سورۃُ النّٰزِعٰت کی آیات نمبر **۳٤** تا **٤١** میں فرمایا جارہا ہے،

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی (یعنی جب دوسری بار صُور پھونکنے پر لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے) اُس دن آدمی یاد کریگا جو کوشش کی تھی (یعنی دنیا میں جو بھی نیکیاں اور بدیاں کی تھیں اُن کو یاد کریگا) اور جہنّم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائیگی تو وہ جس نے سر کشی کی (یعنی حد سے گزرا اور کُفر اختیار کیا) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنّم ہی اُسکا ٹھکانا ہے۔ اور وہ جو اپنے ربّ عزوجل کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نَفس کو (حرام چیزوں کی) خواہش سے روکا تو بیشک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔

یاربِّ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں موت وقبر اور حشر کی تیاری کی توفیق دے، ہمارا ایمان سلامت رکھ اور نَزعِ روح میں آسانی دے، سکرات میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا جلوہ نصیب فرما۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
عزوجل
تیرا کیا جائیگا میں شاد مروں گا یارب!

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

کون، کس کے ساتھ اٹھے گا!

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نَقل کرتے ہیں، بعض عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: بے نَمازی کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور اُبَی بن خَلَف) کے ساتھ اِس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُمُوماً دولت، حُکومت، وَزارت اور تجارت کی وجہ سے نَماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو حُکومت کی مشغولیّت کے سبب نَماز نہیں پڑھے گا اُس کا حَشر (یعنی اٹھایا جانا) فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعِث نَماز ترک کریگا تو اُس کا قارون کے ساتھ حَشر ہوگا، اگر ترکِ نَماز کا سبب وَزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ حَشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نَماز چھوڑے گا تو اس کو مَکّۂ مکرّمہ کے بہُت بڑے کافِر تاجر اُبَی بن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔ (کتاب الکبائر ص ۲۱)

بیان 4

برے خاتمے کے اسباب

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بُرے خاتِمے کے اَسباب[1]

آپ کو شیطان غالباً یہ بیان (37 صَفَحات) نہیں پڑھنے دے گا شیطان کے خطرناک حملوں کی معلومات حاصل کرنے کیلئے اوّل تا آخر اس رسالے کو پڑھنا بہت ہی مُفید ہے۔

دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وَبال

منقول ہے، ایک شَخْص کو اِنتِقال کے بعد کسی نے خواب میں سر پر مَجوسیوں (یعنی آتَش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی **محمدِ مصطَفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا نامِ مبارک آتا میں **دُرُود شریف** نہ پڑھتا تھا اِس گناہ کی نُحُوست سے مجھ سے معرِفت اور ایمان سَلْب کرلئے گئے۔ (سَبع سَنابِل ص ۳۵ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

[1] یہ بیان ۲۳ ربیع الغوث 1419 ھ کو شارجہ تا عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ بابُ المدینہ کراچی ریلے ہوا تھا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

خواب کی بُنیاد پر کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی نُحُوست کس قَدَر بھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وَقْت ایمان برباد ہو جانے کا خطرہ رَہتا ہے۔ یہاں یہ ضَروری مَسئلہ ذِہْن نشین فرما لیجئے کہ کسی کے بارے میں بُرا **خواب** دیکھنا بے شک باعِثِ تشویش ہے تاہم غیرِ نبی کا **خواب** شَرِیْعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں اور فَقَط **خواب** کی بُنیاد پر کسی مسلمان کو کافِر نہیں کہا جا سکتا نیز مسلمان میّت پر خواب میں کوئی علامتِ کُفْر دیکھنے یا خود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے سَلْب (برباد) ہونے کی خبر دینے سے بھی اُس کو **کافِر** نہیں کہہ سکتے۔

دُرُود کی جگہ ؐ لکھنا ناجائز ہے

صَدْرُ الشَّریعه، بَدْرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عُمر میں ایک مرتبہ **دُرُود شریف** پڑھنا فرض

ہے اور جلسہ ذِکر میں **دُرُود شریف** پڑھنا واجِب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سُنے۔ اگر ایک مجلس میں سَو بار ذِکر آئے تو ہر بار **دُرُود شریف** پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سنا تو **دُرُود شریف** اُس وَقْت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقْت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ نامِ اقدس لکھے تو **دُرُود شریف** ضَرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اُس وَقْت **دُرُود** لکھنا واجِب ہے۔ **اکثر لوگ آجکل دُرُود شریف** (یعنی مکمّل صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم لکھنے) **کے بدلے صلعم، عم، "ؐ" لکھتے ہیں یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔** یُوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ "رضؓ"، رحمۃُ اللہ تعالیٰ کی جگہ "رحؒ" لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳، ص ۱۰۱-۱۰۲ ،مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) **اللہ عزوجل کا اسمِ مبارک لکھ کر اس پر "ج" نہ** لکھا کریں، عزوجل یا جَلَّ جَلالُہٗ پورا لکھئے۔

ہر دم مری زباں پہ دُرُود و سلام ہو
میری فُضُول گوئی کی عادت نکالدو

رِعایت کا فائِدہ اُٹھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو آپ نے حِکایت سُنی اس میں نامِ اقدس پر **دُرُود شریف** نہ پڑھنے والے شَخص کے خاتمے کے مُتَعلِّق دیکھے جانے والے تشویشناک خواب کا بیان ہے۔ ہمیں **اللہ** عزوجل کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈر جانا چاہئے اور **دُرُود شریف** پڑھنے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ آج سے پہلے ہوسکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اَقدس سن کر یا بول کر **دُرُود شریف** نہ پڑھا ہو۔ چُونکہ یہ رعایت موجود ہے کہ اگر اُس وَقْت نہ پڑھے تو بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا اب پڑھ لے اور آئندہ کوشش کرکے اُسی وَقْت پڑھ لیا کرے ورنہ بعد میں پڑھ لے۔

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے خاتِمے کے چار اسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَماءِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: بُرے خاتِمے کے چار اسباب ہیں۔ (۱) نَماز میں سُستی (۲) شراب نوشی (۳) والِدَین کی نافرمانی (٤) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔

(شرحُ الصُّدور ص ۲۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

جو اسلامی بھائی مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **نَماز** نہیں پڑھتے یا قَضا کر کے پڑھتے ہیں، فَجْر کیلئے نہیں اُٹھتے یا بِلا شَرْعی مجبوری کے مسجِد میں باجماعت پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نَماز پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ کہیں نَماز میں سُستی **بُرے خاتِمے کا سبب** نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچّی توبہ کرلے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: توبہ کی اَصل رُجوعِ اِلَی اللّٰہ (یعنی اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنا) ہے

اس کے تین رکن ہیں ایک اعتِرافِ جُرم دوسرے ندامت تیسرے عزمِ ترک (یعنی اِس گناہ کوترک کردینے کا پکّا ارادہ) اگر گُناہ قابلِ تلافی ہوتو اِس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم ہے مَثَلاً تارِکِ صلوٰۃ (یعنی بے نَمازی) کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضَروری ہے۔(خزائِنُ العِرفان ص ۱۲ بمبئی) اور اگر حُقُوقُ العِباد تلف کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تلافی ضَروری ہے مَثَلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کردے۔ صِرف مسکرا کر SORRY کہہ دینا ہر مُعاملہ میں کافی نہیں ہوتا!

نَفس یہ کیا ظُلم ہے ہر وقت تازہ جُرم ہے
ناتُواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

تین عُیُوب کی نُحُوست کی حکایت

"مِنہاجُ العابِدین" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقْت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: **"سورۂ یٰس پڑھنا بند کر دو۔"** پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی۔ وہ **بولا: میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔"** بس انہیں **الفاظ پر اس کی موت واقع ہوگئی۔** حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **خواب** میں دیکھا کہ فرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کس سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا تو مقام بہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین**

مدینہ

[1] مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بلند آواز سے کلِمہ شریف کا وِرد کیا جائے تا کہ اسے بھی یاد آ جائے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عُیُوب کے سبب سے: (۱) **چُغلی** کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ اور (۲) **حَسَد** کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) **شراب نوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (مِنہاجُ العابِدین، ص ۱۶۵ موسسۃ السیروان، بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! **چُغلی، حسد** اور **شراب نوشی** کے سبب ولیِّ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔

صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرتے وَقت **مَعاذَاللہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفْر کا حُکم نہ دیں گے کہ مُمکِن ہے موت کی سختی میں عَقْل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۵۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی، دُرِّمختار ج ۳ ص ۹۶ دارالمعرفۃ بیروت)

کُتّوں کی شکل میں حشر

افسوس! آج کل **چُغلی** اِس قدر عام ہے کہ اکثر لوگوں کو شاید پتا تک نہیں چلتا کہ میں چُغلخوری کررہا ہوں۔ چُغل خوری آخِرت کیلئے سخت تباہ کُن ہے۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''غیبت، طعنہ زَنی، **چُغل خوری** اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو **اللہ** تعالیٰ (قیامت کے دن) **کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا**۔ (الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۳۲۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ایک حدیث پاک میں ہے، چُغلخور جنّت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح البخاری ج٤ ص ١١٥ حدیث ٦٠٥٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

چُغلی کی تعریف

مُہلِکات یعنی ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچنا ضَروری ہے اور ان سے بچنے کیلئے عُموماً ان کی پہچان ضَروری ہوتی ہے۔ یہاں **چُغلی کی تعریف** پیش کی جاتی ہے، علّامہ عَینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے نَقْل فرمایا کہ کسی کی بات ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا

چُغلی ہے۔ (عُمْدَۃُ الْقاری تحت الحدیث ۲۱۶ ج۲ ص۵۹٤ دار الفکر بیروت)

کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟

افسوس! اکثر لوگوں کی گُفتُگو میں آج کل **غیبت و چُغلی** کا سلسلہ بَہُت زِیادہ پایا جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیت کی نِشَسْت، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند مِنَٹ بھی اگر کسی سے گُفتُگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی "تَشْخِیص" کرے تو شاید اکثر مجالِس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں "چُغلیاں" بھی ثابت کردے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا!!! ایک بار پھر اِس حدیثِ پاک پر غور کر لیجئے: "چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔" کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں **زَبان کا قفلِ مدینہ**[1] نصیب ہوجائے، کاش! ضَرورت کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے،

---

[1] غیر ضَروری باتوں سے بچنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں زَبان کا قفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

زیادہ بولنے والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا **غیبت** اور بالخصوص **چغلی** سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ آہ! آہ! آہ! حدیثِ پاک میں ہے: ''جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنَّم کے زیادہ لائق ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۳ ص۸۷۔۸۸ رقم ۳۲۷۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نبیِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اُس شَخْص کے لئے خوشخبری ہے جو زائد گفتگو کو روک لے اور مال میں سے زائد کو خَرچ کرے۔'' (المعجم الکبیر ج۵ ص ۷۱ حدیث ۴۶۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص بعض اوقات مجھ سے کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اُس کا جواب دینا مجھے اِس قدر پسند ہوتا ہے جس قدر پیاسے آدمی کو ٹھنڈا پانی بھی پسند نہیں ہوتا ہوگا۔ لیکن میں اِس بات سے ڈرتے ہوئے جواب دینے سے باز رہتا ہوں کہ کہیں یہ فُضول کلام ہی نہ ہو۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص۱۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فُضول گوئی کے خوف سے جائز جوابی کاروائی سے بھی پرہیز کریں اور ہم کسی کی بات کی جب وَضاحت کاروائی کرنے لگیں تو نہ **غیبت** چھوڑیں نہ **چُغلی**، نہ **عَیب دری** سے باز آئیں نہ الزام تراشی سے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا! اے اللہ عزوجل ہمیں عقلِ سلیم دے دے اور ہم گناہوں بھری گفتگو سے باز نہ آنے والوں کو حقیقی معنوں میں زَبان کا **قفلِ مدینہ** نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں حسد کی نُحُوست کا بھی تذکرہ ہے۔ افسوس! **حسد** کا مرض بھی بہُت زِیادہ پھیل چکا ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے: "حَسَد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابن ماجه ج٤ ص ٤٧٣ حديث ٤٢١٠ دار المعرفة بيروت)

حَسَد کی تعریف

حَسَد کرنے والے کو حاسِد اور جس سے حَسَد کیا جائے اُس کو مَحْسُود کہتے ہیں۔ "لِسانُ الْعَرَب" جلد 3 صفحہ 166 پر حَسَد کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"اَلْحَسَدُ اَنْ تَتَمَنّٰی زَوَالَ نِعْمَةِ الْمَحْسُوْدِ اِلَیْكَ۔" یعنی حَسَد یہ ہے کہ تُو تمنّا کرے کہ مَحْسُود کی نعمت اُس سے زائل ہو کر تجھے مل جائے۔

حسد کی تعریف کا آسان لفظوں میں خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تعریف سے معلوم ہوا کہ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش! اِس سے یہ نعمت چھن کر مجھے حاصِل ہو جائے۔ مثلاً کسی کی شہرت یا عزّت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے اور اس کی جگہ مجھے عزّت کا مقام حاصِل ہو جائے، نیز کسی مالدار سے جَل کر یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا کسی طرح نقصان ہو جائے اور یہ غریب ہو جائے اور میں اس کی جگہ پر دولت مند بن جاؤں۔ اس طرح کی تمنا کرنا

حَسَد ہے۔اور مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَبا کافی پھیل چکی ہے،آج کل دوسرے کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلئے بڑی جِدّ وجُہد کی جاتی ہے،اُس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کر کے اُس دکاندار پر طرح طرح کے اِلزامات ڈالے جاتے ہیں اور یوں **حَسَد** کے سبب **جھوٹ**،**غیبت**،**چُغلی**،**آبرو ریزی** اور نہ جانے کیا کیا مزید گناہ کئے جاتے ہیں۔آہ! اب اکثر مسلمانوں میں بھائی چارہ خَتْم ہوتا جارہا ہے۔پہلے کے مسلمان کتنے بھلے انسان ہوتے تھے اس کو اس **حکایت** سے سمجھئے:

سیِّدی قُطْبِ مدینہ کی حِکایت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخُ الْفضیلت، سیِّدُنا و مولٰینا و مرشِدُنا ضیاءُ الدّین احمد قادِری رضوی مَدَنی اَلْمَعْرُوف **قُطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تُرکوں کے ''دورِ خدمت'' سے ہی مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں مقیم ہوگئے تھے،تقریباً سَتَتّر برس وہاں قِیام رہا اور اب جنّتُ الْبقیع میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائضُ الانوار ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے عَرْض کی: یاسیِّدی! پہلے کے (غالباً

ترکوں کے دَور کے) **اہلِ مدینہ** کو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کیسا پایا؟ فرمایا: ایک مالدار حاجی صاحِب غُرَباء میں کپڑا تقسیم کرنے کی غَرَض سے خریداری کیلئے ایک **بزّاز** (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دُکان پر پہنچے اور مطلوبہ کپڑا کافی مقدار میں طلَب کیا۔ دکاندار نے کہا: میں آپ کا آرڈر پورا تو کرسکتا ہوں مگر میری درخواست ہے کہ آپ سامنے والی دُکان سے خرید فرمالیجئے کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج میری اچھی بکری ہوگئی ہے، اُس بے چارے پڑوسی دُکان دار کا آج دھندا کچھ مَندا (یعنی کم ہوا) ہے۔ حضرتِ سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: پہلے کے **اہلِ مدینہ** ایسے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دل سے دنیا کی اُلفت نکالو! اس تباہی سے مولیٰ بچالو
مجھ کو دیوانہ اپنا بنا لو، یا نبی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

دو اَمرَد پسند مؤذِنوں کی بربادی

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن احمد مُؤَذِّن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک **شخص** پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: "**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دُنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔" میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے **دُو بھائی** تھے، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجد میں بلا مُعاوَضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وَقت آیا تو اُس نے **قرانِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تا کہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر **قران شریف** ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: "تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قران کے تمام اِعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور **نصرانی** (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں۔" پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد **دوسرے بھائی** نے **تیس برس** تک مسجد میں فی سبیلِ اللہ عَزَّوَجَلَّ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخری وَقت **نصرانی** ہونے کا اعتِراف

کیا اور مر گیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتِمہ کے بارے میں بے حد فِکْر مند ہوں اور ہر وَقت **خاتِمہ بالخیر** کی دُعا مانگتا رہتا ہوں۔ **حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن احمد مُؤَذِّن** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِسْتِفْسار فرمایا، کہ تمہارے دونوں **بھائی** آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: ''**وہ غیر عورَتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمْرَدوں** (یعنی بے رِیش لڑکوں) **کو** (شَہوَت سے) **دیکھتے تھے۔**''

(الرَّوضُ الفائِق ص۱۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

رِشتے دار کا رِشتے دار سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہوگیا! کیا اب بھی غیر عورَتوں سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورَتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، مُمانی (کہ یہ بھی شرعاً سب غیر عورَتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچائیں گے؟ اِسی طرح چچا زاد، تایا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ **نامَحرم پیر اور مُرِیدنی**

کا بھی پردہ ہے۔ مُریدنی اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

اَمْرَد کو شَہوت سے دیکھنا حرام ہے

خبردار! اَمْرَد تو آگ ہے آگ! اَمْرَد کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مَسخری، آپس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔ **اَمْرَد** سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے اگرچہ اُس بے چارے کا کوئی قُصور نہیں، **اَمْرَد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے۔ مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمْرَد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بٹھایئے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی تَپِش ہر صورت میں پہنچے گی۔ شَہوت نہ ہو جب بھی **اَمْرَد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ (یعنی فتنے کی جگہ) ہے، اور شَہوت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا بلکہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: **اَمْرَد کی طرف شَہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔** (تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۵۹ پشاور) اُس کے بدن کے ہر

حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچایئے۔ اس کے تصوُّر سے اگر شہوت آتی ہو تو اس سے بھی بچیے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شہوت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجیے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھیے۔ اگر اس کے والِد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شہوت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھیے۔

اَمْرَد کے ساتھ 70 شیطان

اَمْرَد کے ذَرِیْعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار ومکّار کے تباہ کار وار سے خبردار کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے، **عورت کے ساتھ دو۲ شیطان ہوتے ہیں اور اَمْرَد کے ساتھ ستّر۔** (فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص ۷۲۱)

بہر حال اَجْنَبِیَّہ عورت (یعنی جس سے شادی جائز ہو) اُس سے اور **اَمْرَد** سے اپنی آنکھوں اور اپنے وُجود کو دُور رکھنا سخت ضَروری ہے ورنہ ابھی آپ نے

اُن دو بھائیوں کی اَموات کے تشویشناک مُعامَلات پڑھے جو بظاہر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ مختصر رسالہ **اَمْرَد پسندی کی تباہ کاریاں** کا مُطالَعَہ فرمالیجئے۔

نَفسِ بے لگام تو گُناہوں پہ اُکساتا ہے
توبہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

حج ادا نہ کرنا بُرے خاتِمے کا سَبَب ھے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے **حج** کرنے سے نہ ظاہر ی حاجت مانِع ہوئی نہ بادشاہِ ظالم نہ کوئی ایسا مَرَض جو روک دے پھر بِغیر **حج** کے مرگیا تو چاہے **یہودی** ہو کر مرے یا **نصرانی** ہو کر۔'' (سُنَنُ الدّارِمی ج۲ ص۴۵ حدیث ۱۷۸۵ باب المدینہ کراچی) معلوم ہوا کہ **حج** فرض ہونے کے باوُجود جس نے کوتاہی کی اور بِغیر **حج** ادا کئے مرگیا تو اس کا **بُرا خاتمہ** ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

اذان کے دوران گفتگو کرنے والے کے بُرے خاتِمے کا خوف

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **فتاویٰ رضویہ شریف** کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں: جو **اذان** کے وَقْت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعاذَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) **خاتمہ بُرا** ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ٤١ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اذان شُروع ہو تو باتیں اور دیگر کام کاج موقوف کر کے اُس کا جواب دینا چاہئے۔ ہاں اگر مسجِد کی طرف جا رہا ہے یا وُضو کر رہا ہے تو چلتے چلتے اور وُضو کرتے کرتے جواب دے سکتا ہے۔ جب پے در پے اذانوں کی آوازیں آ رہی ہوں تو **پہلی اذان** کا جواب دے دینا کافی ہے، اگر سب اذانوں کا جواب دے تو بہتر ہے۔ **اذان کا جواب** دینے والوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچہ "تاریخِ دِمشق جلد 40 صفحہ 412 پر ہے: حضرت

سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہر کوئی بَہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخل کردیا ہے۔ اِس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور اُن کی بَیوہ سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخِ دِمشق لِابنِ عَساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲۔۴۱۳ مُلَخَّصاً دار الفکر بیروت) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اذان وجوابِ اذان کے تفصیلی اَحکامات کی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ **فیضانِ اذان** (32 صَفحات) ضَرور مُلاحَظہ فرمایئے۔

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا
مگراے عَفُوّ ترے عَفْو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آگ لپکتی ھے

حضرت سیِّدُ نا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفار ایک بیمار کے سِرہانے تشریف لائے جو قریبُ الْموت تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ "**دَس گیارہ، دَس گیارہ**" کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے۔** پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں سے پوچھا: دُنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ سُود خور تھا اور **کم تولا** کرتا تھا۔ (تذکِرۃُالاولیاء ص ٥٢۔٥٣ انتشارات گنجینہ تہران)

ناپ تول میں کمی کا عذاب

آہ! سود خوروں اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی بربادی! چند

سِکّوں کی خاطِر اپنے آپ کو جہنّم کے شُعلوں کی نَذر کرنے کی جسارت کرنے والو! سنو! سنو! **روحُ البیان** میں نَقْل کیا گیا ہے: جو شخص **ناپ تول** میں خِیانت کرتا ہے۔ قِیامت کے روز اُسے جہنّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور **دو پہاڑوں** کے درمیان بٹھا کر حُکْم دیا جائے گا، "ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو"۔ جب تولنے لگے گا تو آگ اُس کو جلا دیگی۔ (روحُ البیان ج ۱۰ ص ۳٦٤ کوئٹہ)

گر اُن کے فضل پہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) تُم اعتماد کر لیتے
خدا (عزوجل) گواہ کہ حاصل مُراد کر لیتے

ایک شیخ کا بُرا خاتمہ

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور **حضرتِ سیِّدُنا شَیبان راعی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دُونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سیِّدُنا **سُفیان** ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا **شیبان** راعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سببِ گریہ دریافت کیا تو فرمایا: **مجھے بُرے خاتمے** کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے چالیس سال عِلم حاصِل کیا۔ اُس نے ساٹھ (٦٠) سال تک مسجِدُ الحرام میں عبادت کی مگر اُسکا خاتمہ کُفر پر ہوا۔ سیِّدُنا شیبان راعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کہا: اے **سُفیان!** وہ اس کے **گناہوں کی شامت** تھی آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔ (سبع سنابل ص ۳٤ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

چھڑا زنگ دل کا چھڑا دھیرے دھیرے حجاباتِ ظلمت ہٹا دھیرے دھیرے
کر آہستہ آہستہ ذکرِ الٰہی عزوجل ہو پھر مدحتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم دھیرے دھیرے

فِرشتوں کا سابِقہ اُستاذ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی خُفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے عِلْم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔ شیطان نے **ہزاروں سال عبادت** کی، اپنی رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فِرِشتوں کا اُستاذ بن گیا تھا لیکن اُس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہوگیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندگی بھر تو وسوسے

ڈالتا ہی رَہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صَرْف کردیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا **بُرا خاتمہ** ہو جائے۔ چُنانچِہ:

شیطان والِدَین کے رُوپ میں

منقول ہے: جب انسان نَزْع کے عالَم میں ہوتا ہے **دو[2] شیطان** اُس کے دائیں بائیں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطان اُس کے **والِد** کا رُوپ دھار کر کہتا ہے: **بیٹا!** دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو **نصارٰی** کا **مذہب** اِختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین مذہب ہے۔ بائیں جانب والا شیطان مرنے والے کی **ماں** کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: **میرے لال!** میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، **یہودی مذہب** اِختیار کر کے مرنا کہ یِہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

(اَلتَّذکرۃ لِلقُرطُبی ص۳۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

موت کی تکالیف کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی بے حد تشویشناک مُعامَلہ ہے۔ بندہ جب بُخار یا دردِ سر وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں **فیصلہ** کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ **پھر نَزْع** کی **تکالیف** تو بَہُت ہی زِیادہ ہوتی ہیں۔ ''شَرۡحُ الصُّدور'' میں ہے، اگر موت کی **تکالیف کا ایک قطرہ** تمام آسمان وزمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مر جائیں۔ (شَرۡحُ الصُّدور ص ۳۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اب ایسی نازُک حالت میں جب **ماں باپ کے رُوپ میں شیاطین** بہکاتے ہوں گے اُس وَقْت انسان کو اسلام پر ثابِت قدم رَہنا کس قَدَر دُشوار ہو جاتا ہوگا۔ ''کیمیائے سعادت'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے تھے: **خدا کی قسم!** کوئی شَخْص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا **اسلام** باقی رہے گا یا نہیں! (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۲۵ انتشارات گنجینہ تہران)

یارسولَ اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کہا تھا مرتے دم
قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) ہیں

شیطان دوستوں کی شکْل میں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: **سکرات** کے وقْت **شیطان** اپنے چَیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رِشتے داروں کی شکلوں میں لیکر آ پہنچتا ہے۔ یہ سب کہتے ہیں، **بھائی!** ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچّھی طرح واقِف ہیں۔ اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تُو **یہودی مذہب** اِختیار کرلے کہ یِہی دین **اللہ** تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اِسی طرح دوسرے اَحباب کے رُوپ میں **شیاطین** آ کر کہتے ہیں، تُو **نصارٰی کا مذہب** اِختیار کرلے کیونکہ اِسی مذہب نے (حضرت) **موسیٰ** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے دین کو منسوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزّہ واَقرِباء کی شکل میں جماعتیں آ کر مُختلف باطِل فِرقوں کو قَبول کرلینے کے مشورے دیتی ہیں۔ تو جس کی قسمت میں حق سے مُنْحَرِف ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا

ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔

(الدرة الفاخرة فی کشف علوم الآخرة ص ۵۱۱ معه مجموعة رسائل الامام الغزالی دارالفکر بیروت)

کسی اور سے ہمیں کیا غَرَض، کسی اور سے ہمیں کیا طلب
ہمیں اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے کام ہے، نہ اِدھر گئے نہ اُدھر گئے

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزْع کے وَقْت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعاء کرتے ہیں اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ نَزْع کے وقْت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کرم فرمائیں۔

نَزْع کے وَقْت مجھے جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا ربّ عَزَّوَجَلَّ

زبان قابو میں رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی خفیہ

تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزاں و ترساں رہنا چاہئے، نہ جانے کون سی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب کو اُبھار دے اور **ایمان** کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس ہر وقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے آگے عاجِزی کا مُظاہَرہ کرتے رہئے۔ **زَبان کو قابو میں رکھئے** کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اوقات منہ سے **کلماتِ کُفر** نکل جاتے ہیں اور پتا نہیں لگتا، ہر وَقت **ایمان** کی حِفاظت کی فِکر کرتے رہنا ضَروری ہے میرے آقا **اعلٰی حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کا اِرشاد ہے: عُلَمائے کرام فرماتے ہیں، **جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزْع کے وَقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔**

(الملفوظ حصہ ٤ ص ٣٩٠ حامِد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اُن کی مَحبّت کا گھاؤ باقی رہے دَرُوْنِ دل یہ سُلگتا اَلاؤ باقی رہے

گُنہ کا بار قیامت کا بَحْرِ پُر آشوب الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شَفاعت کی ناؤ باقی رہے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اچھے خاتِمے کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش...... تشویش...... نہایت ہی سخت تَشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر کیا ہے**، نہ معلوم ہمارا خاتمہ کیسا ہوگا! **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **بُرے خاتِمے** سے **اَمْن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اِس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں:** تمہیں **اچھے خاتِمے** کی تیّاری میں مشغول رَہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذِکرُ اللہ عزوجل میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گناہوں سے اپنے اَعْضاء بلکہ دل کی بھی حِفاظت کرو، جس قَدَر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ

اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہوسکتا ہے۔

(احیاء العلوم ج ٤ ص ٢١٩۔٢٢١ مُلَخصاً دار صادر بیروت)

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

ایمان پر خاتِمہ کے چار اَوْراد

ایک شخص بارگاہِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں حاضِر ہوکر ایمان پر خاتمہ بالخیر کیلئے دعا کا طالِب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کیلئے دعاء فرمائی اور ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ (روزانہ) 41 بار صُبح کو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔**[1] اوّل وآخر دُرُود شریف نیز ﴿۲﴾ سوتے وَقْت اپنے سب اَوراد کے بعد **سُوْرَۃُ کافِرون** روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر **سُوْرَۃُ کافِرون** تِلاوت کرلیں کہ خاتمہ اِسی پر ہو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

[1] اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تو۔

خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور ﴿۳﴾ تین بار صُبح اور تین بار شام اِس دُعاء کا وِرْد رکھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَالَانَعْلَمُہٗ[1] (الملفوظ حصّہ ۲ ص ۲۳۴ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

﴿۴﴾ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔[2] صبح و شام تین تین بار پڑھے، دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔ (شجرہ قادریہ رضویہ ص ۱۲ المکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) (غروبِ آفتاب سے صبحِ صادِق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے)

آگ کے صندوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کسی بدنصیب کا کُفْر پر خاتمہ ہوگا اس کو

مدینہ

[1] "اے اللہ عزوجل ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔"

[2] اللہ تعالیٰ کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

قبر اِس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی۔ **کافر** کیلئے اِسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہونگے۔ قِیامت کا **پچاس ہزار سالہ** دن سخت ترین ہولناکیوں میں بسر ہوگا، پھر اسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنَّم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گنہگار مسلمان داخِلِ جہنَّم ہوئے ہونگے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صِرْف وُہی لوگ رَہ جائیں گے جن کا **کُفر پر خاتمہ** ہوا تھا۔ پھر آخر میں کُفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قَد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اُس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفْل (یعنی تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دُونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفْل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قُفْل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور **موت** کو ایک **مینڈھے** کی طرح جنَّت اور دوزخ کے درمیان لا کر ذَبْح کر دیا جائے گا۔ اب کسی کو **موت** نہیں آئے گی۔ ہر

جنّتی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنّت میں اور ہر دوزخی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے **دوزخ** میں ہی رہے گا۔ جنّتیوں کیلئے مُسَرَّت بالائے مُسَرَّت ہوگی اور دوزخیوں کیلئے حسرت بالائے حسرت۔ **(بہارِ شریعت حصہ اول ص ۷۷، ۹۱، ۹۲ مُلَخّصاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)**

یاربِّ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہم تجھ سے ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پڑوس کا سُوال کرتے ہیں۔

پایا ہے وہ الطاف وکرم آپ کے دَر پر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) ... مرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ کے در پر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

سب عرض وبیاں خَتْم ہے خاموش کھڑا ہے ... آشُفتہ ہے بَدْر آنکھ ہے نَم آپ کے در پر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں۔ آپ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرتے رہیں گے تو اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان کی حفاظت کا ذِہن بنتا رہے گا۔ جب ذِہن بنے گا تو اِحساس پیدا ہوگا، رِقّت ملے گی، دُعاء کیلئے ہاتھ اُٹھیں

گے پھر ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں یہ عرض کریں گے۔

تُو نے اسلام دیا تُو نے جماعت میں لیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
تُو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیّہ تیرا

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی گِریہ وزاری

ذرا دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر سنئے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ہم گنہگاروں کے ایمان کی سلامتی کی کتنی فکر ہے، چُنانچہ روحُ البیان جلد 10 صفحہ 315 میں ہے: ایکبار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے دربار میں شیطانِ مکّار روپ بدل کر ہاتھ میں **پانی کی بوتل** لئے حاضِر ہوا اور عرض کی: میں لوگوں کو نزع کے وَقت یہ بوتل **ایمان** کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر آقائے نامدار، شفیعِ روزِ شمار، اُمّت کے غمخوار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اتنا روئے کہ **اہلبیتِ اطہار** علیہم الرضوان بھی رونے لگے۔ **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی، اے میرے محبوب! آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نَزْع اپنے بندوں کو شیطان کے مَکْر سے بچاتا ہوں۔ (روح البیان ج ۱۰ ص ۳۱۵ کوئٹہ)

ہر اُمّتی کی فِکْر میں آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ہیں مُضطَرِب
غمخوار والِدَین سے بڑھ کر حُضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ہیں

جہنَّم کی خوفناک وادی

صَدرُالشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جہنَّم میں وَیل نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنَّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲)

امّی جان کی بینائی لوٹ آئی

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ، دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تَحْصیل گُلشنِ بغداد (بابُ المدینہ کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: امّی جان (عُمر تقریباً 60 برس) صُبْح جب نیند سے بیدار ہوئیں تو کُھلی آنکھوں کے باوُجُود انہیں کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا ہم نے گھبرا کر ڈاکٹر سے رُجوع کیا تو پتا چلا کہ " ہائی بلڈ پریشر" کے نتیجے میں اُن کی آنکھوں کے دِیے بُجھ گئے ہیں! ان کی بینائی سَلْب ہو گئی ہے۔ مُختَلَف ڈاکٹروں کے پاس پہنچے مگر سبھی نے مایوس کیا۔ ؎

طبیبوں نے مریضِ لا دوا کہہ کے ٹالا ہے
بنا، ناکام ان کا عِنْدِیہ دو یا رسولَ اللّٰہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

امّی جان نے بڑے اعتِماد سے فرمایا: مجھے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع

میں لے جاؤ اِن شاءَ اللہ وہاں مجھے بینائی مِل جائے گی۔" چُنانچِہ مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے وَسیع و عَریض تہ خانے میں اتوار کو دوپہر کے وَقت ہونے والے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتِماع** میں ہم دو بہنیں امّی جان کو سہارا دیکر لے آئیں۔ وہاں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا نے ہم کو خوب رُلایا۔ امّی جان پر بَہُت زِیادہ گِریہ طاری تھا۔ **یکایک ان کی آنکھوں میں بجلی سی کُوند گئی اور مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کا فرش صاف نظر آنے لگا پھر دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں مکمَّل روشن ہو گئیں۔**

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں ... رَحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں
ناقِص ہے جو بینائی، کمزور ہے بینائی ... مانگ آکے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں
آفت میں گِھرا ہے گر، بیمار پڑا ہے گر ... آکر لے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَستَغفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان 5

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غُصّے کا علاج [1]

غالباً آپ کو شیطان یہ رِسالہ (32 صَفحات) پورا نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کوشِش کر کے پورا پڑھ کر شیطان کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نور بار ہے: ”میں نے گزشتہ رات عجیب واقِعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا جو پُلِ صِراط پر کبھی گھسٹ کر چل رہا تھا اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ **دُرُود شریف** آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُلِ صِراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ اجتماع (24، 25، 26 رجب المرجب 1419ھ مدینۃ الاولیاء احمد آباد الھند) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

نے پُلْ صِراط کو پار کرلیا۔

(المُعْجَم الکبیر ج۲۵ ص ۲۸۲،۲۸۱ حدیث ۳۹ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان کے تین جال

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **تَنْبِیْہُ الغافِلین** میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار کہیں تشریف لے گئے۔ راستے میں ایک موقع پر اچانک پتّھر کی ایک **چٹان** اوپر کی جانب سے سر کے قریب آ پہنچی، اُنہوں نے **ذِکرُ اللہ** عزوجل شُروع کردیا تو وہ دُور ہٹ گئی۔ پھر **خوفناک شیر** اور درندے ظاہر ہونے لگے مگر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ گھبرائے اور **ذِکرُ اللہ** عزوجل میں لگے رہے۔ جب وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نَماز** میں مشغول ہوئے تو ایک **سانپ** پاؤں سے لپٹ گیا، یہاں تک کہ سارے بدن پر پھِرتا ہوا سر تک پُہنچ گیا، وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سجدہ کا ارادہ فرماتے

وہ چہرے سے لپٹ جاتا، سجدے کیلئے سر جُھکاتے یہ لقمہ بنانے کیلئے جائے سجدہ پر منہ کھول دیتا۔ مگر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے ہٹا کر سُجدہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ جب نَماز سے فارِغ ہوئے تو شیطان کُھل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا: یہ ساری حرکتیں میں نے ہی آپ کے ساتھ کی ہیں، آپ بہُت ہِمّت والے ہیں، میں آپ سے بہُت مُتَأَثِّر ہوا ہوں، لہٰذا اب میں نے یہ طے کرلیا ہے کہ آپ کو کبھی نہیں بہکاؤں گا، مہربانی فرما کر آپ مجھ سے دوستی کر لیجئے۔ اُس اسرائیلی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیطان کے اس وار کو بھی ناکام بناتے ہوئے فرمایا: تُو نے مجھے ڈرانے کی کوشش کی لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ڈرا نہیں، میں تجھ سے ہرگز دوستی نہیں کروں گا۔ بولا: اچّھا، اپنے اَہل وعِیال کا اَحوال مجھ سے دریافت کر لیجئے کہ آپ کے بعد ان پر کیا گزرے گی۔ فرمایا: مجھے تجھ سے پوچھنے کی ضَرورت نہیں۔ شیطان نے کہا: پھر یہی پوچھ لیجئے کہ میں لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہوں۔ فرمایا: ہاں یہ بتادے۔ بولا، میرے تین جال ہیں: (۱) بُخْل (۲) غُصّہ (۳) نَشہ۔ اپنے تینوں جالوں کی

وَضاحت کرتے ہوئے بولا، جب کسی پر ''**بُخل**'' کا جال پھینکتا ہوں تو وہ مال کے جال میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے اُس کا یہ ذِہْن بنا تا رَہتا ہوں کہ تیرے پاس مال بہُت قلیل ہے (اس طرح وہ بُخْل میں مبتلا ہو کر) حُقُوقِ واجِبہ میں خرچ کرنے سے بھی باز رَہتا ہے اور دوسرے لوگوں کے مال کی طرف بھی مائل ہو جاتا ہے۔ (اور یوں مال کے جال میں پھنس کر نیکیوں سے دُور ہو کر گناہوں کی دلدل میں اتر جاتا ہے) جب کسی پر **غُصّہ** کا جال ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو جس طرح بچے گیند کو پھینکتے اور اُچھالتے ہیں، میں اُس **غُصیلے** شخص کو شیاطین کی جماعت میں اِسی طرح پھینکتا اور اُچھالتا ہوں۔ **غُصَیلا** شخص علم و عمل کے کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو، خواہ اپنی دعاؤں سے مُردے تک زندہ کر سکتا ہو، میں اس سے مایوس نہیں ہوتا، مجھے اُمید ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ **غُصّہ** میں بے قابو ہو کر کوئی ایسا جملہ بک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی۔ رہا ''**نشہ**'' تو میرے اس جال کا شکار یعنی شرابی، اِس کو تو میں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس

بُرائی کی طرف جا ہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔ اِس طرح شیطان نے یہ بتادیا، کہ جو شخص **غُصّہ** کرتا ہے وہ شیطان کے ہاتھ میں ایسا ہے، جیسے بچّوں کے ہاتھ میں گیند۔ اس لیے **غُصّہ** کرنے والے کو صَبْر کرنا چاہیے، تا کہ شیطان کا قیدی نہ بنے کہ کہیں عمل ہی ضائع نہ کر بیٹھے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۱۰ پشاور)

اکثر لوگ غُصّہ کے سبب جہنّم میں جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گفتگو میں شیطان نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ **غُصیلا** انسان شیطان کے ہاتھ میں اِس طرح ہوتا ہے جیسے بچّوں کے ہاتھ میں گیند۔ لہٰذا **غُصّہ کا علاج** کرنا ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ **غُصّہ** کے سبب شیطان سارے اعمال برباد کروا ڈالے۔ **کیمیائے سعادت** میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا **امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "**غُصّہ کا علاج** اور اِس باب میں محنت و مَشَقَّت برداشت کرنا فرض ہے، کیونکہ **اکثر لوگ غُصّے ہی کے باعث جہنّم میں جائیں گے۔**"

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ٦٠١ انتشا رات گنجینہ تهران) **سیّدُنا حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اے آدمی! **غُصّہ** میں تُو خوب اُچھلتا ہے، کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزخ میں نہ ڈال دے۔ (احیاءُ العلوم ج۳ ص ۲۰۵ دارصادر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُصّے کی تعریف

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''غَضَب یعنی **غُصّہ** نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفْع (دُور) کرنے پر اُبھارے۔''

(مِراۃُ الْمَناجِیح ج٦ ص ٦٥٥ ضِیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاهور)

''غُصّے سے ربّ پاک کی پناہ'' کے سوُلہ حُرُوف کی نسبت سے غُصّے سے جنم لینے والی 16 بُرائیوں کی نشاندهی

غُصّہ کے سبب بہُت ساری بُرائیاں جَنَم لیتی ہیں جو آخرت کیلئے تباہ کُن ہیں مثلاً:

﴿۱﴾ حَسَد ﴿۲﴾ غیبت ﴿۳﴾ چُغلی ﴿۴﴾ کینہ ﴿۵﴾ قَطعِ تعلُّق ﴿۶﴾ جھوٹ ﴿۷﴾ آبروریزی ﴿۸﴾ دوسرے کوحقیر جاننا ﴿۹﴾ گالی گلوچ ﴿۱۰﴾ تکبُّر ﴿۱۱﴾ بے جا مار دھاڑ ﴿۱۲﴾ تَمَسخُر (یعنی مذاق اُڑانا) ﴿۱۳﴾ قَطعِ رِحمی ﴿۱۴﴾ بے مُرُوَّتی ﴿۱۵﴾ شَماتَت یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا ﴿۱۶﴾ اِحسان فراموشی وغیرہ۔ واقِعی جس پر **غُصّہ** آجاتا ہے، اُس کا اگر نقصان ہوجائے تو **غُصّہ** ہونے والا خوشی محسوس کرتا ہے، اگر اُس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ راضی ہوتا ہے، اس کے سارے اِحسانات بھول جاتا ہے اور اس سے تعلُّقات خَتم کر دیتا ہے۔ بعضوں کا **غُصّہ** دل میں چھپا رَہتا ہے اور برسوں تک نہیں جاتا اُسی **غُصّہ** کی وجہ سے وہ شادی غمی کے مواقِع پر شرکت نہیں کرتا۔ بعض لوگ اگر بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں پھر بھی جس پر **غُصّہ** دل میں چھپا کر رکھتے ہیں، اُس کا اظہار یوں ہوجاتا ہے کہ اگر پہلے اُس پر اِحسان کرتے تھے تو اب نہیں کرتے، اب اُس کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہیں آتے، نہ ہمدردی کا

مُظاہَرہ کرتے ہیں، اگر اس نے کوئی **اجتماعِ ذکر و نعت** وغیرہ کا اہتمام کیا تو **مَعاذَاللہ** عزَّوَجَلَّ محض نفس کیلئے ہونے والی ناراضگی اور **غُصّہ** کی وجہ سے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ آدمی لاکھ حُسنِ سُلوک کرے مگر وہ راہ پر آتے ہی نہیں، مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ''جامعِ صغیر'' میں ہے: **صِلْ مَنْ قَطَعَكَ** یعنی ''جو تجھ سے رِشتہ کاٹے تو اس سے جوڑ۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی ص ۳۰۹ حدیث ۵۰۰٤)

مولٰینا رُومی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں۔

تُو برائے وَصْل کردن آمدی
نے برائے فَصْل کردن آمدی

(یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُصّے کا عملی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُصّے کا عملی علاج اس طرح ہوسکتا ہے کہ

غُصّہ پی جانے اور درگزر سے کام لینے کے فضائل سے آگاہی حاصل کرے، جب کبھی **غُصّہ** آئے ان فضائل پر غور وفکر کرکے **غُصّے** کو پینے کی کوشش کرے۔ **بخاری شریف** میں ہے، ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی، **یارسولَ اللہ**! عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **مجھے وصیّت** فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: "**غُصّہ مت کرو۔**" اُس نے بار بار یہی سُوال کیا۔ جواب یہی ملا: "**غُصّہ مت کرو۔**" (صحیح البخاری ج٤ ص١٣١ حدیث ٦١١٦)

جنّت کی بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ! عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو** مجھے جنّت میں داخل کردے؟ سرکارِ مدینہ، **قرارِ قلب وسینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "**لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ**" یعنی **غُصّہ** نہ کرو، **تو تمہارے** لئے **جنّت** ہے۔ (مجمع الزوائد، ج٨، ص١٣٤ حدیث ١٢٩٩٠ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

طاقتور کون؟

بخاری میں ہے: ''طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو **غُصّہ** کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔''

(صحیح البخاری ج٤ ص١٣٠ حدیث ٦١١٤ دارالکتب العلمیة بیروت)

غُصّہ پینے کی فضیلت

کَنزُ الْعُمّال میں ہے: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم ہے: جو **غُصّہ** پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو **اللہ** عزّوجل قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رِضا سے معمور فرمادیگا۔ (کنزالعُمّال ج٣ ص١٦٣ حدیث ٧١٦٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

غُصّے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ **غُصّہ** لانے والی باتوں کے موقع پر بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے طرزِ عمل اور ان کی **حکایات** کو ذِہن میں دوہرائے:

سات ایمان افروز حکایات

حکایت ١: کیمیائے سعادت میں حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام

محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: کسی شَخْص نے حضرتِ امیرُ الْمُؤْمِنِین سَیِّدُ نا عمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سَخْت کلامی کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر جُھکا لیا اور فرمایا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آجائے اور شیطان مجھے تکبُّر اور حُکومت کے غُرور میں مبتَلا کرے اور میں تم کو ظُلم کا نشانہ بناؤں اور بَروزِ قِیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا''۔ یہ فرما کر خاموش ہوگئے۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص۵۹۷ انتشارات گنجینہ تہران)

حِکایت ۲: کسی شَخْص نے حضرتِ سَیِّدُ نا سَلْمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی۔ اُنہوں نے فرمایا: ''اگر بروزِ قِیامت میرے گناہوں کا پَلّہ بھاری ہے تو جو کچھ تم نے کہا میں اُس سے بھی بدتر ہوں اور اگر میرا وہ پَلّہ ہلکا ہے تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پرواہ نہیں۔'' (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص۴۱٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حِکایت ۳: کسی نے حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ رَبیع بن خُثَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے کلام کو سُن لیا ہے

میرے اور جنّت کے درمِیان ایک گھاٹی حائل ہے میں اُسے طے کرنے میں مصروف ہوں اگر طے کرنے میں کامیاب ہوگیا تو مجھے تمہاری گالی کی کیا پرواہ! اور اگر میں اسے طے کرنے میں ناکام رہا تو تمہاری گالی میرے لئے ناکافی ہے۔" (ایضاً)

حِکایت ٤: امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے گالی دی، ارشاد فرمایا: "میرے تو اِس طرح کے اور بھی عُیُوب ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے تجھ سے پوشیدہ رکھے ہیں۔ (احیاءُ العلوم ج۳ ص ۲۱۲ دار صادر بیروت)

حِکایت ٥: کسی شخص نے سیِّدُنا شَعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گالی دی آپ نے فرمایا: اگر تُو سچ کہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مغفِرت فرمائے اور اگر تُو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری مغفِرت فرمائے۔" (احیاءُ العلوم ج۳ ص ۲۱۲ دار صادر بیروت)

حِکایت ٦: حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی، حُضُور! فُلاں آپ کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں تو شیطان کو ناراض ہی کروں گا، پھر دُعاء مانگی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس شخص نے میری جو جو بُرائیاں

بیان کیں اگر وہ مجھ میں ہیں تو مجھے مُعاف فرمادے اور میری اِصلاح فرما۔ اور اگر اِس نے مجھ پر جھوٹے الزامات رکھے ہیں تو اس کو مُعافی سے نواز دے۔

حکایت ۷: ایک شخص سیِّدُنا بَکر بن عبداللہ مُزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سرِ عام بُرا بھلا کہے جارہا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش تھے۔ کسی نے عرض کی، آپ جوابی کاروائی کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: ''میں اس کی کسی **بُرائی** سے واقِف ہی نہیں جس کے سبب اسے بُرا کہہ سکوں، **بُہتان** باندھ کر سخت گنہگار کیوں بنوں!''

سبحٰن اللہ! عزوجل یہ حضراتِ قُدسِیَّہ کتنے بھلے انسان ہوا کرتے تھے اور کس اَحسن انداز میں **غصے کا عِلاج** فرمالیا کرتے تھے۔ انہیں اچّھی طرح معلوم تھا کہ اپنے نَفْس کے واسطے **غُصّہ** کر کے مدِّ مُقابِل پر چڑھائی کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نَفْس کے واسطے **غُصّہ** جو کیا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی پر غُصّہ آئے تو یوں عِلاج کریں

غُصّے کی تباہ کاریوں کو بھی پیشِ نظر رکھئے کیونکہ **غُصّہ** ہی اکثر دَنگا فساد، دو بھائیوں میں اِفتراق، میاں بیوی میں طلاق، آپس میں مُنافرت اور قتل و غارت کا مُوجِب ہوتا ہے۔ جب کسی پر **غُصّہ** آئے اور مار دھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اِس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصِل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادِر ہے اگر میں نے **غُصّے** میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟

غلام نے دیر کر دی

شَہَنشاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک **غلام** کو کسی کام کیلئے طلب فرمایا، وہ دیر سے حاضر ہوا تو **حُضُورِ انور**، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ منوّر میں مِسواک تھی فرمایا: "اگر قِیامت میں انتِقام نہ لیا جاتا تو

میں تجھے اِس مِسواک سے مارتا۔'' (مُسنَدِ ابو یَعلی ج٦ ص٩٠ حدیث ٦٨٩٢ دار الکتب العلمیۃ بیروت) دیکھا آپ نے! ہمارے **میٹھے میٹھے آقا**، شَہَنْشاہِ خیرالانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کبھی بھی اپنے نَفس کی خاطِر انتِقام نہیں لیتے تھے اور ایک آج کل کا مسلمان ہے کہ اگر نوکر کسی کام میں کوتاہی کردے تو گالیوں کی بُوچھاڑ بلکہ مار دھاڑ پر اُتر آتا ہے۔

پِٹائی کا کَفّارہ

مسلم شریف میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے غلام کی **پٹائی** کر رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی، ''**اے ابو مَسعود!** تمہیں عِلْم ہونا چاہیے کہ تم اِس پر جتنی قدرت رکھتے ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے زِیادہ تم پر قُدرت رکھتا ہے۔ میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ **رسولُ اللہ** عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تھے۔ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ** یعنی یہ اللہ کی رِضا کے لئے آزاد

ہے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تم یہ نہ کرتے تو تمہیں دوزخ کی آگ جلاتی یا فرمایا کہ تمہیں دوزخ کی آگ چُھوتی۔ (صحیح مسلم ص ۹۰۵ حدیث ۳۵ ـ ۱۶۵۸ دار ابن حزم بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

درگزر ھی میں عافیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! ہمارے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان **اللہ ورسول** عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جُوں ہی اپنے پیارے پیارے آقا محبوبِ باری عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ناراضگی محسوس کی فوراً نہ صرف **غلام کی پٹائی** سے اپنا ہاتھ روک لیا بلکہ اپنے اِس قُصور کا اِعتِراف کرتے ہوئے اسکے کَفّارے میں غلام کو آزاد کر دیا۔ **آہ!** آج لوگ اپنے زیر دستوں کو بلا ضَرورتِ شَرعی جھاڑتے، لَتاڑتے، اُن پر دَہاڑتے چِنگھاڑتے وقت اس بات کی طرف

بِالکل توجُّہ نہیں دیتے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جو ہم سے زبردست ہے وہ ہمارے ظلم وعُدوان کو دیکھ رہا ہے۔ یقیناً اپنے ماتَحتوں کے ساتھ نرمی وحُسنِ سُلوک، اور عَفْو ودَرگُزر سے کام لینے ہی میں عافِیَت ہے۔ چُنانچہ

نمک زیادہ ڈالدیا

کہتے ہیں، ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں **نمک زِیادہ ڈالدیا**۔ اُسے **غُصّہ** تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ **غُصّے** کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رَہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرِفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بَروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چُنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں **نمک** زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا

مُعاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج **مُعاف** کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُصّہ روکنے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنے **غُصّے** کو روکے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔ (شعب الایمان ج٦ ص٣١٥ حدیث ٨٣١١)

جوابی کاروائی پر شیطان کی آمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا بھلا کہے اُس وَقت خاموشی میں ہی ہمارے لئے عافیت ہے اگرچہ شیطان لاکھ وَسوَسے ڈالے کہ تُو بھی اس کو جواب دے ورنہ لوگ تجھے بُزدل کہیں گے، میاں ! شَرافت کا زمانہ نہیں ہے اِس طرح تو لوگ تجھ کو جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ میں ایک حدیث مبارکہ بیان کرتا ہوں اس کو غور سے سَماعَت فرمایئے، سُن کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وَقت خاموش رہنے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

والا رحمتِ الٰہی عزوجل کے کس قدر نزدیک تر ہوتا ہے۔ چُنانچہ **مُسندِ امام احمد** میں ہے، کسی شخص نے **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی موجودگی میں حضرت **سیّدُنا ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُرا کہا تو جب اُس نے بہُت زِیادتی کی۔ تو انہوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کاروائی معصیَت سے پاک تھی مگر) **سرکارِ نامدار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہاں سے اُٹھ گئے۔ **سیّدُنا ابوبکر صدّیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پیچھے پہنچے، عرض کی، یارسولَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) وہ مجھے بُرا کہتا رہا آپ تشریف فرمارہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے، فرمایا: "تیرے ساتھ فرشتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا، پھر جب تو نے خود اُسے جواب دینا شروع کیا، تو شیطان درمیان میں آکُودا۔" (مسند امام احمد بن حنبل ج۳ ص۴۳۴ حدیث ۹۶۳۰)

جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بول کر بارہا پچھتانا پڑا ہوگا مگر

خاموش رہ کر کبھی ندامت نہیں اُٹھائی ہوگی۔ **ترمذی شریف** میں ہے، **مَنْ صَمَتَ نَجَا** یعنی جو چپ رہا اُس نے نجات پائی۔" (سنن الترمذی ج٤ ص ٢٢٥ حدیث ٢٥٠٩ دار الفکر بیروت) اور یہ مُحاورہ بھی خوب ہے، "ایک چُپ سُو کو ہرائے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

کر بھلا ہو بھلا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **بوستانِ سعدی** میں نقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چھڑتی، اُس کی زَبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو سُوال کیا: **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟** یعنی اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ یہ سُوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بُلبل کی طرح شیریں آواز میں بولا: " دُنیا میں میری یِہی کوشش ہوتی تھی کہ میری زَبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نکلے، نکیرَین نے بھی مُجھ سے کوئی سخت سُوال نہ کیا اور یوں میرا معاملہ بَہُت اچھّا رہا۔" (بوستانِ سعدی ص ۱٤٤ باب المدینہ کراچی)

نرمی زینت بَخشتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا، نرمی اور عَفْو و درگزر کرنے سے **اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی کس قدر رحمت ہوتی ہے۔ کاش! ہم بھی اپنی بے عزّتی کرنے والوں یا ستانے والوں کو **مُعاف** کرنا اِختیار کریں۔ **مسلم شریف** میں ہے: جس چیز میں **نَرمی** ہوتی ہے اُسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جُدا کرلی جاتی ہے اُسے عیب دار بنا دیتی ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۸ حدیث ۲۵۹٤ دار ابن حزم بیروت)

پیشگی مُعاف کرنے کی فضیلت

اِحیاءُ العُلُوم میں ہے: ایک شخص دُعا مانگ رہا تھا، "**یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس صَدَقہ وخیرات کیلئے کوئی مال نہیں بس یہی کہ جو مسلمان میری بے

عزّتی کرے میں نے اُسے مُعاف کیا۔'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر وَحی آئی ''ہم نے اِس بندے کو بخش دیا۔'' (احیاء العلوم ج۳ ص۲۱۹ دار صادر بیروت)

غُصّہ پینے والے کیلئے جنتی حُور

ابو داوٗد کی حدیث میں ہے: جس نے **غُصّے** کو ضَبط کرلیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اِختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔

(سُنَن ابی داوٗد ج٤ ص٣٢٥، ٣٢٦ حدیث ٤٧٧٧ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حِساب میں آسانی کے تین اسباب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ (۱) جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو (۲) اور جو تم سے قَطعِ تعلُّق کرے تم اُس سے ملاپ

کرو (۳) اور جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔

(المُعْجَمُ الْاَوْسَط ج٤ ص١٨ حديث ٥٠٦٤ دارالكتب العلمية بيروت)

گالیوں بھرے خُطوط پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا صبر

کاش! ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہوجائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطِر **غُصّہ** کرنا ہی چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ہمارے بُزُرگوں کا جذبہ ہوتا تھا کہ ان پر کوئی کتنا ہی ظلم کرے یہ حضرات اُس ظالم پر بھی شفقت ہی فرماتے تھے۔ چُنانچہ "حیاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خُطوط مُغلَّظات (یعنی گالیوں) سے بھرپور تھے۔ مُعتقِدین برہم ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقدّمہ دائر کریں گے۔ امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ تعریفی خُطوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کردو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقدّمہ دائر کردو۔" (حیاتِ اعلیٰ

حضرت ج ۱ ص ۱۴۳،۱۴۴ مُلَخَّصاً مکتبۃ نبویۃ مرکزالاولیاء، لاھور) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں پھر بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مالِك بن دینار علیہ رحمۃ الغفّار کے صَبر کے انوار

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین ظُلم ظالمین اور سِتَمِ کافرین پر صَبْر فرماتے اور کس طرح **غُصّے** کو بھگاتے تھے اسے اس **حکایت** سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چُنانچہ حضرتِ **سیِّدُنا مالک بن دینار** علیہ رحمۃ الغفار نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی بُغض وعِناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غلاظت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہی رہتے۔ آخِرکار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی، جناب! میرے پرنالے سے گزرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا، ''پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑ و دے کر دھوڈالتا ہوں۔'' اُس نے کہا، آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجود **غُصّہ** نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ: (پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مَحبَّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴿۱۳۴﴾ (پ ٤ اٰلِ عمران ١٣٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ (عزوجل) کے محبوب ہیں۔

جواب سن کر وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃُ الاولیاء ص ٥١)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نرمی کی کیسی بَرَکتیں ہیں! نرمی سے مُتأَثِّر ہوکر وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔

نیک بندے چیونٹیوں کو بھی اِیذا نہیں دیتے

اللہ عزوجل کے نیک بندے کی ایک علامت یہ بھی کہ وہ **غُصّے** میں آ کر مسلمانوں کو تو کیا تکلیف دیگا چیونٹیوں تک کو اِیذا دینے سے گُریز کرتا ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ** (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں (پ۳۰، المطففین۲۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلَّذِیْنَ لَایُؤْذُوْنَ الذَّرَّ یعنی نیک بندے وہ ہیں جو چیونٹیوں کو بھی اَذِیّت نہ دیں۔ (تفسیر حسن بصری ج٥ ص٢٦٤ باب المدينه كراچی)

کیا غُصّہ حرام ہے؟

عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ "**غُصّہ** حرام ہے"۔ **غُصّہ** ایک غیر اختیاری اَمْر ہے، اِنسان کو آ ہی جاتا ہے، اِس میں اِس کا قُصُور نہیں، ہاں **غُصّہ** کا بے جا استِعمال بُرا ہے۔ بعض صُورتوں میں **غُصّہ** ضَروری بھی ہے مَثَلاً جِہاد کے وَقْت اگر **غُصّہ** نہیں آئے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دُشمنوں سے کس طرح لڑیں

گے! بہر حال **غُصّے** کا ''اِزالہ'' (یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں ''اِمالہ'' ہونا چاہئے یعنی **غُصّہ** کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہئے۔ مَثَلاً کوئی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بُری صحبت میں تھا، **غُصّہ** کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی نے **ھاں کا نا** کہہ دیا تو آپے سے باہر ہو گیا اور گالیوں کی بُوچھاڑ کر دی، کسی نے بدتمیزی کر دی تو اُٹھا کر تھپڑ جڑ دیا۔ مطلب کوئی بھی کام خِلافِ مزاج ہوا، **غُصّہ** آیا تو صَبر کرنے کے بجائے نافِذ کر دیا۔ جب اسے خوش قسمتی سے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی بَرَکتیں ظاہر ہونے لگیں اور **غُصّہ** کا ''اِمالہ'' ہو گیا یعنی رُخ بدل گیا یعنی اب بھی **غُصّہ** تو باقی ہے مگر اس کا رخ یوں تبدیل ہوا کہ اِسے اللہ و رسول اور صَحابہ و اولیاء عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وعلیہم الرضوان کے دشمنوں سے **بُغض** ہو گیا مگر خود اس کی اپنی ذات کو کوئی کتنا ہی بُرا بھلا کہے، **غُصّہ** دلائے مگر صَبْر کرتا ہے، دوسروں پر بھڑ نے کے بجائے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

خود اپنے نفس پر **غُصّہ** نافِذ کرتا ہے کہ تجھے گناہ نہیں کرنے دُوں گا۔ اَلْغَرَض **غُصّہ** تو ہے مگر اب اس کا ''**اِمالہ**'' ہو گیا، یعنی رُخ بدل گیا جو کہ آخرت کیلئے انتہائی مفید ہے۔

دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب

حدیثِ پاک میں ہے، ''جس شخص نے **غُصّہ** ضبط کر لیا باوُجود اِس کے کہ وہ **غُصّہ** نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کو سُکون و ایمان سے بھر دیگا۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی ص ۵۴۱ حدیث ۸۹۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت) یعنی اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ گئی اور **غُصّہ** آ گیا یہ بدلہ لے سکتا تھا مگر محض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر **غُصّہ** پی گیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو سُکونِ قلب عطا فرمائے گا اور اس کا دل نورِ ایمان سے بھر دیگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات **غُصّہ** آنا مفید بھی ہے جبکہ ضَبْط کرنا نصیب ہو جائے۔

چار یار کی نسبت سے غُصّے کی عادت نکالنے کے لئے 4 اَوراد

۱ جس کو **غُصّہ** گناہ کرواتا ہو اُسے چاہئے کہ ہر نَماز کے بعد بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم 21 بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔ کھانا کھاتے وقت تین۳ تین۳ بار پڑھ کر کھانے اور پانی پر بھی دم کر لے۔

۲ چلتے پھرتے کبھی کبھی یا اللّٰہُ یا رحمٰنُ یا رحیمُ کہہ لیا کرے۔

۳ چلتے پھرتے یا اَرحَمَ الرّاحِمین پڑھتا رہے۔

۴ پارہ 4 اٰلِ عِمران کی 134 ویں آیت کا یہ حصّہ روزانہ سات بار پڑھتا رہے:

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ ٤ اٰل عمران ١٣٤)

"اَخلاقِ رَحمتِ عالَم" کے تیرہ حُروف کی نسبت سے غُصّے کے 13 علاج

جب **غُصّہ** آجائے تو ان میں سے کوئی بھی ایک یا حَسبِ ضَرورت سارے علاج فرمالیجئے:

(۱) اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم پڑھیے۔

(۲) وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھیے۔

(۳) چُپ ہو جائیے۔

(۴) وُضو کر لیجئے۔

(۵) ناک میں پانی چڑھائیے۔

(۶) کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیے۔

(۷) بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیے اور زمین سے چِپٹ جائیے۔

(۸) اپنے خَد (یعنی گال) کو زمین سے مِلا دیجئے (وضو ہو تو سجدہ کر لیجئے) تا کہ اِحساس ہو کہ میں خاک سے بنا ہوں لٰہذا بندے پر **غُصّہ** کرنا مجھے زَیب نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۸۸،۳۸۹)

(۹) جس پر **غُصّہ** آرہا ہے اُس کے سامنے سے ہٹ جائیے۔

(۱۰) سوچئے کہ اگر میں **غُصّہ** کروں گا تو دوسرا بھی **غُصّہ** کریگا اور بدلہ لے گا اور مجھے دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔

مدینہ ۱۱ اگر کسی کو **غصّے** میں جھاڑ وغیرہ دیا تو خُصُوصیّت کے ساتھ سب کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اُس سے مُعافی مانگئے، اِس طرح نفس ذلیل ہوگا اور آئندہ **غُصّہ** نافِذ کرتے وقت اپنی ذِلّت یاد آئیگی اور ہوسکتا ہے یوں کرنے سے **غُصّے** سے خَلاصی مل جائے۔

مدینہ ۱۲ یہ غور کیجئے کہ آج بندے کی خطا پر مجھے **غُصّہ** چڑھا ہے اور میں درگزر کرنے کیلئے تیّار نہیں حالانکہ میری بے شمار خطائیں ہیں اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ غضبناک ہوگیا اور اُس نے مجھے مُعافی نہ دی تو میرا کیا بنے گا!

مدینہ ۱۳ کوئی اگر زیادتی کرے یا خطا کر بیٹھے اور اس پر نفس کی خاطِر **غصّہ** آجائے اُس کو معاف کر دینا کارِ ثواب ہے۔ تو **غُصّہ** آنے پر ذِہن بنائے کہ کیوں نہ میں معاف کر کے ثواب کا حقدار بنوں اور ثواب بھی کیسا زبردست کہ ''قِیامت کے روز اعلان کیا جائے گا جس کا اَجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کس کے لیے اجر ہے؟ وہ کہے گا: **''ان لوگوں کے لیے جو معاف کرنے والے ہیں۔''** تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلاحساب **جنّت** میں داخل ہو جائیں گے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸، دارالفکر بیروت)

بیان 6

جوشِ ایمانی

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جوشِ اِیمانی[1]

غالباً آپ کو شیطان یہ رِسالہ پورا نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کوشش کر کے پورا پڑھ کر شیطان کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

"سَعادَۃُ الدّارَین" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن علی بن عطِیّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا تو عرض کی: **سرکار!** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کی شَفاعت کا طلبگار ہوں۔ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ. یعنی "مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرُود پاک پڑھا کرو۔"

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (۲،۳،۴ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) کی آخری نشست میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃ المدینہ**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم): جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کعبے کے بدرُالدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے کا جوشِ ایمانی

رات کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا مدینہ نُور میں ڈوبا ہوا تھا۔ **اہلِ مدینہ** رَحمت کی چادر اوڑھے محوِ خواب تھے، اتنے میں **مُؤَذِّنِ** رسولُ اللّٰہ حضرتِ سیّدُنا بلالِ حبشی عزّوجلّ وصلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی پُر کیف صدا **مدینۂ منوّرہ** زادھا اللّٰہُ شرفاً وّ تعظیماً کی گلیوں میں گونج اُٹھی:

"**آج** نمازِ فجر کے بعد مجاہدین کی فوج ایک عظیم مُہم پر روانہ ہو رہی ہے۔ **مدینۂ منوّرہ** زادھا اللّٰہُ شرفاً وّ تعظیماً کی مقدّس بیبیاں اپنے شہزادوں کو جنّت کا دولھا بنا کر فوراً دربارِ رسالت میں حاضر ہو جائیں۔"

ایک بیوہ صحابیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا اپنے **چھ سالہ** یتیم شہزادے کو پہلو میں

لٹائے سو رہی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان سن کر چونک پڑیں! دل کا زخم ہرا ہو گیا، یتیم بچّے کے والدِ گرامی گزشتہ برس **غزوۂ بدر** میں شہید ہو چکے تھے۔ ایک بار پھر شجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضرورت درپیش تھی مگر ان کے پاس **چھ سالہ مدنی مُنّے** کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے **مدنی مُنّے** کی آنکھ کُھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہو کر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں **مدنی مُنّے** کو اپنے دل کا درد کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہو گئی۔ ماں کی گریہ وزاری کے تأثُّر سے **مدنی مُنّا** بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے **مدنی مُنّے** کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا درد جاننے کیلئے بضِد تھا۔ آخر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِعلان کیا ہے: "مجاہدین کی فوجِ میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ **آقائے نامدار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے

ہیں۔ کتنی بخت بیدار ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربارِ رسالت میں حاضر ہوکر اشکبار آنکھوں سے التجائیں کررہی ہوں گی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، **آقا!** ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قَبول فرمالیجئے، **سرکار!** عمر بھر کی محنت وُصُول ہوجائے گی۔'' اتنا کہہ کر ماں ایکبار پھر رونے لگی اور بھرّائی ہوئی آواز میں کہا: **کاش!** میری گود میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانۂ شوق لیکر **آقا** کی بارگاہ میں حاضر ہوجاتی۔ مَدَنی مُنّا ماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چُپ کرواتے ہوئے **جوشِ ایمانی** کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مَت رو، مجھی کو پیش کردینا۔ ماں بولی: **بیٹا!** تم ابھی کمسن ہو، میدانِ کارزار میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ برداشت نہیں کرسکو گے۔ **مَدَنی مُنّے** کی ضد کے سامنے بِالآخر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نمازِ فَجر کے بعد **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علیٰ

صاحِبِہا الصّلوٰۃُ والسّلام کے باہَر میدان میں مُجاہِدین کا ہُجوم ہوگیا۔ان سے فارِغ ہوکر **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپَس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے **چھ سالہ مَدَنی مُنّے** کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ شاہِ شیریں مقال، صاحِبِ جُود ونَوال، شَہَنشاہِ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، آقائے بلال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضرتِ سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آمد کا سبب دریافْت کرنے کیلئے بھیجا۔ **سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریب جا کر نگاہیں جُھکائے آنے کی وجہ دریافْت کی۔ خاتون نے بھَرّائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پہَر آپ اِعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزرے تھے، اِعلان سُن کر میرا دل تڑپ اُٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانۂ شوق لیکر حاضِر ہوتی فَقَط میری گود میں یِہی ایک **چھ سالہ یتیم بچّہ** ہے جس کے والِد گُزَشتہ سال **غَزوۂ بدر** میں جامِ شہادت نوش کرچکے ہیں میری زندگی بھر کی پونجی یِہی ایک بچّہ

ہے، جسے **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے **قدموں** پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ **حضرتِ سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیار سے **مَدَنی مُنّے** کو گود میں اُٹھالیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ **سرکار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے **مَدَنی مُنّے** پر بہُت شَفْقَت فرمائی۔ مگر کمسنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی۔ (ماخوذ از زلف و زنجیر ص ۲۲۲ شبّیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور) **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر ...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی مُنّے کا **جوشِ ایمانی ! اللہ ! اللہ !** پہلے کی مائیں **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور دینِ اسلام سے کس قَدَر والہانہ مَحَبَّت کرتی تھیں۔ جو لوگ اپنے جگر

پاروں کو بے وفا دنیا کی دولت کے حُصُول کی خاطِر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ بھی برسوں کیلئے بھیجنے کیلئے تیّار ہوجاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے روک دیتے ہیں، سنّتوں کی تربیَت کی خاطِر مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ چند روز سفر کرنے سے مانِع ہوتے ہیں، ان کو اس **ایمان افروز حکایت** سے درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ **آہ!** ہم تھوڑے سے وقت کی قربانی دینے سے بھی کتراتے ہیں اور ہمارے اَسلاف اپنا جان ومال سب کچھ **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں قربان کرنے کیلئے ہر پل تیّار رہتے تھے۔

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فَردا[1] ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] فَردا یعنی آنے والا دن۔ (مجازاً) قیامت۔

چار شہیدوں کی ماں

اُسُدُ الغابہ جلد 7 صفحہ 100 پر ہے **جنگِ قادِسیہ** (جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خِلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاروں شہزادوں سَمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے **چاروں شہزادوں** کو اس طرح نصیحت فرمائی: ''میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اُس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ **اللہُ غفار** عَزَّوَجَلَّ نے کُفّار سے مقابلہ (مقا۔بَ۔لہ) کرنے میں مجاہدین کے لئے عظیم الشّان ثواب رکھا ہے۔ **یاد رکھو!** آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے بدَرَجہا بہتر ہے۔ **سنو! سنو!** قرانِ پاک کے پارہ 4 سورۃ اٰلِ عِمران کی آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

(پ ٤ آلِ عمران ٢٠٠)

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مقابلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آ گئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافروں کے سردار کا مقابلہ کرنا، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عزّت و اکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔'' جنگ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چاروں **شہزادوں** نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: **اُس پیارے اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا شکر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عطا فرمایا۔**

مجھے اللہُ رَبُّ الْعِزَّت کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنّت میں رہونگی۔

(اُسدُ الغابۃ فی مَعرِفۃِ الصَّحابۃ ج۷ ص ۱۰۰ ـ ۱۰۱ داراحیاء التراث العربی بیروت)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر رہ جائے یا کٹ جائے وہ پروا نہیں کرتے

اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گُفتار کے غازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخر وہ کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچّے بچّے کو اسلام کا شیدائی بنادیا تھا۔ وہ کامِلُ الْاِیمان مومن تھے، وہ **جوشِ ایمانی** کے جذبے سے سرشار تھے اور آہ! آج کا مسلمان اکثر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے۔ اُن کے پیشِ نظر ہر دم **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی رِضا ہوا کرتی تھی مگر ہائے **افسوس!** آج کے مسلمانوں کی اکثریّت کی اب

اس طرف کوئی توجہ نہیں۔ وہ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحبَّت سے سرشار تھے اور **وائے بدنصیبی!** آج کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت دنیا کی مَحبَّت میں مُستغرق (مُس۔تغ۔رَق) ہے۔ وہ اعلیٰ کردار کے مالک ہوا کرتے تھے مگر آج کے اکثر مسلمان فَقَط **گفتار** (یعنی باتوں) **کے غازی** بن کر رہ گئے ہیں۔ آہ! صد ہزار آہ! ہم نے دنیا کی مَحبَّت میں ڈوب کر، **رِضائے الٰہی** کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلودہ کر کے، اپنے **میٹھے میٹھے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری **سنّتوں** کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اَغیار کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بگاڑ ڈالی ہے۔

پارہ 13 سورۃُ الرَّعد کی گیارہویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: **بیشک اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

(پ۱۳ سورۃُ الرَّعد ۱۱)

افسوس! صد ہزار افسوس! بے عملی کے سبب ہم ذِلّت و رُسوائی کے عَمیق گڑھے میں نہایت ہی تیزی کیساتھ گرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا جب کُفّار مسلمان کے نام سے لَرزہ بَراَندام ہو جایا کرتے تھے اور آج اِنقلابِ مَعکُوس نے مسلمانوں کو کفّار سے خوفزدہ کر رکھا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے | اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے | پَردیس میں وہ آج غریبُ الغُرباء ہے
جس دین کے مَدعُو تھے کبھی قیصر و کِسریٰ | خود آج وہ مہمان سَرائے فُقَراء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فَروزاں | اب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دِیا ہے
جس دین کی حُجّت سے سب اَدیان تھے مغلوب | اب مُعتَرِض اُس دین پہ ہر ہَرزہ سَرا ہے
چھوٹوں میں اِطاعت ہے نہ شَفقت ہے بڑوں میں | پیاروں میں مَحَبّت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی | پر نام تری قوم کایاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر | مُدّت سے اِسے دَورِ زماں میٹ رہا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سَر بفلک تھی | وہ یاد میں اَسلاف کی اب رُو بقضا ہے
جو قوم کہ مالِک تھی عُلُوم اور حِکَم کی | اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا | گُم دَشت میں اِک قافِلہ بے طَبل و دَرا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

فریاد ہے! اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمۂ رَحمت بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا
جب تُو نے کیا نیک سُلوک اُن سے کیا ہے

سَو بار ترا دیکھ کے عَفْو اور ترَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعْدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غلاموں کو کچھ امید سِوا ہے

کر حق (عزوجل) سے دُعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری مَحبَّت تری عِترَت کی وِلا ہے

جو خاک ترے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی
وہ خاک ہمارے لئے دارُوئے شِفا ہے

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مُشرَّف
اب تک وُہی قبلہ تری اُمّت کا رہا ہے

جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت
مکّے سے کشِش اُس کی ہر اِک دل میں سِوا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترے دین کی عزّت کی سَدا ہے

اِحساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے

میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔ اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کیجئے اور اپنے اندر از سرِ نو **جوشِ اِیمانی** پیدا کیجئے۔ اور یہ مَدَنی سوچ بنائیے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر آپ نے اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی مَحَبَّت میں ڈوب کر اِس مَدَنی کام کا بیڑا اُٹھا لیا[1] تو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے پیار کی برکت سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہم کو اللہ (عزوجل) اور نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) سے پیار ہے

ان شاءَ اللہ (عزوجل) اپنا بیڑا پار ہے

مَدَنی قافِلے میں شِفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے

---

[1] بیڑا اٹھانا یعنی آمادہ ہونا، عزم بالجزم کرنا (یعنی پکا عہد کرنا)۔

سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے دنیا وآخرت کی ایسی ایسی سعادتیں ملتی ہیں کہ نہ پوچھو بات۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ کراچی) میں ''تربیّتی کورس'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صُبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک درد اُٹھا، درد اس قَدَر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** کیلئے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات دَس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی **اجتماعی دعاء** کے وَقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ اِفاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈِرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں **12** دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں **ڈیرہ بگٹی** (بلوچستان) جانے والے **مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آ کر جُمعرات کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے دَرْد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ **مجھے مَدَنی قافلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **کا دیدار ہو گیا۔**

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر پاؤ گے صِحّتیں قافِلے میں چلو

ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عَجَب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

سلطانِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے آپ کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ بِغیر قربانی پیش کئے کچھ نہیں ہوسکتا۔ **ہمارے** پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اسلام کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں اِس کا تصوُّر ہی لرزا دینے کیلئے کافی ہے۔ راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں ہمارے مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو بے حد ستایا گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی راہوں میں **کانٹے** بچھائے گئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر **پتّھر** برسائے گئے، حتّٰی کہ کُفّارِ بد اطوار آپ کو **شہید** کرنے کے بھی دَرپے رہے مگر ہمارے پیارے پیارے آقا اور میٹھے میٹھے **مصطَفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمّت نہ ہارے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی مسلسل جِد وجُہد رنگ لائی، جو لوگ دشمن تھے وہ **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے دوست بن گئے، جو جان کے دَرپے تھے وہ جانیں قربان کرنے لگے، جو دوسروں کو مسلمان ہونے سے روکتے

تھے وہ خود مسلمان ہو کر دوسروں کو مسلمان کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ساری دنیا میں جو **اسلام کی بہاریں** ہیں وہ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت کی عنایت سے پیارے **مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی مساعیٔ جمیلہ اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی عظیم تربیت سے **صحابۂ کرام** علیہم الرضوان کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

راہِ خدا عزوجل میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اے سلطان کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی نیکی کی دعوت کی خاطر قربانیوں کیلئے کمر بستہ ہو جایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔ امام ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی (مُتَوَفّٰی 430 ھجری) ''حِلْیَۃُ الْاَولیاء'' میں نَقْل کرتے ہیں، اللہ تَبارَکَ وَ تَعالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی

طرف وحی فرمائی: "**بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔**" (حِلیۃُ الأولیاء ج٦ ص٥ رقم ٧٦٢٢ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مُبَلِّغِین کی قَبریں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ **سنّتوں بھرا بیان** کرنے یا **درس** دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے والوں، **مَدَنی قافلے** میں سفر اور **فکرِ مدینہ** کر کے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبَلِّغِین کی **نیکی کی دعوت** کو سننے والوں کی قُبور بھی **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **حُضُور مُفِیضُ النُّور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے نور کے صدقے نُورٌ علیٰ نُور ہوں گی۔ ؎

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم (حدائقِ بخشش شریف)

جنّت میں داخِلہ اور گُزَشتہ گناہوں کا کفّارہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو علمِ دین سیکھنے کی نیت سے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرتے ہیں اُن کیلئے، جنّت میں داخِلے اور گزَشتہ گناہوں کے کَفّارے کی بِشارت ہے۔ اِس ضِمن میں دو روایات سنئے اور جھومئے: ﴿۱﴾ **حضرتِ** سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: **مَنْ غَدَا وَ رَاحَ وَ هُوَ فِیْ تَعْلِیْمِ دِیْنِهٖ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ.** یعنی ''جو اپنے دین کا علم سیکھنے کیلئے صبح کو چلا یا شام کو چلا وہ **جنّتی** ہے۔'' (حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء، ج۷، ص۲۹۵ دار الکتب العلمیة بیروت، السراج المنیر شرح الجامع الصغیر ج۴ ص۳۱۲) ﴿۲﴾ ''جو شخص علم کی طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے **گُزَشتہ گناہوں کا کفّارہ** ہو جاتا ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج۴، ص۲۹۴ حدیث ۲۶۵۷ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

حُصولِ دنیا کے لئے سفر...

غور تو فرمایئے! لوگ آمدنی کی زیادتی کیلئے اپنے شہر سے دوسرے شہر، اپنے ملک سے دوسرے ملک جا پڑتے ہیں اور ماں باپ، بال بچّوں وغیرہ سے

صِلۂ رِحمی کے مَدَنی پھول

2 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ جو اللہ اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رِحمی کرے (بخاری ج ٤ ص١٣٦ حدیث ٦١٣٨) ﴿۲﴾ قِیامت کے دن اللہ عزَّوَجلَّ کے عَرش کے سائے میں تین قسم کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلۂ رِحمی کرنے والا۔ (اَلفِردَوس بماْثور الخِطاب ج ۲ ص ۹۹ حدیث ۲۵۲۶)

برسوں دُور پڑے رہتے ہیں۔ آہ! آج حُصُولِ دنیا کی خاطِر اکثر لوگ ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اِس قدر عظیمُ الشّان اَجْر وثواب کی بِشارتوں کے

صِلَۂ رِحْمی کے مَدَنی پھول

2 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا (بُخاری ج ٤ ص ٩٧ حدیث ٥٩٨٤) ﴿۲﴾ لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتَّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رِحْمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج ١٠ ص ٤٠٢ حدیث ٢٧٥٠٤)

باوُجود راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں چند روز کیلئے بھی **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرنے کو تیّار نہیں ہوتے۔

صِلۂ رِحْمی کے مَدَنی پھول

3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: ﴿۱﴾ بے شک افضل ترین صَدَقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے (مُسندِ امام احمد ج۹ ص۱۳۸ حدیث۲۳۵۸۹) ﴿۲﴾ جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر **اللہ** کی رَحْمت کا نُزُول نہیں ہوتا (اَلزَّواجِر ج۲ ص۱۵۳) ﴿۳﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) محَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطْعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَک ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

ایک طرف صحابہ کا کردار دوسری طرف ہم غفلت شِعار

ذرا سوچئے تو سہی! صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے راہِ خدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا خواہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں قِتال (یعنی جنگ) کا مُعامَلہ ہو یا عِلمِ دین سیکھنا سکھانا مقصود ہو۔ یہ اُنہیں کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام کی بہاریں ہیں، بہرحال ایک طرف تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کی زندگیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربُلندی کیلئے وَقْف تھیں اور دوسری طرف ہم غافل لوگ ہیں جن کے شب و روز صِرْف اور صِرْف دنیا ہی کی ترقّی کیلئے گویا وَقْف ہیں۔ آہ صد کروڑ آہ!

واعِظِ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی! برقِ طَبعی نہ رہی، شُعلہ مقالی نہ رہی

رہ گئی رسمِ اذاں، روحِ بلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی

مسجدیں مَرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

یعنی وہ صاحبِ اَوصافِ حجازی نہ رہے

ہر مسلماں رگِ باطِل کے لئے نشتر تھا اُس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا

جو بھروسا تھا اسے تو فقط اللہ عزوجل پر تھا ہے تمہیں موت کا ڈر، اُس کو خدا عزوجل کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو!

پھر پسَر قابلِ میراثِ پدَر کیونکر ہو!

ہر کوئی مستِ مئے ذَوقِ تَن آسانی ہے کیسا بھائی! ترا اندازِ مسلمانی ہے؟

حیدَری فَقر ہے، نَے دولتِ عثمانی ہے تم کو اَسلاف سے کیا نسبتِ رُوحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارِکِ قراں ہو کر

تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحیم تم خطاکار و خطابیں، وہ خطا پوش و کریم

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوجِ ثُریا پہ مُقیم پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

تختِ فَغفور بھی ان کا تھا سَریرِ کے بھی

یوں ہی باتیں ہیں، کہ تم میں وہ حَمیّت ہے بھی؟

خود کُشی شیوہ تمھارا، وہ غَیُور و خُوددار　　تم اُخُوّت سے گُریزاں، وہ اُخُوّت پہ نثار

تم ہو گُفتار سراپا، وہ سراپا کِردار　　تم تَرَستے ہو کلی کو، وہ گُلِستاں بَکِنار

اب تلک یاد ہے قوموں کو حِکایت اُن کی

نقش ہے صَفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

مِثلِ بُو قید ہے غُنچے میں، پریشاں ہو جا　　رَخت بَردوش ہوائے چَمنِستاں ہو جا

ہے تُنک مایہ، تو ذرّے سے بیاباں ہو جا　　نغمۂ مَوج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا

قُوّتِ عشق سے ہر پَست کو بالا کر دے

دَہر میں اسمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُجالا کر دے

عقل ہے تیری سِپَر عشق ہے شمشیر تری　　مرے دَرویش! خِلافت ہے جہانگیر تری

ماسِوا اللہ عزوجل کے لئے آگ ہے تکبیر تری　　تُو مسلمان ہے تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جوشِ ایمانی کا ثُبوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمّت کیجئے اور **جوشِ ایمانی** کا ثُبوت دیتے ہوئے **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے جاں نثار صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی قربانیوں کو عملی طور پر خِراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی نیّت فرمائیے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی راہوں میں کوئی کانٹے نہیں بچھائے گا، آپ پر پتھراؤ نہیں کیا جائے گا۔ آپ کی راہوں میں تو لوگ آنکھیں بچھائیں گے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لُوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو
قرض ہو گا ادا، مانگو آکر دعا پاؤ گے بَرَکتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داتا حُضور کی طرف سے مَدَنی قافِلے کی خیر خواهی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافِلوں کے مسافِروں پر جو کرم نوازیاں ہوتی ہیں اُن کی (ایک) جھلک آپ بھی ملاحظہ کیجئے اور پھر مَدَنی قافِلے میں

عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کیلئے کمر بستہ ہو جایئے چُنانچہ **اسلامی بھائیوں** کا بیان ہے کہ ہمارا **مَدَنی قافِلہ** مرکزُ الاولیاء لاہور **داتا دربار** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجِد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافِلے کے جَدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیّت حاصِل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب تشریف لائے انہوں نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے، **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور **حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا، **"دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والے عاشِقانِ رسول تین دن کے لئے میری مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لٰہذا تم ان کے کھانے کا اِنتظام کرو۔"** لٰہذا میں مَدَنی قافلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قبول فرمایئے۔

کیا غَرَض دردر پھروں میں بھیک لینے کیلئے　　ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن　　ہو مری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"السَّلامُ علیکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے **سلام** کرنا سنّت ہے ﴿۲﴾ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: "**سلام** کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا

مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں'' ﴿۳﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو **سلام** کرنا کارِ ثواب ہے ﴿۴﴾ **سلام** میں پہل کرنا **سنّت** ہے ﴿۵﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے ﴿۶﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے **سلام** کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۴۳۳)

﴿۷﴾ **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) ﴿۸﴾ **السَّلامُ علیکم** کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں **وَ رَحمَۃُ اللّٰہ** بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور **وَبَرَکاتُہٗ** شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو معاذَاللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام **اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم **السَّلامُ علیکم** اور اس سے بہتر **وَرَحمۃُ اللہ** ملانا اور سب سے بہتر **وَبَرَکاتُہٗ** شامل کرنا اور اس پر زِیادت نہیں۔ **پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضرور** ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے **السَّلامُ علیکم** کہا تو یہ **وعَلَیکُمُ السَّلام وَرَحمۃُ اللہ** کہے۔ اور اگر اس نے **السَّلامُ علیکم وَ رَحمۃُ اللہ** کہا تو یہ **وَعلیکمُ السَّلامُ وَرَحمۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ** کہے اور اگر اس نے **وبَرَکاتُہٗ** تک کہا تو یہ **بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادت نہیں۔** واللہ تعالیٰ اَعلم ﴿۹﴾ اِسی طرح جواب میں **وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ** کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ﴿۱۰﴾ **سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب** ہے کہ **سلام** کرنے والا سُن لے ﴿۱۱﴾ **سلام** اور جوابِ سلام کا **دُرُست تلفُّظ یاد فرما لیجئے۔**

پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: **اَلسَّلامُ عَلَیکُم** (اَس. سلا. مُ. عَلَے. کُم)

اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: **وَعَلَیکُمُ السَّلام**

(و.ع.لیک.مُـس.سلام)۔ **سلام** کے اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** ھدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزی کا ایک سبب

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دورِ اَقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: شاید! **''تجھے اس کی بَرَکت سے روزی مل رہی ہے۔''** (سُنَنُ التِّرمِذی ج٤ ص١٥٤ حدیث ٢٣٥٢)

نَماز کے بعد پڑھے جانے والے اَوراد

﴿1﴾ ''آیۃُ الکُرسی ''ایک ایک بار پڑھنے والا مرتے ہی داخلِ جنّت ہو۔

(مِشکاۃُ المَصابیح ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۹۷٤)

﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت ،شہنشاہِ نُبوَّت ، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے نماز کے بعد یہ کہا، '' سُبحٰنَ اللہِ الْعَظِیمِ وَ بِحَمدِہٖ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ تو وہ مغفِرت یافتہ ہوکر اُٹھے گا۔ (مَجمَعُ الزَّوائد ج ۱۰ ص ۱۲۹ حدیث ۱٦۹۲۸)

﴿3﴾ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے اللّٰہ کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو ہر فرض نَماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ (پوری سورۃ) پڑھے گا اللہ تعالٰی اُس کیلئے اپنی رِضا اور مغفِرت لازِم فرمادے گا۔ (تفسیر دُرِّمَنثُور ج ۸ ص ٦۷۸)

ورق الٹیے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غالباً آپ کو شیطان یہ 18 صَفَحات کا رِسالہ نہیں پڑھنے دے گا مگر کوشش کرکے پورا پڑھ کر شیطان کے وار کو ناکام بنادیجئے۔

ایک شَخص نے خواب میں خوفناک بلا دیکھی، گھبرا کر پوچھا تُو کون ہے؟ بلا نے جواب دیا، میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔ پوچھا، تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا، دُرُود شریف کی کثرت۔

(اَلْقولُ البَدِیع ص ۱۱۳ ،طبعة دار الکتب العلمیه بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ اجتماع (۲،۳،۴ رجبُ المرجّب ۱۴۱۹ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

پیشکش:۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف کی کثرت بھی **نیک بننے کا نُسخہ** ہے۔ اے کاش! ہم اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت دُرُود و سلام پڑھتے رہیں۔

تُربت میں ہوگی دید رسولِ اَنام صلی اللہ علیہ وسلم کی

عادت بنا رہا ہوں دُرُود و سلام کی

قد آور سانپ

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار سے کسی نے انکی توبہ کا سبب پوچھا، تو فرمایا، میں محکمہء پولیس میں سِپاہی تھا گناہوں کا عادی اور پکّا شرابی تھا۔ میری ایک ہی بچّی تھی' اس سے مجھے بے حد پیار تھا۔ وہ ۲ دو سال کی عمر میں فوت ہوگئی، میں غم سے نِڈھال ہوگیا۔ اِسی سال جب شبِ بَراءَت آئی' میں نے نَمازِ عشاء تک نہ پڑھی، خوب شراب پی اور نشے ہی میں مجھے نیند نے گھیر لیا۔ میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَحشر برپا ہے، مُردے اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر جمع ہورہے ہیں، اتنے میں مجھے اپنے پیچھے سَرسَراہٹ محسوس ہوئی، پیچھے مُڑ کر جو دیکھا تو ایک **قد آور سانپ** منہ کھولے مجھ پر حملہ آور ہونے والا تھا۔ میں گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا، سانپ بھی میرے پیچھے پیچھے دوڑنے لگا۔ اتنے میں

ایک نورانی چہرے والے **کمزور بزرگ** پر میری نظر پڑی میں نے ان سے مَعَ السَّلام فریاد کی، ''اُنہوں نے فرمایا، میں بے حد کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا۔'' میں پھر تیزی کے ساتھ بھاگنے لگا، سانپ بھی برابر تعاقُب میں تھا، دوڑتا دوڑتا میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، ٹیلے کے اُس طرف **خوفناک آگ** شُعلہ زَن تھی اور کافی لوگ اُس میں جل رہے تھے، میں اُس میں گرنے والا ہی تھا کہ آواز آئی، ''پیچھے ہٹ جاتُو اِس آگ کیلئے نہیں ہے۔'' میں نے اپنے آپ کو سنبھالا دیا اور پلٹ کر دوڑنے لگا اور **سانپ** بھی پیچھے پیچھے تھا۔ وُہی **کمزور بزرگ** مجھے پھر مل گئے اور رَو کر فرمانے لگے، ''افسوس! میں بہُت ہی کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا، وہ دیکھئے سامنے جو **گول پہاڑ** ہے وہاں مسلمانوں کی امانتیں ہیں، وہاں تشریف لے جایئے، اگر آپ کی بھی وہاں کوئی امانت ہوئی تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِہائی کی کوئی صورت نکل آئے گی۔'' میں گول پہاڑ پر پہنچا، وہاں دَریچے بنے ہوئے تھے، ان دَریچوں پر ریشمی پردے لٹک رہے تھے، دروازے **سونے** کے تھے اور ان میں **موتی** جَڑے ہوئے تھے۔ فِرِشتے اعلان فرمانے لگے، ''پردے ہٹادو'' دروازے کھول دو، شاید اِس پریشان حال کی کوئی امانت یہاں موجود ہو، جو اسے سانپ سے بچالے۔'' دریچے کھل گئے اور بہُت سارے مَدَنی مُنّے چاند سے چہرے

چمکاتے جھانکنے لگے، ان ہی میں میری فوت شدہ دُو سالہ **مَدَنی مُنّی** بھی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ رو رو کر چلّانے لگی، ''خُدا کی قسم! یہ تو میرے ابا جان ہیں''۔ پھر زوردار چھلانگ لگا کر وہ میرے پاس آپہنچی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر وہ **قد آور سانپ** پلٹ کر بھاگ کھڑا ہوا، اب میری جان میں جان آئی۔ میری مَدَنی مُنّی میری گود میں بیٹھ گئی اور سیدھے ہاتھ سے میری داڑھی سہلاتے ہوئے اُس نے پارہ ۲۷ سورۃُ الحدید کی ۱۶ ویں آیت کا یہ جُز تلاوت کیا،

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

ترجمۂ کنزُ الایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ انکے دل جُھک جائیں اللہ (عزوجل) کی یاد اور اُس حق (یعنی قرآن پاک) کیلئے جو اُترا۔

اپنی مَدَنی مُنّی سے یہ آیتِ کریمہ سن کر میں رو پڑا۔ میں نے پوچھا، بیٹی وہ **قد آور سانپ** کیا بلا تھی؟ کہا، ''وہ آپ کے بُرے اعمال تھے جن کو آپ بڑھاتے ہی چلے جارہے ہیں۔ **قد آور سانپ** نُما بداعمالیاں آپ کو جہنَّم میں پہنچانے کے درپے ہیں۔'' پوچھا، وہ **کمزور بُزرگ** کون تھے؟ کہا، ''وہ آپ کی

نیکیاں تھیں چُونکہ آپ نیک عمل بہُت کم کرتے ہیں لہٰذا وہ بے حد کمزور ہیں اور آپ کی بُرائیوں کا مقابلہ کرنے سے قاصِر۔'' میں نے پوچھا، تم یہاں پہاڑ پر کیا کرتی ہو؟ کہا، ''مسلمانوں کے فوت شُدہ بچّے یہیں مُقیم ہو کر قیامت کا انتظار کرتے ہیں، ہمیں اپنے والِدَین کا انتظار ہے کہ وہ آئیں تو ہم ان کی شَفاعت کریں۔'' پھر میری آنکھ کُھل گئی، میں اس خواب سے سَہم گیا تھا، الحمدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ میں نے اپنے تمام گناہوں سے رو رو کر توبہ کی۔ (روض الرياحين ص٩١ المطبعة الميمنية مصر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، جن میں ایک مَدَنی پھول یہ بھی ہے کہ جس کا نابالغ بچّہ فوت ہو جاتا ہے وہ نُقصان میں نہیں بلکہ فائدے میں رَہتا ہے۔ جیسا کہ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار کی فوت شدہ مَدَنی مُنّی خواب میں ان کی ہِدایت کا باعِث بنی اور شراب نوشی اور گناہوں کی کثرت والے کو اُٹھا کر آسمانِ ولایت کا دَرَخشندہ ستارہ بنا دیا! اس حِکایت میں دل پر چوٹ لگانے والی جس آیتِ قرآنی کا تذکرہ ہے۔ **خزائنُ العِرفان** میں اس کا شانِ نُزول یہ ہے، ''اُمُّ المومنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مَروی ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دولت سرائے اقدس

سے باہَر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا، تم **ہنس** رہے ہو! ابھی تک تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازِل ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کیا، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وَسلَّم اِس ہنسی کا کفّارہ کیا ہے؟ فرمایا، اتنا ہی **رونا**''۔

(تفسیر خزائنُ العِرفان پ۲۷ الحدید زیرِ آیت ۱۶)

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے نَدامت سے

بانسری سے آیت کی آواز گونج اُٹھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی یہ آیتِ کریمہ نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہے۔ اِس آیتِ مبارَکہ کو سن کر نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقِلاب آگیا۔ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ بن مبارَک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میرا عُنفُوانِ شباب تھا، اپنے دوستوں کے ہمراہ سَیر وتفریح کرتے ہوئے ایک باغ میں پہنچا، مجھے بانسری بجانے کا بُہت شوق تھا، رات جُوں ہی بانسری بجانے کیلئے اُٹھائی، بانسری میں سے آیتِ کریمہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ الخ گُونج اُٹھی! میرا دل چوٹ کھا گیا، میں نے بانسری کو زمین پر دے مارا اور گناہوں سے سچّے دل سے

توبہ کی اور عہد کیا کہ کوئی ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا جو مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے دُور کردے۔(شُعَبُ الایمان رقم الحدیث ۷۳۱۷ ج۵ ص۴٦۸ دار الکتب العلمیة بیروت)

حکایت دیکھا آپ نے ! یہ آیتِ کریمہ حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ بن مبارک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت کا ذَرِیعہ بن گئی اور آپ وِلایت کے بُہت بڑے مَنصب پر فائز ہوگئے۔ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ ایک نابینا ملا، آپ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیہ نے فرمایا، کہو کیا حاجت ہے؟ اُس نے عرض کی، آنکھیں درکار ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی وقت دعاء کیلئے ہاتھ اُٹھادیئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے اس نابینا کی آنکھوں کو روشن کردیا۔**

(تذکرۃُ الاولیاء ج۱ ص۱٦۷ انتشارات گنجینہ تہران)

صَلُّوا عَلَی الحَبیب!　　صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

حکایت حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **سیِّدُنا فضیل بن عیاض** رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیہ کے نیک بندہ بننے کا سبب بھی یہی آیت بنی۔آپ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیہ اپنے دور کے مشہور ڈاکو تھے۔کسی عورت کے عشق میں گرِفتار ہوگئے، وہ بھی بدکاری کیلئے آمادہ ہوگئی، جب مقرَّرہ وقت پر تشریف لے گئے تو کہیں سے اِسی آیت اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ الخ کی تلاوت کی آواز آرہی تھی، دل کی دنیا زَیر

وزَبر ہوگئی، روتے ہوئے پلٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی۔ نیکیوں میں دل لگایا۔ مکّۂ مکرّمہ میں عرصۂ دراز تک عبادت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول اولیاء میں شامِل ہوئے۔

(روحُ البیان ج۹ ص ۳۶۵ طبعة دار احیاء التراث العربی بیروت)

بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلسلۂ عالیۂ چشتیہ کے عظیم پیشوا ''حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عیاض** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کسی نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس دن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **علی بن فضیل** رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالٰی نے جو کہ خود بھی وِلایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے نے وفات پائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ مسکرانے لگے۔ لوگوں نے عرض کی، یہ کون سا خوشی کا موقع ہے جو آپ مسکرا رہے ہیں! فرمایا، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔ رب عَزَّ وَجَل کی پسند اپنی پسند''۔ (مُلَخَّصاً تذکرۃ الاولیاء ج۱ ص۸۶ انتشارات گنجینہ تھران)

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی
میں سُکھ نوں چُلھے پاواں

کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! کیا آپ واقِعی نیک بننا چاہتے ہیں؟ تو پھر اِس کیلئے آپ کو تھوڑی بہُت کوشِش کرنی پڑے گی۔ الحمدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے اسلامی بھائیوں کیلئے 72 اور اسلامی بہنوں کیلئے 63 **مَدَنی اِنْعامات** مُرتَّب کئے ہیں، جو آپ کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً مل سکتے ہیں۔ ان کو ٹھنڈے دل سے پڑھئے۔ یہ **مَدَنی اِنْعامات** سُوالات کی صورت میں ہیں، میری دُعا ہے کہ جو کوئی اِخلاص کے ساتھ ان پر عمل کرے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اُسکو جنّتُ الْفِردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عطا فرمائے۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

پہلا مَدَنی انعام

ان 72 مَدَنی اِنْعامات میں اسلامی بھائیوں کیلئے **پہلا مَدَنی اِنْعام** یہ ہے، "کیا آپ روزانہ پانچوں نمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرتے ہیں؟" میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرْف اِس ایک مَدَنی اِنْعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بیڑا پار ہو جائے۔ نَماز کے فضائل سے کون واقِف نہیں؟

تمام صغیرہ گناہ مُعاف

سرکارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، جو دو رَکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو (یعنی غلطی) نہ کرے تو جو پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرما دیتا ہے۔ (یہاں گناہِ صغیرہ مراد ہیں)۔

(مسند امام احمد رقم الحدیث ۲۱۷۴۹ ج۸ ص ۱۶۲ دار الفکر بیروت)

جماعت کی فضیلت

دیکھا آپ نے! دو رَکعت کی جب یہ فضیلت ہے تو پانچوں نمازوں کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہونگی! اس ''مَدَنی انعام'' میں نمازیں با جماعت ادا کرنی ہیں، ''اور جماعت کی فضیلت کے تو کیا کہنے مسلم شریف میں سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''نمازِ با جماعت تنہا پڑھنے سے 27 دَرَجے بڑھ کر ہے۔''

(مسلم شریف جلد اوّل صفحہ نمبر ۲۳۱)

تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت

مزید اس ''مَدَنی انعام'' میں تکبیرِ اُولیٰ کا بھی ذِکر ہے۔ اس کی بھی فضیلت سنئے اور جھومئے ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے، سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''جو مسجد میں با جماعت 40

راتیں نمازِ عشاء اِس طرح پڑھے کہ پہلی رَکْعَت فَوت نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جہنّم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابنِ ماجہ رقم الحدیث ۷۹۸ ج ۱ ص ۴۳۷ طبعۃ دار المعرفۃ بیروت) سُبحٰنَ اللّٰہ چالیس دن جب عشاء کی نمازِ باجماعت مع تکبیرِ اولیٰ ادا کرنے کی یہ فضیلت ہے تو زندہ رَہ جانے کی صورت میں برسہا برس تک پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا کیا مقام ہوگا!

نَماز میں حج کا ثواب

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، ''جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نَماز کے لیے نکلا اُس کا ثواب ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحرِم (احرام باندھنے والے) کا۔''

(ابو داود شریف رقم الحدیث ۵۵۸ ج ۱ ص ۲۳۱ دار احیاء التراث العربی بیروت)

دن میں پانچ مرتبہ غُسل کی مِثال

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر ایک نَہَر ہو جس میں وہ ہر روز ۵ بار غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رَہ جائے گا؟'' لوگوں نے عرض کی

، ''اس کے میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا'' آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''پانچوں نمازوں کی ایسی ہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔'' (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۵ طبعة افغانستان)

جنّتی ضیافت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ''مَدَنی انعام'' کی رُو سے نمازیں بھی مسجِد ہی میں ادا کرنی ہیں اور مسجد کو جانا سُبحٰن اللّٰہ ! حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو صُبح یا شام کو مسجِد میں آئے، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنّت میں ایک ضِیافت تیار فرمائے گا۔'' (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۵ طبعة افغانستان)

پہلی صَف

پہلی صَف بھی اِس ''مَدَنی انعام'' میں موجود ہے۔ سرکارِ مکّۃُ المکرّمہ، سردارِ مدینۃُ المنوّرہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، ''لوگ اگر جانتے کہ اذان اور **پہلی صَف** میں کیا ہے تو بغیر قُرعہ ڈالے نہ پاتے لہٰذا اِس کیلئے قُرعہ اندازی کرتے''۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۲ طبعة افغانستان) **ایک اور رِوایت میں ہے،** رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے،

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے فِرِشتے **پہلی صَف** پر دُرُود (یعنی رَحمت) بھیجتے ہیں، صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اور دُوسری صَف پر؟ فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں **پہلی صَف** پر، صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے پھر عرض کی، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم اور دُوسری پر بھی؟ فرمایا، ''دُوسری'' پر بھی۔ مزید ارشاد فرمایا صَفوں کو برابر کرو اور کندھوں کو مُقابِل (یعنی ایک سیدھ میں) کرو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نَرم ہو جاؤ اور کُشادَگیوں (یعنی صَف کی خالی جگہوں) کو بند کرو کہ شیطٰن بھیڑ کے بچّے کی طرح تمھارے بیچ میں داخِل ہو جاتا ہے۔

(مُسْنَدِ امام احمد رقم الحدیث ۲۲۳۲۶ ج۸ ص۲۹۶ طبعة دار الفکر بیروت)

کون سا عمل زِیادہ افضل؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے آپ میں سے کسی کو میرے ''مَدَنی اِنعامات'' مشکِل معلوم ہوں مگر ہمّت نہ ہاریں۔ حدیثِ پاک میں ہے، اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اَحْمَزُھا یعنی ''افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زِیادہ ہو۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں، ''دنیا میں جو عمل جتنا دُشوار ہوگا بروزِ قِیامت میزانِ عمل میں وہ اُتنا ہی زِیادہ وَزْن دار ہوگا'' (تذکرۃ الاولیاء ج۱ ص۹۵ انتشارات گنجینہ تہران) جب آپ عمل شُروع کردیں گے تو وہ آپ

کیلئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسان ہوجائے گا۔ غالِباً آپ کو تجرِبہ ہوگا کہ **سخت سردی** کے وَقت وُضو کیلئے بیٹھتے ہیں تو شُروع میں سردی سے دانت بجتے ہیں پھر ہِمّت کر کے جب وُضو شُروع کر دیتے ہیں تو ابتِداءً ٹھنڈک زِیادہ محسوس ہوتی ہے اور پھر بتَدرِیج کم ہوجاتی ہے۔ ہر مشکِل کام کا یِہی اُصول ہے۔ مَثَلاً کسی کو کوئی **مُہلِک بیماری** لگ جائے تو وہ بے چین ہوجاتا ہے پھر رَفتہ رَفتہ جب عادی ہوجاتا ہے تو قوّتِ برداشت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ **ایک** اسلامی بھائی **عِرقُ النِّساء** کے مَرَض میں مبتلا ہوگئے یہ مرض عُموماً پاؤں کے ٹخنے سے لیکر ران کے اوپر کے جوڑ تک ہوتا ہے اور مہینوں اور بعضوں کو برسوں تک نہیں جاتا۔ وہ تشویش میں پڑ گئے تھے۔ میں نے عرض کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر کریگا۔ گھبرائیں نہیں جب آپ عادی ہوجائیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برداشْت کرنا آسان ہوجائے گا۔ کچھ عرصے کے بعد ملے تو میرے اِستِفسار پر بتایا کہ درد تو وُہی ہے مگر آپ کے کہنے کے مطابِق میں عادی ہوچکا ہوں اس لئے کام چل جاتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی انعامات تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بنانے اور ہماری دنیا و آخِرت کی بہتری کیلئے ہیں۔ یقیناً شیطان آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے کام کرنے میں رُکاوٹ پر رُکاوٹ کھڑی کریگا۔ آپ ہِمّت مت ہاریئے گا شیطان و نفس کو چاہے

کتنا ہی ناگوار گزرے آپ کو ان ''مَدَنی انعامات'' پر عمل کرنا ہی چاہیے۔

سرورِ دیں ! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائینگے

مَدَنی کام بڑھانے کا نسخہ

اگر دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران خُصُوصی توجُّہ فرما کر اس مَدَنی کام کا بیڑا اُٹھالیں تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سنّتوں اور اچّھے عملوں کی **بہار** آجائے گی۔ اگر آپ سب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر **بَصَمِیمِ قلب** ان **مَدَنی انعامات** کو قَبول فرما کر اس پر عمل کرنا شُروع کر دیا تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جیتے جی اور وہ بھی جلد ہی اس کی بَرَکتیں دیکھ لیں گے، آپ کو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُکونِ قلب نصیب ہوگا، باطِن کی صَفائی ہوگی۔ خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے سَوتے (یعنی چشمے) آپکے دل سے پُھوٹیں گے۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چُونکہ ''مَدَنی انعامات'' پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کا ذَرِیعہ ہے۔ لہٰذا شیطان آپ کو بہُت سُستی دلائے گا۔ طرح طرح کے حِیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دل نہیں لگ پائے گا، مگر آپ ہمّت مت ہاریئے گا۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دل بھی لگ ہی جائیگا۔

اے رِضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

عمل کرنے والوں کی تین اَقسام

کیمیائے سعادت میں حُجّۃُ الْاسلام امام محمد غزالی علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں، ''حضرت سیِّدُنا ابوعُثمان مَغرِبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اُن کے مُرید نے عرض کی، یاسیِّدی! کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کی رَغبت کے بِغیر بھی میری زَبان سے ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ جاری رہتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا، ''یہ بھی تو مقامِ شکر ہے کہ تمھارے ایک عُضْو (یعنی زَبان) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِکْر کی توفیق بخشی ہے'' ۔ جس کا دل ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نہیں لگتا اُس کو بعض اَوقات شیطان وَسوسہ ڈالتا ہے کہ جب تیرا دل ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نہیں لگتا تو خاموش ہوجا کہ ایسا ذِکْر کرنا بے اَدَبی ہے۔ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، اِس وَسوسے کا جواب دینے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ **ایک قسم** ان لوگوں کی ہے جو ایسے موقع پر شیطان سے کہتے ہیں، ''خوب توجُّہ دِلائی اب میں تجھے زِچ (یعنی بیزار) کرنے کیلئے دل کو بھی حاضِر کرتا ہوں'' اسطرح شیطان کے زخموں پر نمک پاشی ہوجاتی ہے۔

دوسرے وہ اَحمق ہیں جو شیطان سے کہتے ہیں، ''تُو نے ٹھیک کہا جب دل ہی حاضِر نہیں تو زَبان ہِلائے جانے سے کیا فائدہ!'' اور وہ ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ ہم نے عَقلمندی کا کام کیا، حالانکہ انہوں نے شیطان کو اپنا ہمدرد سمجھ کر دھوکا کھالیا ہے۔ **تیسرے** وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اگرچِہ ہم دل کو حاضِر نہیں کر سکے مگر پھر بھی زَبان کو ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ میں مصروف رکھنا خاموش رَہنے سے بہتر ہے، اگرچِہ دل لگا کر ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ کرنا اِس طرح کے ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کہیں بہتر ہے۔

(کیمیائے سعادت ج۲ ص۷۷۱ انتشارات گنجینہ تہران)

توبہ کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دل نہ لگے تب بھی عمل کو جاری رکھنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ بہر حال **نیک بننے کا نسخہ** حاضِر کیا ہے، اِس کے مطابِق عمل کرتے جائیے۔ کبھی نہ کبھی تو اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ منزِل پا ہی لیں گے۔ ایک مَدَنی انعام میں روزانہ دُو۲ رَکعت نمازِ توبہ ادا کر کے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نسخہ ہے۔ جب کبھی گُناہ سَرزَد ہو جائے اُسی وقت توبہ کر لینی چاہیے۔ توبہ کی ایک فضیلت سنئے اور جُھومئے! رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم

صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے:۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَہٗ۔ یعنی، گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے۔

(ابنِ ماجه رقم الحديث ٤٢٥٠ ج٤ص ٤٩١ طبعة دار المعرفة بيروت)

نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیئے، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں اوّل تا آخر شرکت فرمائیے، ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زِندَگی میں کم از کم ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ماہ میں یکمُشت کم از کم ۳۰ دن نیز ہر 30 دن میں کم از کم 3 دن سُنّتوں کی تربیَت کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلہ** میں ضَرور سفر کرے۔

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰحضرت امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، روزۂ جُمُعہ یعنی جب اس کے ساتھ پَنجشنبہ (یعنی جُمعرات کا) یاشَنبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہوا، **دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔**

(فتاوٰی رضویہ جدید ج ۱۰ ص ۶۵۳)

دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر

رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جنّت میں ایک کوڑے (یعنی چابک) جتنی جگہ دُنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری ج۲ ص۳۹۲ حدیث ۳۲۵۰) شیخِ مُحقِق، مُحقِّق علَی الِاطلاق، خاتمُ المُحدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: جنّت کی تھوڑی سی جگہ دُنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ کوڑے یعنی چابک کا ذکر اس عادت کے مطابق ہے کہ سُوار جب کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا چابک پھینک دیتا ہے تا کہ اس کی نشانی رہے اور دوسرا کوئی شخص وہاں نہ اُترے۔ (اشعۃ اللمعات ج۴ ص۳۳۴ کوئٹہ)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کوڑے (یعنی چابک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقعی جنّت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط (یعنی ملی ہوئیں)، (اور) وہاں کی نعمتیں خالص، پھر دنیا کی نعمتیں (جبکہ) ادنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص۴۴۷)

مُردے کے صدمے

اس رسالے میں۔۔۔

ورق اُلٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شاید نَفْس رُکاوٹ ڈالے مگر آپ یہ رسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخرت کا بھلا کیجئے۔

پھوڑے کا آپریشن

آفتابِ شَریعت وطریقت، شَہزادۂ اعلیٰحضرت، حُجَّۃُ الْاسلام حضرت مولٰینا حامد رضا خان علیہ رَحْمَۃُ الْحَنّان بہُت بڑے عالِمِ عُلومِ اسلام، پروانۂ شَمعِ بزمِ شاہِ اَنام صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم، جاں نثارِ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان، مُحِبِّ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی اور عاشقِ دُرودوسلام[1]

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (سندھ) یکم محرم الحرام ۱۴۲۵ھ بروز اتوار (20,21,22 فروری 2004) صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

تھے۔ جب بھی علمی وتدریسی اوقات سے فرصت پاتے ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسمِ اقدس پر پھوڑا ہو گیا تھا جس کا آپریشن ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو منع فرمادیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دُرُود و سلام کے وِرد میں مشغول ہو گئے، عالَمِ ہوش وحَواس میں دو۲ تین۳ گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرُود شریف کی بَرَکت سے کسی قسم کی تکلیف کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اظہار نہ ہونے دیا! (تذکرۂ مشائخِ قادریہ رضویہ ص ۴۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر پر مٹّی ڈالنے والے کی مغفِرت ہو گئی

ایک شخص کو اِنتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، میرے اَعمال تولے گئے، گناھوں کا وَزن بڑھ گیا، پھر ایک تھیلی میری نیکیوں

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کے پلڑے میں ڈالی گئی جس سے الحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور میری بخشش ہو گئی۔ جب اُس تھیلی کو کھولا گیا تو اُس میں وہ مٹّی تھی جو میں نے ایک مسلمان کی تدفین کے وَقت اُس کی قَبْر پر ڈالی تھی۔

(مرقاۃُ المفاتیح ج ٤ ص ١٨٩ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الحبیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی نے سچ کہا ہے،

رَحْمتِ حق عزوجل "بہا" نہ می جوید
رَحْمتِ حق عزوجل "بہانہ" می جوید

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت قیمت نہیں، بہانہ تلاش کرتی ہے۔)

قبْر پر مٹّی ڈالنے کا طریقہ

مسلمان کی قَبْر پر مٹّی ڈالنا مُستَحَب ہے، اُس کا طریقہ بھی سماعت فرما لیجئے، قَبْر کے سر ہانے کی طرف سے دونوں[2] ہاتھ سے مٹّی اُٹھا کر تین[3] مرتبہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

ڈالئے، پہلی بار ڈالتے وقت کہئے مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ [۱] دوسری بار وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ [۲] تیسری بار کہئے وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى [۳] اب باقی مٹّی پھاؤڑے وغیرہ سے ڈال دی جائے۔

قبر کی حاضری پر گِریہ وزاری

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کی قَبْر پر تشریف لاتے تو اِس قَدَر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ عَرض کی گئی، جنّت و دوزخ کا تذکِرہ کرتے وَقت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر بہُت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا، میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنا ہے، "قَبْر آخرت کی سب سے پہلی منزِل ہے، اگر صاحِبِ قَبْر نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اِس سے آسان ہے اور اگر اس

---

[۱] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [۲] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔
[۳] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

سے نجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سخت ہے۔

(سُنَنُ ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٥٠٠ حدیث ٤٢٦٧ دار المعرفۃ بیروت)

خوفِ عُثمانی

اللہ! اللہ! ذُوالنُّورَین، جامعُ القرآن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوفِ خدائے رحمٰن عزوجل! ان کا لقب اِس لئے ذُوالنُّورَین تھا کہ ان کے نِکاح میں رَحمتِ کونَین، صاحِبِ قابَ قوسَین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یکے بعد دیگرے دو شہزادیاں تھیں، انہیں دُنیا ہی میں **قطعی جنّتی** ہونے کی بِشارت مل چکی تھی اور ان سے معصوم فِرِشتے **حیا** کرتے تھے۔ اس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے، **خوفِ خدا** عزوجل کے غَلَبہ کے موقع پر ایک بار ارشاد فرمایا، "**اگر مجھے** جنّت و جہنّم کے درمیان لایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان دونوں میں سے کس میں جاؤں

گا تو میں وَہیں **راکھ** ہو جانا پسند کروں۔'' (حلیۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۹۹ دار الکتب العلمیہ)

کاش میری ماں ھی مجھے نہ جنتی

افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمارے دلوں پر گناھوں کی تہیں جَم چکی ہیں، حالانکہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ موت آکر رہے گی، عین ممکن ہے آج ہی آجائے اور ہم قَبْر میں اُتار دیئے جائیں، یہ بھی جانتے ہیں کہ رات کو بجلی فیل ہو جائے تو دل گھبراتا اور اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اس کے باوُجود قَبْر کے ہولناک اندھیرے کا کوئی اِحساس نہیں۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **عمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطعی جنّتی ہونے کے باوُجود **خوفِ خداوندی** عزّوجلّ سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے تھے۔ ایک بار غلبۂ خوف کے وقت آپ نے تنکا ہاتھ میں لیکر فرمایا، کاش! میں یہ تنکا ہوتا، کبھی کہا، کاش! مجھے پیدا ہی نہ کیا جاتا، کبھی کہتے، **کاش! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی۔** (احیاءُ العلوم ج ٤ ص ١٥٦ دار الفکر بیروت)

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا　　قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا

گلشنِ مدینہ کا کاش ہوتا میں ذرّہ　　یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا

آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو جنا نہ ہوتا

دُنیوی چیزوں کا صدمہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم صدموں سے بھر پور موت کی تیاری سے یکسر غافِل ہیں۔ دنیا کی ہر وہ چیز جس سے زندگی میں آدمی کو مَحَبَّت ہوتی ہے مرنے کے بعد اُس کی یاد تڑپاتی ہے اور یہ **صدمہ** مُردہ کیلئے نا قابلِ برداشت ہوتا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ جب کسی کا پھول جیسا اِکلوتا بچّہ گُم ہو جائے تو وہ کس قَدَر پریشان ہوتا ہے اور اگر ساتھ ہی اُس کا کاروبار وغیرہ بھی تباہ ہو جائے تو اُس کے صدمے کا کیا عالَم ہو گا! نیز اگر وہ افسر بھی ہو اور مصیبت بالائے مصیبت اُس کا وہ عہدہ بھی جاتا رہے تو

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اُس پر جو کچھ صدمے کے پہاڑ ٹوٹیں گے اس کو وُہی سمجھے گا۔ اب چُونکہ آدمی کے مرجانے کے باوُجود اُس کی **عقل** سلامت رَہتی ہے، لٰھذا اُس کو والِدَین، بیوی بچّوں، بھائی بہنوں، اور دوستوں کا فِراق نیز گاڑی، لباس، مکان، دکان، فیکٹری، عمدہ پلنگ، فرنیچر، کھیل کود کا سامان، کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ، خون پسینے کی کمائی، عُہدہ وغیرہ **ہر ہر چیز کی جُدائی کا صدمہ ہوتا ہے**۔ اور جو جتنا زِیادہ راحتوں میں زندگی گزارتا ہے مرنے کے بعد اُن آسائشوں کے چھوٹنے کا صدمہ بھی اُتنا ہی زِیادہ ہوگا۔ جس کے پاس مال ودولت کم ہو اُس کو اُس کے چُھوٹنے کا غم بھی کم اور جس کے پاس زِیادہ ہو اُس کو چھوٹنے کا غم بھی زِیادہ۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، "یہ انکشاف جان نکلتے ہی تدفین سے پہلے ہو جاتا ہے اور وہ فانی دنیا کی جن جن نعمتوں پر مُطمَئِن تھا اُن کی جُدائی کی آگ اُس کے اندر شُعلہ زَن ہوتی ہے۔"

(اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٤٢٠ دار الفکر بیروت)

مومن کی قبر سبزہ زار

جس مسلمان نے صِرف حسبِ ضَرورت دنیا کی چیزوں پر اِکتِفا کیا وہ ہلکا پُھلکا ہوتا ہے، موت اُس کے لئے وِصالِ محبوب کا پیام لاتی ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہوتے ہیں، وجنھوں نے دنیا کے مال واَسباب سے دل نہیں لگایا ہوتا انہیں مال چُھوٹنے کا صدمہ بھی نہیں ہوتا۔ اور قَبر میں اُن کے خوب مزے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ نور بار ہے، ''مومن اپنی قَبر میں ستّر ہاتھ کے **سبزہ زار** میں پھرتا رَہتا ہے اور اُس کی قَبر چودھویں کے چاند کی طرح ہوتی ہے۔''

(مسند ابی یعلیٰ ج ۵ ص ۸۰۵ حدیث ۶۶۱۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

قابلِ رَشک کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مَسرُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **مجھے** کسی پر اِس قَدَر رشک نہیں آتا جس قَدَر قَبر میں جانے والے اُس مومن پر رشک آتا ہے جو دنیا

کی مشقّت سے راحت پا گیا اور عذاب سے **محفوظ** رہا۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج٤ ص٤٢١ دارالفکر بیروت)

کیا حال ہو گا!

حضرت سیِّدُنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **نبیِّ اکرم**، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے **امیرُ المؤمنین** حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، **اے عمر!** جب آپ کا انتقال ہو گا تو کیا حال ہو گا! آپ کی قوم آپ کو لے جائے گی اور آپ کے لئے تین[3] گز لمبی اور ڈیڑھ[1½] گز چوڑی قبر تیار کریں گے، پھر واپس آ کر آپ کو غسل دیں گے اور کفن پہنائیں گے اور پھر خوشبو لگا کر آپ کو اُٹھائیں گے حتّٰی کہ آپ کو قبر میں رکھ دیں گے پھر آپ (کی قبر) پر مٹّی برابر کر دیں گے اور آپ کو دفن کر دیں گے اور جب وہ واپس لوٹیں گے تو آپ کے پاس امتحان لینے والے دو[2] فرشتے **منکر و نکیر** آئیں گے، ان کی آواز بجلی کی کڑک جیسی اور ان کی آنکھیں اُچکنے والی بجلی کی طرح ہوں گی وہ اپنے

بالوں کو گھسیٹتے ہوئے آئیں گے اور اپنے دانتوں سے **قَبْر** کو کھود کر آپکو جھنجھوڑ دیں گے۔ اے عُمر! اُس وقت کیا کیفیَّت ہوگی؟ حضرتِ عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، کیا اُس وقت میری **عَقْل** آج کیطرح میرے ساتھ ہوگی؟ فرمایا، ''ہاں۔'' عرض کی، پھر ان شاءَ اللہ عزّوجلّ میں ان کو کافی ہوں گا۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج ١٤ ص ٢٦٢ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میِّت کی عَقْل سلامت رہتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی یہ حدیثِ پاک نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں، موت کی وجہ سے **عَقْل** میں کوئی تبدیلی نہیں آتی صِرف بدن اور اَعضاء میں تبدیلی آتی ہے۔ لھٰذا مُردہ اُسی طرح عَقْلمند، سمجھدار اور تکالیف ولذّات کو جاننے والا ہوتا ہے، عَقْل باطِنی شے ہے اور نظر نہیں آتی۔ انسان کا جسم اگرچہ گل سڑ کر بکھر جائے پھر بھی **عَقْل** سلامت رَہتی ہے۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٤٢٧ دار الفکر بیروت)

تشویش۔۔۔تشویش۔۔۔۔تشویش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عزوجل کی قسم! تشویش، تشویش اور سخت تشویش خوف، خوف اور سخت ترین خوف کا مُعامَلہ ہے، جانور کی تو مرتے ہی قوّتِ مَحسُوسہ خَتم ہو جاتی ہے مگر انسان کی عقل اور محسوس کرنے کی طاقت جُوں کی تُوں باقی رَہتی بلکہ دیکھنے اور سُننے کی قوّت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے! اگر ہماری بداعمالیوں کے سبب اللہ تبارَكَ وَتَعالیٰ ہم سے ناراض ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا! **ذرا سوچو تو سہی! اگر ہمیں خوبصورت اور آسائشوں سے بھرپور کوٹھی میں تنہا قید کر دیا جائے تب بھی گھبرا جائیں!** اور ہم میں سے شاید قبرِستان میں تو کوئی بھی اکیلا ایک رات گزارنے کی جِسارت نہ کر سکے! آہ! اُس وقت کیا ہو گا جب مَنوں مِٹّی تلے ہمیں اکیلا چھوڑ کر ہمارے اَحباب پلٹ جائیں گے، جسم اگرچِہ ساکِن ہو گا، مگر عُقُل سلامت ہو گی، لوگوں

کو جاتا دیکھ رہے ہوں گے، ان کے قدموں کی چاپ سن رہے ہوں گے، منوں مٹی تلے دبے پڑے ہوں گے، آہ! آہ! بے نمازیوں، ماہِ رَمَضان کے روزے بلا عذرِ شرعی نہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے سے کترانے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، ماں باپ کوستانے والوں، مسلمانوں کی بلااجازتِ شَرعی دل آزاریاں کرنے والوں، چوریاں ڈکیتیاں کرنے والوں، لوگوں کو دھمکی آمیز چِٹھیاں بھیج کر رقموں کا مطالبہ کرنے والوں، جیب کتروں، لوگوں کی زمینیں دبا لینے والوں، بے بس ہاریوں کا خون چوسنے والوں، اِقتِدار کے نشے میں بدمست ہو کر ظلم وستم کی آندھیاں چلانے والوں، اپنی صحت و دولت کے نشے میں بدمست ہو کر گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو ہوسکتا ہے اِس ظاہری زندگی میں کوئی قبر میں بند نہ کر سکے تاہَم عنقریب یعنی چند سال، چند ماہ، چند دن بلکہ عین ممکن ہے چند گھنٹوں کے بعد موت آ سنبھالے اور

ان کو قبر میں اکیلا بند کر دیا جائے! حضرتِ سیِّدُنا بُکر عابِد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی ماں سے کہتے ہیں، ''پیاری ماں! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ میرے حق میں بانجھ (یعنی بے اولاد) ہوتیں۔ آہ! اب تو میں پیدا ہو ہی گیا ہوں تو سن لیجئے کہ آپ کے بیٹے کو طویل عرصہ قبر میں بند رَہنا پڑے گا اور پھر وہاں سے نکلنے کے بعد میدانِ مَحشر کی طرف کُوچ کرنا ہوگا۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ٤١٣ دارالفکر بیروت)

گناہ سے بچنے کا ایک نسخہ

ہائے! ہائے! مرنے کے بعد کیسی بے کسی ہوگی! کس قَدَر بے بَسی ہوگی! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی اِصلاح چاہتے ہیں تو گناہ کرنے کو جب جی چاہے اُس وقت یہ نسخہ استعمال کیجئے یعنی یہ سوچنے کی عادت ڈالئے کہ **یقینی موت جو کہ آج بھی آسکتی ہے اور مرنے کے بعد مجھے گُھپ اندھیری اور مختصر سی قَبر میں اُتار کر بند کر دیا جائے گا، میں اگرچہ**

بظاہر ہِل بھی نہیں سکوں گا مگر سب کچھ سمجھ میں آرہا ہوگا! ہائے! اُس وقت مجھ پر کیا گزر رہی ہوگی! میرے بچّوں اور جگری دوستوں کو یہ معلوم ہونے کے باوُجود کہ مجھے سب کچھ نظر آرہا ہے پھر بھی اکیلا چھوڑ کر سارے ہی مجھے بیٹھ دیکر چل پڑیں گے، ہائے! ہائے! میری نافرمانیاں! اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا تو میرا کیا بنے گا! حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین السُّیُوطِی الشّافِعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شَرْحُ الصُّدور میں نَقْل کرتے ہیں،

قَبْر کی ڈانٹ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جب مُردے کے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور قبر سے پہلے کوئی اُس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، **قبر کہتی ہے،** کہ اے آدمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولنا کی

اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیاری کی؟

(شرحُ الصُّدُور ص ۱۱۸۔۱۱۹ دارالمعرفۃ)

بھاگ نہیں سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی اُس وقت جبکہ قبر میں تنہا رہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہوگی، نہ کہیں جا سکتے ہوں گے نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اُس وقت قبر کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی! قبر میں نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے راحتیں اور بے نَمازیوں، اور غیر شَرعی فیشن کرنے والوں کیلئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی، چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین السُّیُوطِی الشّافِعی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں،

فرماں بردار پر رَحمت

حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، قبر مُردے

سے کہتی ہے کہ اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تھا تو آج میں تجھ پر رَحمت کروں گی اور اگر نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں ، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اور اطاعت گزار ہوکر داخِل ہوا وہ مجھ سے خوش ہوکر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال ہوکر نکلے گا۔

(شَرحُ الصُّدُور ص ۱۱۸۔۱۱۹ دار المعرفة بیروت)

سب سے ہولناک منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قبر کا اندرونی مُعامَلہ انتہائی تشویش ناک ہے کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ اللہ کے محبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **قبر کا منظر سب مناظِر سے زِیادہ ہولناک ہے۔** (سُنَنِ ترمذی ج ٤ ص ١٣٨ حدیث ٢٣١٥ دار الفکر بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آقا کی اشکباری

ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کا عالَم مُلاحظہ ہو۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ہمراہ ایک **جنازہ** میں شریک تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم قَبْر کے کَنارے پر بیٹھے اور **اتنا روئے کہ مٹّی بھیگ گئی**۔ پھر فرمایا، "اے بھائیو! اِس کے لئے تیّاری کرو۔" (سنن ابن ماجه ج ٤ ص ٤٦٦ حديث ٤١٩٥ دار المعرفة بيروت)

قبر کا پیٹ

حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ جب قبرِستان سے گزرتے تو فرماتے، اے قبرو! تمہارا ظاہر تو بہُت اچھا ہے **لیکن مصیبت تمہارے پیٹ میں** ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج٤ ص ٤١٣ دارالفکر بیروت)

ھائے موت!

حضرت سیِّدُنا عَطاء سُلَمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب

رات ہوتی تو قبرِستان کی طرف نکل جاتے اور فرماتے، اے اہلِ قُبور! تم مر گئے **ہائے موت!** تم نے اپنے عمل دیکھے ہائے رے عمل! پھر فرماتے، ہائے! ہائے! کل عَطا بھی قبرِستان میں ہوگا، ہائے! کل عطا بھی قبرِستان میں ہوگا۔ اِسی طرح روتے دھوتے ساری رات گزار دیتے۔ (اِحْیاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ٤١٣ دارالفکر بیروت)

دَفنانے والوں کو مُردہ دیکھتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! گناھوں بھری زندگی گزار کر مرنے والے کیلئے کس قَدَر دردناک معامَلہ ہوگا اور جب قَبْر میں وہ سب کچھ دیکھ، سُن اور سمجھ رہا ہوگا اُس وقت اُس پر کیا گزر رہی ہوگی! اللّٰہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **"مُردہ** کو اِس بات کی پہچان ہوتی ہے کہ اُسے کون غسل دے رہا ہے اور کون اس کو اُٹھاتا ہے نیز اسے قبر میں کون کون اُتارتا ہے۔" (مُسْنَد اِمام اَحْمد حدیث ١٠٩٩٧ ج ٤ ص ٨ دارالفکر بیروت)

بے کسی کا دن

آہ! آہ! آہ! جب قَبْر میں اُتارا جارہا ہوگا اُس وَقْت کیا بیت رہی ہوگی! حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، کیا میں تمہیں اپنی **بے کسی کا دن** نہ بتاؤں؟ یہ وہ دن ہے جب مجھے قَبْر میں تنہا اُتار دیا جائے گا۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج٤ ص٤١٣ دار الفکر بیروت)

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے	افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

پڑوسی مُردوں کی پُکار

منقول ہے، جب مُردے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے اور اُسے عذاب ہوتا ہے تو **پڑوسی مُردے** اسکو پکار کر کہتے ہیں، اے دنیا سے آنے والے! کیا تُو نے ہماری موت سے نصیحت حاصِل نہ کی؟ کیا تُو نے نہ دیکھا کہ ہمارے اعمال کیسے ختم ہوئے؟ اور تجھے تو عمل کرنے کی مُہلَت ملی تھی، لیکن تُو نے وقت ضائع کر دیا۔ قَبْر کا گوشہ گوشہ اسکو پکار کر کہتا ہے، اے زمین پر اِترا کر چلنے والے! تُو نے

مرنے والوں سے عبرت کیوں حاصل نہ کی؟ کیا تو نے نہیں دیکھا تھا کہ تیرے مُردہ رشتہ داروں کو لوگ اُٹھا اُٹھا کر کس طرح قبروں تک لے گئے۔

(شرحُ الصُّدُور ص ۱۲۰ دار المعرفة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی یہ حقیقت ہے کہ ہم سے پہلے مرنے والے ہمارے لئے **خاموش مُبلِّغ** کی حیثیَّت رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اُس کو کسی نے اِس طرح نَظْم کیا ہے ؎

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمھارا رہنما میں ہوں

میرے اَھل و عِیال کہاں ھیں؟

حضرتِ سَیِّدُنا عَطا بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جب مُردے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کا (اچھا یا بُرا) عمل آکر اس کی بائیں ران کو حَرَکت دیکر کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں۔ مُردہ پوچھتا ہے، **میرے**

اہل وعِیال کہاں ہیں؟ اور میری دُنیوی نعمتیں کہاں ہیں؟ تو عمل کہتا ہے کہ یہ سب تیری پیٹھ پیچھے رہ گئے اور سِوائے میرے تیری قبر میں کوئی نہ آیا۔

(شَرْحُ الصُّدُوْر ص ۱۱٦ دارالمعرفة)

ساتھ جگری یار بھی نہ آیگا تُو اکیلا قبر میں رہ جا یگا

مال، دنیا کا یہیں رہ جائیگا ہر عمل اچھا بُرا ساتھ آیگا

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال

کام آیگا نہ پیشِ ذُوالجلال عزوجل

جنّت کا باغ

اللہ کے محبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، قبر یا تو جہنّم کا گڑھا ہے یا جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۴ ص۱۱۸ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، جو شخص قبر کا ذِکر زیادہ کرے وہ اسے جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ پاتا ہے اور جو اس کی یاد سے غافِل ہوتا ہے، وہ اسے جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پاتا ہے۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٤١٣ دارالفکر بیروت)

بے شمار لوگ مغموم ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں قبرِستان میں داخِل ہوا جب وہاں سے نکلنے لگا تو بُلند آواز سے کسی نے کہا، **اے ثابِت!** ان قبر والوں کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھانا ان میں **بے شمار لوگ مغموم ہیں۔**

(اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٤١٣ دارالفکر بیروت)

عارِضی قَبر

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم علیہ رحمۃ الکریم نے اپنے گھر میں ایک قَبر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں کچھ سختی پاتے تو اُس کے اندر لیٹ جاتے

اور جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا اُس میں ٹھہرے رہتے۔ پھر پارہ ۱۸ سورۃُ الْمؤ منون کی آیت ۹۹ اور ۱۰۰ کا یہ حصّہ بار بار تلاوت کرتے :

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ

ترجَمۂ کنزُ الایمان : اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے واپس پھیر دے شاید اب میں بھلائی کماؤں اُس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر اپنے نَفْس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، **اے رَبیع!** اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ (ایضاً)

اَھلِ قُبور کی صُحبت

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَبروں کے پاس بیٹھے تھے، اس سلسلہ میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا، میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا ہوں جو **آخِرت** کی یاد دلاتے ہیں اور جب اُٹھتا ہوں تو میری **غیبت** نہیں کرتے۔ (ایضاً)

میں بھی اِنہیں میں سے ہوں

حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد علیہ رحمۃُ الصّمد رات قبرِستان تشریف لے جاتے اور فرماتے، اے **اَہلِ قُبور!** کیا بات ہے کہ میں پکارتا ہوں لیکن تم جواب نہیں دیتے؟ پھر فرماتے، اللہ عزوجل کی قسم! ان کو جواب دینے میں کوئی رُکاوٹ ہے، آہ! گویا میں بھی انہیں میں سے ہوں۔ پھر طُلوعِ فَجر تک نوافِل پڑھتے رَہتے۔ (اَیضاً)

کیڑے رِینگ رہے ہیں

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار اپنے کسی **رفیق** سے فرمایا، "**بھائی!** موت کی یاد نے میری نیند اُڑادی، میں رات بھر جاگتا رہا اور قبر والے کے بارے میں سوچتا رہا، اے بھائی! اگر تم تین دن بعد **مُردے** کو اس کی قبر میں دیکھو تو ایک طویل عرصہ تک زندگی میں اس کے ساتھ رہے ہونے کے باوُجود تمہیں اُس سے وَحشت ہونے لگے اور اگر تم اس کا گھر یعنی اُس کی قبر کا اندرونی حصّہ دیکھو جس میں **کیڑے رِینگ** رہے اور بدن کو کھا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رہے ہیں، پیپ جاری، سخت بدبو آرہی ہے اور کفن بھی بوسیدہ ہو چکا ہے۔ **ہائے ہائے!** غور تو کرو! یہی **مُردہ** جس وقت زندہ تھا تو خوبصورت تھا، خوشبو بھی اچھی استعمال کیا کرتا تھا، لباس بھی عمدہ پہنا کرتا تھا۔۔۔۔ راوی کہتے ہیں، اتنا کہنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رقت طاری ہوگئی، ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے۔ (اَیضاً)

نَرم نَرم بِستر اور قَبر

حضرت سَیِّدُنا احمد بن حَرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **زمین** کو اس شخص پر **تَعَجُّب** ہوتا ہے جو اپنی خواب گاہ کو دُرُست کرتا اور سونے کے لیے نَرم نَرم بِستر بچھاتا ہے۔ زمین اُس سے کہتی ہے، **اے ابنِ آدم!** تُو میرے اندر طویل عرصہ تک اپنے گلنے سڑنے کو کیوں یاد نہیں کرتا؟ یاد رکھ! میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی! (یعنی تجھے زمین پر بغیر گدیلے ہی کے رکھ دیا جائے گا!) (اَیضاً)

بَیل کی طرح چیختے

حضرتِ سَیِّدُنا یزید رقاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ موت کو کثرت سے یاد رکھنے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

والوں میں سے تھے۔ جب قبروں کو دیکھتے تو قبر کے اندھیرے اور تنہائی کی وَحشت وغیرہ کے خوف سے اِس قدَر بے قرار ہو جاتے کہ **آپ کے مُنہ سے بیل کی طرح چیخوں کی آواز نکلتی۔** (اَیضاً ص ۴۱۳)

قَبْر میں ڈرانے والی چیزیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی قبر کا مُعامَلہ بے خوف ہونے والا نہیں، آج ہم پر **چھپکلی** چڑھ جائے، بلکہ **کَنکھجورا** قریب ہی سے گزر جائے تو بدن پر کپکپی طاری ہو جائے اور منہ سے چیخ نکل جائے، **تو اندھیری قبر میں کیا ہوگا! کہ عقل بالکل سلامت ہوگی بلکہ یوں سمجھنا چاہئے گویا زندہ ہی کسی نے قبر میں گاڑ ڈالا ہے اب نہ جان نکلتی ہے نہ ہی بے ہوشی طاری ہوتی ہے۔** ہائے! ہائے! گناہوں کی وجہ سے اگر خُداو مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ناراض ہو گئے تو قبر کے تنگ گڑھے میں آکر کون بچائے گا، کون تسلّی دیگا۔ آہ! آہ! آہ! اے بِلّی کی میاؤں سن کر گھبرا جانے والو

سنو! حضرتِ علاّمہ جلالُ الدّین السُّیُوطِی الشّافِعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نَقل کرتے ہیں، ''**جب بندہ قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ** عَزَّوَجَلَّ **سے نہ ڈرتا تھا۔**'' (شرحُ الصُّدُور ص ۱۱۶ دار المعرفۃ بیروت)

کر لے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی   قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

گناہوں کی خوفناک شکلیں

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، ''اگر تم نُورِ بصیرت سے اپنے باطِن کو دیکھو تو وہ طرح طرح کے **دَرِندوں** کے گھیرے میں ہے، مَثَلاً غصّہ، شَہوت، کینہ، حسد، تکبُّر، خود پسندی، اور ریاکاری وغیرہ۔ اگر تم گناہوں کے نظر نہ آنے والے ان **دَرِندوں** سے لمحہ بھر کیلئے بھی غافِل ہو کر گناہ کرتے ہو تو یہ دَرِندے تمہیں کاٹتے اور نوچتے ہیں۔ اگرچہ فی الحال تمہیں اِس کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور وہ تمہیں نظر بھی نہیں آرہے مگر مرنے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کے بعد قبر میں پَردہ اُٹھ جائیگا اور تم ان دَرِندوں کو دیکھ لو گے۔ ہاں ہاں تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے کہ گناہوں نے **بچھوؤں** اور **سانپوں** وغیرہ کی شکلوں میں قبر میں تمہیں گھیر رکھا ہے۔ یقین مانو یہ بُری خصلتیں درحقیقت خوفناک دَرِندے ہی ہیں جو اِس وَقت بھی تمھارے پاس موجود ہیں لیکن ان کی **بھیانک شکلیں** تمہیں قبر میں نظر آئیں گی۔ ان دَرِندوں کو اپنی موت سے پہلے ہی مار ڈالو یعنی گناہ چھوڑ دو، اگر نہیں چھوڑتے تو اچھی طرح جان لو کہ وہ گناہوں کے دَرِندے اس وقت بھی تمہارے دل کو کاٹ اور نوچ رہے ہیں۔ اگرچِہ تمہیں فی الحال تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (مُلَخَّصاً اِحْیاءُ الْعُلُوم ج٤ ص١٦١ دار الفکر بیروت)

اگر ایمان برباد ہو گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت غفلت کا دَور، صِرف دُنیوی عُلُوم وفُنُون ہی سیکھنے پر زور اور خوب دولت کماؤ کا ہر طرف شور ہے۔

علمِ دین حاصل کرنے، نمازیں پڑھنے اور سنّتوں پر عمل کرنے کیلئے مسلمان تیار نہیں، چہرہ، لباس، بلکہ تہذیب وتمدُّن سب میں کُفّار کی نقّالی کا ذِہن ہے۔ خدا عزوجل کی قسم! ہر وقت فُضول بک بک اور گناہوں کی کثرت انتہائی تباہ کُن ہے، زِیادہ بولتے چلے جانے سے بسا اوقات زَبان سے **کُفرِیات** بھی نکل جاتے ہیں مگر بولنے والے کو اِس کا شعور نہیں ہوتا، **ایمان کی حفاظت** کا ذِہن بھی اب کم ہی لوگوں کا رہ گیا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے نافرمانیوں کے باعِث اگر ایمان برباد ہو گیا اور کُفر پر خاتمہ ہوا تو واللہ بِاللہ تاللہ سَخْت بربادی ہوگی۔ جو کُفر پر مرے گا اُس کے عذابِ قبر کی ایک جھلک ملاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں:۔

اندھا بہرا چوپایہ

حضرتِ محمد بن مُنکَدِر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی ہے

کہ قبر میں کافِر پر **اندھا اور بہرہ چوپایہ** مُسَلَّط کیا جاتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں اُونٹ کے کوہان جیسے سر والا لوہے کا ایک **ہتھوڑا** ہوتا ہے۔ وہ اس خوفناک ہتھوڑے سے کافِر کو قِیامت تک مارتا اور کُوٹتا رہے گا۔ (اَیضاً ص ٤٦٧)

کاش! وہ شخص میں ہوتا

ہر مسلمان کو ایمان کی حِفاظت کی فِکر کرنی چاہئے اِس کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنائیے تا کہ عاشِقانِ رسول کی اچّھی صُحبت مُیَسَّر آئے، عِلْم حاصِل ہو، زَبان کی اِحتیاط کا جذبہ ملے اور ایمان کی قَدْر ومنزِلت دل میں بڑھے اور دُنیوی مقاصِد جیسے کہ روزی اور نوکَری کے بارے میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ خاتِمہ بالخَیر اور مغفِرت کی دُعائیں کرنے اور کروانے کا بھی ذِہن بنے۔ ہمارے اَسلاف کو بُرے خاتِمے کا بے حد خوف ہوا کرتا ہے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ایک شخْص جہنَّم سے ایک ہزار سال

بعد نکالا جائے گا۔ (پھر فرمایا) ''**کاش! وہ شخص میں ہوتا۔**'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ بات جہنَّم میں ہمیشہ رہنے اور بُرے خاتِمے کے خوف سے فرمائی۔ (اَیضاً ص ۱۶۰)

سہمے سہمے رہنے والے بُزُرگ

ایک رِوایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے۔ راوی کہتے ہیں، میں جب ان کو بیٹھا ہوا دیکھتا تو یوں معلوم ہوتا گویا ایک **قیدی** ہیں جسے گردن اُڑانے کے لیے لایا گیا ہو! اور جب گفتگو فرماتے تو انداز یہ ہوتا گویا **آخِرت** کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بتا رہے ہیں اور جب وہ خاموش ہوتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا ان کی آنکھوں میں **آگ** بھڑک رہی ہے! اِس قَدَر غمگین وخوفزدہ رَہنے کا جب سبب پوچھا گیا تو فرمایا، مجھے اِس بات کا خوف ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بعض ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب کیا اور فرمادیا کہ جاؤ میں تمہیں نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا؟ (اَیضاً)

آہ کثرتِ عصیاں، ہائے! خوفِ دوزخ کا

کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

ربّ عزوجل راضی ہو گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدا عزوجل رکھنے والوں کا دَرَجہ بہُت اونچا ہوتا ہے چُنانچہ جس رات حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات ہوئی، اُس رات دیکھا گیا کہ گویا آسمان کے دروازے کُھلے ہیں اور ایک مُنادی اِعلان کر رہا ہے، سُنو! **حسن بصری** بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس حال میں حاضِر ہوئے ہیں کہ وہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہے۔ (اَیضاً ص ۴۳۲)

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا

فرش سے ماتم اُٹھا وہ طیِّب وطاہر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

خوش فہمی میں مت رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اس خوش فہمی میں

ہوتے ہیں کہ میرا **عقیدہ** بہُت مضبوط ہے، میں خواہ کُفّار اور بدمذہبوں سے دوستی رکھوں، چاہے بدعقیدہ لوگوں کا بیان سُنوں، ان کی کتابیں اور اَخبار میں ان کے مُضامین پڑھوں خواہ ان کی صُحبت میں رہوں، میرا ایمان کہیں نہیں جاتا! **خدا** عزوجل **کی قسم!** ایسے لوگ سَخت غلَطی پر ہیں۔ احادیثِ مبارَکہ میں یہ مَضامین موجود ہیں کہ **جس نے اپنے نَفس پر اِعتماد کیا اُس نے بہُت بڑے کذّاب پر اِعتماد کیا اور اگر نَفس کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑا جھوٹا یِہی ہے۔** دل کے کانوں سے سنئے! کُفّار اور بدمذہبوں کی نیز میٹھے مصطَفٰے اور صَحابہ واَولیاء صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے گستاخوں کی دوستی اور ان کی صُحبت میں رَہنا، اُن کو اُستاد بنانا، ان کا بیان سننا وغیرہ سب حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور اگر ان کی نُحُوست سے ایمان برباد ہو گیا تو قبر میں گُوناگُوں عذابات کا سامنا ہو گا مَثَلاً قِیامت تک **ننانوے** (99) **خوفناک اَژدہے** ڈَسیں گے اور جہنَّم میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رَہنا ہو گا۔ کافِر کی صُحبت کے باعِث ایمان

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

برباد کر بیٹھنے والا بدنصیب مُرتد بروزِ قیامت حسرت سے خوب واوَیلا مچائیگا۔ چُنانچہ پارہ ۱۹، سورۃُ الفُرقان کی آیت نمبر ۲۸ اور ۲۹ میں ارشاد ہوتا ہے،

یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وائے خرابی میری! ہائے!! کسی طرح میں نے فُلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے۔

ایمان پر خاتِمہ کا وِرد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کے سبب بھی ایمان برباد ہوسکتا ہے۔ لِھٰذا گناہوں سے بچتے رہنا چاہئے، ایمان کی حفاظت کی دعاء سے غفلت نہیں کرنی چاہئے، جامعِ شرائط پیر سے بَیْعَت کر کے اُس کی مُستقِل دعاؤں کی پناہ میں آجانا چاہئے۔ نیز ایمان کی حفاظت کے اَوراد بھی

کرتے رَہنا چاہئے۔ شَجَرۂ قادِرِیَّہ رضوِیَّہ عطّارِیَّہ ص ۱۶ پر ایک وِرْد لکھا ہے، جو روزانہ صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک کے درمیان کسی بھی وقت) 41 بار یَا حَیُّ یا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (اوّل آخر تین ۳ بار دُرود شریف) پڑھ لیا کریگا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا دل زِندہ رہے گا اور ایمان پر خاتِمہ ہوگا۔

مسلماں ہے عطّار تیرے کرم سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

نیند اُڑادی

حضرتِ سیِّدُنا طاوُس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب رات کو لیٹتے تو اِس طرح لَوٹ پَوٹ ہوتے جس طرح گرم کڑاہی میں دانے اِدھر اُدھر اُچھلتے ہیں! پھر بستر کو لپیٹ دیتے اور قبلہ رُخ ہو جاتے (یعنی نوافل پڑھتے) اور فرماتے جہنَّم کے ذِکر نے خوفِ خدا عزوجل والوں کی نیند اُڑادی۔ صُبح تک اِسی طرح عبادت میں مشغول

رہتے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ١٦٠ ـ ٣٥ دارالفکر بیروت)

دِیوانہ

حضرتِ سیِّدُنا اُوَیس قَرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی واعِظ کے پاس تشریف لاتے اور اُس کے وَعظ سے روتے، جب جہنَّم کا تذکِرہ ہوتا تو چیخیں مارتے ہوئے اُٹھ کر چل پڑتے، لوگ پاگل پاگل کہتے ہوئے آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پیچھے لگ جاتے۔ (اَیضاً ص ١٦٠)

پُلِ صِراط

حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مومن کا خوف اُس وَقت تک نہیں ٹھہرتا جب تک وہ جہنَّم کے اُوپر بنے ہوئے پُلصِراط کو عُبُور نہ کرلے۔ (ایضاً ص ١٦٠۔)

خواب میں کرمِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

میرا تحریری بیان بُرے خاتِمے کے اَسباب صِرف تین ۳ روپیہ ھدِیہ میں مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کر کے پڑھئے اگر آپ کا دل زِندہ ہوا تو

پڑھتے ہوئے ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رو پڑیں گے۔ ایک اسلامی بھائی نے غالباً ۱۴۱۹ھ کا اپنا واقعہ تحریر کیا، میں نے رات کے وقت رِسالہ ''بُرے خاتمے کے اسباب'' پڑھا تو بربادیٔ ایمان کے خوف سے ایک دم گھبرا گیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، روتے روتے سو گیا، سویا تو کیا، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **بے کسوں کے یاوَر**، مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے خواب میں تشریف لائے، میں نے رو رو کر عُرض کی، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے ایمان کو بچا لیجئے! حُضُور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نُورانی ہاتھوں میں ایک رجسٹر تھا جو مجھ گناہ گار کو عطا کیا اور مُسکرا کر فرمایا، **ایمان بھی ملے گا اور سب کچھ ملے گا۔**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرِ بالیں انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمّد

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

عذابِ قبْر سے نَجات کے لئے

جو ہر رات سورۃُ المُلک پڑھے گا وہ فِتنۂ قَبْر سے محفوظ رہے گا، مُنکَر نکیر اُس سے سُوالات نہیں کریں گے اور عذابِ قَبْر سے بچا رہے گا۔

(مَاخُوذٌ مِّنْ شَرْحِ الصُّدُور ص ۱٤۹ دارالمعرفة بیروت)

قَبْر کی روشَنی کیلئے

رَوضُ الرِّیاحِین میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا شَفِیق بلخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا (۱) گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشت میں (۲) قبروں کی رَوشَنی کو تہجُّد میں (۳) مُنکَر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قُراٰن میں (٤) پُلْ صِراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صَدَقہ و خیرات میں (۵) حَشْر میں سایۂ عَرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔

(مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور ص ۱٤۷ دارالمعرفة)

قبر کے مددگار

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب مُردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس کے نیک اَعْمال آکر اُسے گھیر لیتے ہیں۔ اگر عذاب اُس کے سر کی طرف سے آئے تو **تلاوتِ قران** اسے روک لیتی ہے اور اگر پاؤں کی طرف سے آئے تو **نماز** میں قِیام کرنا آڑے آجاتا ہے، اگر ہاتھوں کی طرف سے آئے تو ہاتھ کہتے ہیں، اللہ عزوجل کی قسم! یہ ہمیں **صدقہ** دینے اور **دُعاء** کیلئے پھیلاتا تھا تم اِس تک نہیں پُہنچ سکتے، اگر مُنہ کی طرف سے آئے تو **ذِکْر** اور **روزہ** سامنے آجاتے ہیں اِسی طرح ایک طرف **نماز** اور **صَبر** کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں، اگر کچھ کسر باقی رہے تو ہم موجود ہیں۔ (اِحْیاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ٤٢٧ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام واولیائے عِظام کی مَحَبَّت ونسبت بھی عذابِ قبر سے بچالیتی ہے چُنانچہ شَرْحُ الصُّدور کی ٢ دُو حِکایات مُلاحظہ ہوں۔

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(۱) شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دیوانے کی نجات

ایک شخص کو انتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی۔ پوچھا، مُنکَر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ جواب دیا، اللہ عزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے اُن سے عَرض کی، حضرات **ابوبکرِ صدّیق وعمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وَسیلے سے مجھے چھوڑ دیجئے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، اِس نے بہُت ہی بُزُرگ ہستیوں کا وَسیلہ پیش کیا ہے لٰھذا اِس کو چھوڑ دو۔ چُنانچہ وہ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔

(مُلَخصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور ص۱۴۳ دارالمعرفة بيروت)

(۲) اَولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے دیوانے کی نجات

ایک نیک شخص جو حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بسطامی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیوانے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اور آپ کے غاشیہ بردار یعنی فرماں بردار خادِم تھے۔اُن کی وفات ہوگئی، تدفین کے بعد قبر شریف کے پاس موجود بعض اَفراد نے سُنا وہ مُنکَر نکیر سے کہہ رہے تھے، ''مجھ سے کیوں سُوالات کرتے ہو میں تو **بایزید بسطامی** کے غاشِیہ برداروں میں سے ہوں۔'' چُنانچہ مُنکَر نکیر انہیں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ (اَیضاً ص ۱۴۳)

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر ماہ اپنے یہاں کے ذَیلی نگران کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ ان شاءَ اللہ عزّوجلّ اِس کی بَرَکت سے ایمان کی حفاظت اور سنّتوں پرعمل کا ذِہن بنے گا نیز عذابِ قبر سے نَجات کا سامان ہوگا۔

دُو عبرت ناک حِکایات

(۱) حِکایت: ''کتابُ الکبائر'' میں ہے، حضرت سیِّدُنا **ابوہُریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار درسِ حدیث شُروع کرنے سے قبل اِعْلان فرمایا، آپ میں سے وہ شخص اُٹھ جائے جس نے کسی رشتہ دار سے تعلّقات توڑ رکھے ہوں۔

ایک نوجوان اُٹھا اور اپنی **پھوپھی** کے پاس گیا جس سے اس نے کئی سالوں سے تعلُّق توڑ رکھا تھا، پس اُس سے صُلْح کر لی۔ پھوپھی نے پوچھا، **پیارے بھتیجے!** کون سی بات تمہیں یہاں لے آئی؟ اُس نے حضرتِ سیِّدُنا **ابوہُریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِعلان کا بتایا۔ پھوپھی نے کہا، جاؤ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ اُنہوں نے یہ بات کیوں فرمائی۔ اُس نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عَرض کی، تو اُنہوں نے فرمایا، **نبیِّ اکرم**، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے میری موجودَگی میں فرمایا: **بے شک اُن لوگوں پر رَحمت نازِل نہیں ہوتی جن میں کوئی رِشتہ داروں سے قَطعِ تعلُّق کرنے والا موجود ہو۔** (اَلتَّرغیب وَ التَّرہیب ج ۲ ص ۳۴۵)

(۲) حکایت: ایک حاجی نے کسی دِیانتدار شَخص کے پاس مکّۂ مکرَّمہ میں ایک ہزار دینار بطورِ اَمانت رکھوائے۔ **مَناسِکِ حج** کی ادائیگی کے بعد مکّۂ مکرَّمہ واپسی پر معلوم ہوا کہ وہ شَخص فوت ہو چکا ہے۔ مرحوم کے گھر والوں سے امانت کی معلومات کی تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، ایک ولیُّ اللّٰہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی

سے فرمایا، آدھی رات کے وقت بِیرِ زَم زَم کے قریب اُس شخص کا نام لیکر پکارو، اگر جنّتی ہوا تو ان شآءَ اللہ عزّوجلّ جواب دیگا۔ چُنانچِہ وہ گیا اور زمزم شریف کے کُنویں میں آواز دی مگر جواب نہ ملا، اُس نے جب اُس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا تو اُنہوں نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُون" پڑھ کر فرمایا، ڈر ہے کہ وہ شخص جہنّمی ہو، مُلکِ یَمَن جاؤ، وہاں بَرَہوت نام کا ایک کُنواں ہے، آدھی رات کے وقت اُس میں جھانک کر، اُس آدمی کا نام لے کر پکارو، اگر جہنّمی ہوا تو جواب دیگا۔ چُنانچِہ اُس نے ایسا ہی کیا، اُس نے جواب دیا۔ تو پوچھا، میری امانت کہاں ہے؟ اُس نے کہا، میں نے اپنے گھر کے اندر فُلاں جگہ دَفْن کی ہے جا کر کھود کر حاصِل کرلو۔ پوچھا، تم تو نیکی میں مشہور تھے پھر یہ سزا کیسی؟ اُس نے کہا، میری ایک غریب بہن تھی میں نے اُس کو چھوڑ دیا تھا، اُس پر شَفقت نہیں کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بہن سے قَطْعِ تعلُّق کرنے کی مجھے یہ سزا دی ہے۔

(کتابُ الکبائر: صَفْحہ ۴۹ مطبوعہ اشاعت اسلام کتب خانہ پشاور)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیٹا بیٹی، والِدَین، نانا نانی، دادا دادی، بھائی بہن، خالہ ماموں، چچا پھوپھی، وغیرہ رشتہ دار ذَوِی الْاَرحام کہلاتے ہیں، ان کے ساتھ بِلا اجازتِ شَرْعی تعلّقات توڑ ڈالنا قَطْعِ رِحْمی کہلاتا ہے۔ قَطْعِ رِحْمی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، (رشتہ داروں سے) **قَطْعِ تعلُّق کرنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔**

(بخاری ج ٤ ص ٩٧ حدیث ٥٩٨٤) (ہاں بدعقیدہ رشتے داروں سے تعلّقات نہ رکھے جائیں۔)

دس فِکر انگیز فرامِینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

حدیث ١ تم سب **نگران** ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتَحْت افراد کے بارے میں پُوچھا جائے گا۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج١ ص٣٠٩ حدیث ٨٩٣)

حدیث ٢ جو **نگران** اپنے ماتَحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنَّم میں جائے گا۔

(مُسنَد اِمام اَحمد بن حَنبل ج ٧ ص ٢٨٤ حدیث ٢٠٣١١ دارالفکر بیروت)

حدیث ۳: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا **نگران** بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو وہ جنّت کی خوشبو نہ پائے گا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٤٥٦ حدیث ٧١٥٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث ٤: اِنصاف کرنے والے **قاضی** پر قِیامت کے دن ایک ساعت ایسی آئے گی وہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔ (مُسنَد اِمام اَحمد ج ٩ ص ٣٥١ حدیث ٢٤٤١٨)

حدیث ٥: جو شخص دَس آدمیوں پر بھی **نگران** ہو قِیامت کے دن اُسے اِس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عَدْل اسے چھڑائے گا یا اس کا ظُلْم اسے عذاب میں مبتَلا کرے گا۔

(السنن الکُبری للبیھقی ج ١٠ ص ١٦٤ حدیث ٢٠٢١٥ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث ٦: (**دعائے مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اے اللہ! جو شخص اِس اُمّت کے کسی مُعاملے کا **نگران** ہے پس وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما اور ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما۔ (صَحِیح مُسلِم ص ١٠١٦ حدیث ١٨٢٨)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حدیث ۷ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کو مسلمانوں کے اُمور میں سے کسی مُعاملے کا نگران بنائے پس اگر وہ ان کی حاجت ، ضرورت اور محتاجی کے درمیان رُکاوٹ کھڑی کردے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی حاجت، ضرورت اور محتاجی کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔ (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ ص ۱۸۸ حدیث ۲۹۴۸ داراحیاء التراث العربی بیروت) (آہ! آہ! آہ! جو ماتحتوں کی حاجتوں کو ارادۃً پورا نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی حاجتیں پوری نہیں کرے گا۔)

حدیث ۸ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٥٣١ حدیث ٧٣٧٦)

حدیث ۹ بے شک تم عنقریب حُکمرانی کی حرص رکھو گے حالانکہ وہ قِیامت کے دن پَشیمانی کا باعِث ہوگی۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج٤ ص٤٥٦ حدیث ٧١٤٨) (جو وزارت، عہدہ اور نگرانی وغیرہ کیلئے بھاگ دوڑ کرتا اور عہدہ

سے مَعزُولی کی صورت میں فَساد کرتا ہے اس کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''نگران'' سے مُراد صِرْف کسی مُلک یا شہر یا مذہبی وسَماجی وسیاسی تنظیم کا ذِمّہ دار ہی نہیں۔ بلکہ عُمُوماً ہر شَخْص کسی نہ کسی حوالے سے نگران ہوتا ہے، مَثَلاً **مُراقِب** (یعنی سُپر وائزر) اپنے ماتَحت مزدوروں کا، **اَفسر** اپنے کلرکوں کا، **امیرِ قافِلہ** شُرکائے قافِلہ اور **ذَیلی نگران** اپنے ماتَحت اسلامی بھائیوں کا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے مُعامَلات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فَراغت مشکِل ہے۔ بالفَرض اگر کوئی تنظیمی ذِمّہ داری سے مُستعفی ہو بھی جائے تب بھی اگر شادی شدہ ہے تو اپنے **بال بچّوں کا نگران** ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے گلو خَلاصی ہو تو نہیں ہو سکتی کہ یہ تو اسے شادی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ بَہَر حال ہر **نگران** سخت امتحان سے دوچار

ہے مگر ہاں جو انصاف کرے اُس کے وارے نیارے ہیں چنانچہ ارشادِ رحمت بُنیاد ہے،

انصاف کرنے والے نور کے مِنبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے **فیصلوں، گھر والوں اور جن کے نگران** بنتے ہیں ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے ہیں۔

(سُنَنُ النّسائی ص ۸۵۱ حدیث ۵۳۸۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جہنّم کی خوفناک وادی

صَدرُ الشَّریعه بدرُ الطَّریقه حضرتِ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جہنّم میں وَیل نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲)

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پُراَسرار خزانہ[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ 25 صَفَحات کا رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود خواں کی حِکایت

حضرت سَیِّدُنا محمد بن سعید علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُعِید سونے سے **قبل** ایک مقرّرہ تعداد میں دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایکبار

مدینہ

[1] الحمد للہ شب جمعہ (۱۴۱۸-۵-۱۰) کو امیرِ اہلسنت کا یہ بیان اُمّ القیوین الامارات العربیۃ المتحدۃ سے بذریعہ ٹیلی فون مرکز الاولیاء لاھور میں دو جگہ[2] ریلے ہوا۔ اور وہاں سے مصطفےٰ آباد، منڈی فاروق آباد، شیخوپورہ، شکر گڑھ، اوکاڑہ، ضیا کوٹ اور چیچہ وطنی میں ریلے ہوا جہاں ہزارہا اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے یہ بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔ جو ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً پیشِ خدمت ہے۔

مجلسِ مکتبۃ المدینہ

جب دُرُود شریف پڑھ کر رات کو سویا تو میری قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی' میں جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم پر دُرُود و سلام پڑھا کرتا ہوں وُہی سَوہنے مَن موہنے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم میرے خواب میں تشریف لے آئے۔ اور فرمایا، ''جس سے تم مجھ پر دُرُود پڑھتے ہو اپنا وہ منہ میرے قریب کرو تاکہ میں اسے چوم لوں'' ۔ یہ سن کر مجھے بڑی شرم آئی، میں اپنا منہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے دَہَنِ اقدس کے قریب کیسے کروں؟ میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے سامنے اپنا رُخسار کر دیا اور رَحْمتِ عالم صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اس پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو سارا گھر مُشکبار ہو رہا تھا۔ میرا گھر اور میرا رُخسار آٹھ روز تک خوب خوب خوشبودار رہے۔ (القولُ البدیع ص ۱۳۰ دار الکُتُبُ العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمد

بیان سننے کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توجُّہ کے ساتھ بیان سنئے کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر یا، پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، اپنے کپڑے بدن یا بالوں کو سَہلاتے ہوئے، باتیں کرتے ہوئے، یا ٹیک لگا کر سُننے سے نیز اَدھورا بیان سن کر چل پڑنے سے اِس کی بَرَکتیں زائل ہونے کا اَندیشہ ہے۔ بے توجُّہی کے ساتھ قران وسنَّت کی بات سننا مسلمانوں کی صِفات سے نہیں ہے۔ ''سورۃُ الْاَنبیاء'' کی دوسری اور تیسری آیاتِ کریمہ میں ارشادِ ربانی ہے:۔

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ یَلْعَبُوْنَۙ(۲) لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْؕ (پ۱۷ الانبیاء ۲، ۳)

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَھلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ

البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجَمۂ قرانِ "کنزُ الْایمان" میں اس کا ترجَمہ کچھ یوں کرتے ہیں:۔

"جب ان کے ربّ (عزّوجلّ) کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔"

یتیموں کی دیوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعلَیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام اور حضرتِ سیِّدُنا خضر علیٰ نَبِیِّنا وَعلَیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام کا مشہور قرانی واقِعہ جو پندرھویں پارے سے شروع ہو کر سولھویں پارے میں خَتم ہوتا ہے۔ اُس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میں یہ بھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُ نا خضر علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام ایک شہر میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کی نہ مہمان نوازی کی نہ ہی کھانا حاضر کیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا خضر علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے وہاں ایک بوسیدہ دیوار جو گرنے کے قریب تھی اُس کو دُرست کیا۔ ایسے لوگ جنہوں نے پانی تک کو نہیں پوچھا ان کے یہاں دیوار کی خدمت کا کام تعجب انگیز تھا۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُ نا خضر علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام سے فرمایا، ”آپ اگر چاہتے تو ان لوگوں سے کچھ اُجرت ہی لے لیتے۔ سیِّدُ نا خضر علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے کہا، یہ دو یتیموں کی دیوار ہے جو ایک نیک آدمی کی اولاد ہیں اور اس کے نیچے خزانہ ہے۔ اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اُٹھا جاتے۔ لہٰذا آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا کہ وہ بچے جوان ہو کر

خزانہ نکال لیں۔ان کے نیک باپ کے صَدْقے میں ان پر بھی رَحْمت ہوئی۔

مفسِّرِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''وہ نیک آدمی ان بچّوں کا ساتویں یا دسویں پُشت پر جا کر والِد بنتا تھا''۔(تفسیرِ صاوی ٤ ص ٣٣ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خزانۂ لاجواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں پر ان کے والِد کی نیکی کا لحاظ فرمایا گیا خود اُن بچّوں کی نیکی کا تذکرہ نہیں۔یعنی وہ بچّے نیک ہوں یا نہ ہوں چُونکہ ان کے والِد نیک اور پرہیز گار تھے لہٰذا ان کا **خزانۂ لاجواب** محفوظ رکھا گیا۔سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکو کاری سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اِصلاح فرمادیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں میں اس کی حِفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردہ اور امان میں رَہتے ہیں''۔(الدر المنثور ج ٥ ص ٤٢٢ دار الفکر بیروت)

حضرت صدرالافاضِل مولیٰنا نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، "اللہ عزَّوَجلَّ ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اِس کے پڑوس کے سَو گھر والوں کی بلا دَفْع فرماتا ہے۔" سُبْحٰنَ اللہ عزَّوَجلَّ نیکوں کا قُرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ (خزائنُ العرفان ص ٦٦ بمبئی)

سات عبرتناک عبارات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی بَرَکت سے ان کی اولاد بلکہ ہمسایوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ تو نیک آدمی کتنا بھلا انسان ہوتا ہے کہ اس کے فُیُوض وبَرَکات سے نہ جانے کتنے لوگ مُتَمَتِّع ہوتے ہیں۔ ابھی جس خزانہ لاجواب کا ذِکْر ہوا "سورۃُ الکہف" پارہ ١٦ آیت ٨٢ میں اس کا تذکرہ کچھ یوں ہے:۔

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (پ ١٦ الکہف ٨٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اُس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

اس آیتِ مقدّسہ کے تَحت حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، وہ خزانہ سونے کی ایک تختی پر مُشْتَمِل تھا اور اس پر یہ سات عبرت آموز عبارات مَنْقُوش تھیں:۔

(۱) اُس شَخْص کا حال عجیب ہے جو موت کا یقین ہونے کے باوُجُود ہنستا ہے۔ (۲) اُس شَخْص پر تَعَجُّب ہے جو دنیا کو فنا ہونے والی تسلیم کرنے کے باوُجُود اِس میں مطمئن ومُنْہَمِک ہے (۳) اُس شخص پر حیرت ہے جو تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوُجُود دنیا (کی نعمتیں) نہ ملنے پر مغموم ہوتا ہے (٤) کتنا عجیب ہے وہ آدمی جس کو یقین ہے کہ قِیامت کو ذرّہ ذرّہ کا حساب دینا ہے اس کے باوُجُود دنیا کی دولت جمع کرنے کی دُھن میں رہتا ہے۔ (۵) حیرت ہے اُس شخص پر جو جہنَّم کو سخت ترین عذاب کا مقام تسلیم کرنے کے باوُجُود گناہوں سے باز نہیں آتا (٦) عجیب ہے وہ شخص کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے کے باوُجُود غیروں کے تذکرے کرتا ہے (۷)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

تَعَجُّب ہے اُس پر جو یہ جانتا ہے کہ جنّت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں پھر بھی دنیا کی راحتوں میں گم ہے۔ اِسی طرح اُس کا حال بھی عجیب ہے جو شیطٰن کو جان وایمان کا دشمن جانتے ہوئے بھی اس کی پَیروی کرتا ہے۔

(المُنَبِّھات علی الاستعداد ص ۸۳ قندھار)

موت کا یقین اور ھنسنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دو یتیموں کے خَزانہ لاجواب پر ان سات عبرتناک عبارات کا **پُر اَسرار خزانہ** بھی کافی عبرتناک ہے۔ یہ **پُر اَسرار خزانہ** ہمیں عبرت کے مُشکبار **مَدَنی پھول** پیش کر رہا ہے۔ واقِعی موت کا یقین رکھنے والوں کا ہنسنا تَعَجُّب خیز ہے، دنیا کو فانی ماننے کے باوُجود اِس میں مطمئن رہنا حیرت انگیز ہے، تقدیر پر یقین رکھنے کے باوُجود دنیا کا مال نہ ملنے پر یا نقصان ہو جانے پر واوَیلا کرنا حیرتناک ہے، جتنا مال زِیادہ اُتنا وبال زیادہ، قِیامت میں

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

حَساب کتاب زِیادہ یہ سب کچھ یقین رکھنے کے باوُجُود ہر وقت اِس سوچ میں رہنا کہ بس کسی طرح دولت میں اِضافہ ہو جائے، یہاں کاروبار ہے تو وہاں بھی برانچ کُھل جائے اِس طرح کی دُھن میں مگن رَہنے والے پر کیوں حیرت نہ ہو کہ جب اسے یہ معلوم ہے کہ بروزِ قِیامت مجھے ذرّے ذرّے کا حساب دینا پڑ جائے گا آخِر پھر بھی وہ اِتنی دولت کیوں جَمْع کرتا چلا جا رہا ہے؟ اسے مال و دولت کے حَریصوں کے عبرتناک انجام سے آخِر کیوں درس حاصِل نہیں ہوتا؟ کل قِیامت کی کڑی دھوپ میں اپنے کثیر مال و دولت کا حساب کس طرح دے سکے گا؟

جہنَّم کی ہولناکیاں

وہ بندہ بھی کتنا عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سخت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گُناہوں کا اِرتِکاب کرتا ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **جہنَّم** کو اگر سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۷۸ حدیث ۲۵۸۳)

اَہلِ جہنَّم کو جو مشرُوب پینے کیلئے دیا جائے گا وہ اِس قدر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہو جائیں نہ اَناج اُگے نہ پھل۔ **جہنَّم** کے سانپ اور **بچھو** بے حد خوفناک ہیں۔ حدیث شریف میں ہے، ''جہنَّم میں بُختی اُونٹوں کی گردن کی مِثْل بڑے بڑے **سانپ** ہونگے جو دوزخیوں کو ڈستے ہوں گے، وہ ایسے زہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زَہْر کی تکلیف نہیں جائے گی۔ اور لگام لگائے ہوئے **خچروں** کے برابر بڑے بڑے **بچھو** جہنَّمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہیگی۔'' (مُسند امام احمد حدیث ۱۷۷۲۹ ج ۱ ص ۱۶ دار الفکر بیروت)۔ **ترمذی** کی روایت میں ہے، ''جہنَّم میں ''صَعُود'' نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بُلندی ستّر (۷۰) برس کی راہ ہے۔ کافِر جہنَّمیوں کو اس پر چڑھایا جائے گا۔ ستّر (۷۰) برس میں وہ اس کی بُلندی پر

پہنچیں گے پھر اُوپر سے انہیں گرایا جائے گا تو ستّر (۷۰) برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اسی طرح ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا"۔(جامِع تِرمِذی حدیث ۲۵۸۵ ج ٤ ص ۲٦۰ دارالفکر بیروت) جہنّم کے ایسے ایسے **خوفناک عذاب** کا تذکِرہ سُننے کے باوُجُود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اُس پر واقِعی تعجُّب ہے۔ آخر انسان کو اس دنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گُم اور اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

جہنّم کی خطرناک غذائیں

لذیذ غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنّم کی بھیانک غذاؤں کو نہیں بُھولنا چاہئے! **تِرمِذی** کی روایت میں ہے، دوزخیوں پر بھوک مُسلَّط کی جائیگی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہو جائیگی جن میں وہ مُبتَلا ہیں وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضَرِیع (زہریلی کانٹے دار گھاس) میں سے دیا جائیگا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نَجات دے۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں پھندہ لگنے والا کھانا دیا جائیگا تو انہیں یاد

آئیگا کہ وہ دنیا میں پھندہ (گلے نوالے) کو پانی سے نگلتے تھے چُنانچِہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کولوہے کے زَنبور (سَنسی) سے **کھولتا ہوا پانی** دیا جائیگا جب وہ انکے منہ کے قریب ہوگا تو اُنکے منہ بھون دے گا پھر جب انکے پیٹ میں داخل ہوگا تو انکے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا" (جامِعِ ترمذی حدیث ٢٥٩٥ ج٤ ص٢٦٣ دارالفکر بیروت) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے، "**زَقُّوم** (یعنی تھوہڑ جو کہ دوزخیوں کو کِھلایا جائے گا) کاایک قطرہ اگر دُنیا پر ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو (تَلخ وبدبودار بنا کر) خراب کردے۔" (ابنِ ماجہ حدیث ٤٣٢٥ ج٤ ص٥٣١ دارالمعرفۃ بیروت) آہ! جہنَّم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باوُجُود آخر انسان گناہوں پر اتنا دِلیر کیوں ہے؟

گال چِیرنے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھئے! اور اپنے

گناہوں سے توبہ کر لیجئے! ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے عذاب کا ایک منظر یہ بھی دیکھا، ایک شَخْص لیٹا ہوا ہے اور فِرِشتہ ایک سَنسی سے اُس کے گلَپھڑے کو اس قدر پھاڑتا ہے کہ اس کا شِگاف اس کے سر سے پچھلے حصّہ تک پَہُنچ جاتا ہے پھر اِسی طرح دُوسرے گلَپھڑے کو چیرتا ہے اِس دَوران پہلا زَخْم دُرُست ہو جاتا ہے، اُدھر سے فارِغ ہو کر پھر پہلے والے گلَپھڑے کو چیرتا ہے اس طرح چیر پھاڑ کا سلسلہ جاری ہے۔ **یہ جھوٹی اَفواہیں پھَیلانے والوں کی سزا تھی**۔ (صحیح بخاری حدیث ۱۳۸۶ ج ۱ ص ۴۶۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت) مِعراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرے جو تانبے کے ناخنوں سے اپنے چِہرے اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے اِسْتِفسار پر عرض کیا گیا، ''یہ لوگ آدَمیوں کا گوشت کھانے والے (یعنی غیبت کرنے والے)

اور لوگوں کی آبروریزی کرنے والے تھے"۔

(ابو داوٗد حدیث ٤٨٧٨ ج٤ ص ٢٩١ دارالفکر بیروت)

زندگی مُختَصَر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مُختَصَر ہے، عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اُٹھانے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لاد کر وِیرانِ قبرستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی۔ ہماری خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ آئے گی، نہ ہمیں کام آئے گی۔

بیوفا دنیا پہ مت کر اعتبار | تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ | جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ

گر جہاں میں سَو برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قِیامت تک رہے

آہ! نوجوان ڈاکٹر!

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ایئر کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈوبنے لگا، ڈاکٹر نے اِس کو بچانے کی غَرَض سے جذبات میں آکر پانی میں چَھلانگ لگا دی اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُسکا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی مَوجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سُہانے سَپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارا ذہین طالبِ علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی **قبر کے امتحان** میں مبتَلا ہو گیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے

زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

مکانات کی حکایت

حضرت سیدنا صالح مرقدی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا گزر کچھ عالی شان **مکانات** کی طرف ہوا۔ تو آپ علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا، اے بُلند و بالا عمارتو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں تعمیر کیا اور وہ لوگ کدھر گئے جنہوں نے سب سے پہلے تم کو آباد کیا اور وہ لوگ کدھر جا چُھپے جو سب سے پہلے تمہارے اندر رہائش پذیر تھے؟" وہ مکان بھلا کیا جواب دیتے! غیب سے ایک آواز گونج اٹھی، "**جو** لوگ پہلے اِن مکانات میں رہتے تھے اُن کے نام و نشان مٹ گئے اب انکا نام تک لینے والا کوئی باقی نہیں رہا، ان کے بدن خاک میں مل گئے اور ان کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہیں"۔ (المنبھات علی الاستعداد ص ١٩)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اُونچے اونچے مکان تھے جن کے　　تنگ قبروں میں آج آن پڑے

آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی　　نام کو بھی نہیں ہے نشاں باقی

ہماری فُضول سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ والوں کی بھی کیا خوب مَدَنی سوچ ہوتی ہے انہوں نے عالی شان مکانات دیکھ کر ان سے عبرت کا سامان کیا اور ایک ہم ہیں کہ اگر عُمدہ مکانات، کوٹھیاں اور بنگلے دیکھ لیتے ہیں تو مزید غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کوٹھیوں کو رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کی سجاوٹوں کا نظارہ کرتے ہیں، اس کی پائیداری پر تبصرے کرتے ہیں، ان کے بھاؤ کا اندازہ لگاتے ہیں اور نہ جانے کتنی فُضُولیات میں مُبتَلا ہو جاتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی مَدَنی سوچ نصیب ہو جاتی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس دارِ ناپائیدار کے حُصُول کی خاطر

آج ہم ذلیل وخوار ہو رہے ہیں اس کو نہ ثَبات ہے نہ قرار۔ اس کی ظاہری رنگینی و شادابی پر فریفتہ ہونے والو! یاد رکھو!

گرچہ ظاہر میں مثلِ گُل ہے پر حقیقت میں خار ہے دنیا
ایک جھونکے میں ہے اِدھر سے اُدھر چار دن کی بہار ہے دنیا

دو خوفناک چیزیں

اللہ عزَّوجلَّ کے محبوب دانائے غُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جن چیزوں سے میں اپنی اُمَّت پر خوف کرتا ہوں ان میں زِیادہ خوفناک نفسانی خواہش اور لمبی اُمّید ہے۔ نفسانی خواہش حق سے روک دیتی ہے اور لمبی اُمّید آخرت کو بُھلا دیتی ہے۔ یہ دُنیا کُوچ کر کے جارہی ہے اور آخرت کُوچ کر کے آرہی ہے۔ ان دُونوں (دنیا اور آخرت) میں سے ہر ایک کی اَولاد (تابعدار) ہے۔ اگر تم یہ کرسکو کہ دنیا کے بچّے نہ بنو تو ایسا کرو کیونکہ آج تم عمل کی

جگہ میں ہو جہاں حساب نہیں اور کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے جہاں عمل نہ ہوگا"۔ (شُعَبُ الایمان حدیث ۱۰۶۱۶ ج۷ص ۳۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عُمدہ مکان والوں کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خواہشاتِ نفس اور لمبی اُمّیدوں کی تباہ کاریاں آج بالکل واضح ہیں۔ اَبناءِ دُنیا (یعنی دنیا کے بیٹوں) کی کثرت جا بجا ہے کہ دنیا سے مَحَبَّت کا تو ہر ایک دم بھرتا نظر آرہا ہے مگر آخرت کی مَحَبَّت نظر نہیں آتی، ہر ایک دنیا کا مُستَقبِل روشن کرنے کی تگ ودَو میں مشغول نظر آرہا ہے۔ ہر ایک اِسی فِکر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اُتنی دولت اکٹّھی کرلی جائے، جتنا ہو سکے اَثاثہ حاصِل کرلی جائیں، جتنا ہو سکے دُنیا کے پلاٹ حاصِل ہو جائیں۔ اے دنیا میں عمدہ عمدہ مکانات پانے کے طلبگارو! ذرا دل کے کانوں سے سُنو قراٰنِ پاک کیا کہہ رہا ہے! چُنانچِہ سورۂ دُخان پارہ ۲۵ آیت ۲۵ تا ۲۹ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت (مُہ۔لَت) نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور فرمایا؟ عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوشنُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے یکبارگی دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اور ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے کا دوسروں کو وارِث بنادیا گیا، نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان، نہ ہی انہیں مُہلَت دی گئی۔ ان کے نام ونشان

مٹادئے گئے ان کے تذکرے خَتْم ہوگئے بس اب وہ ہیں اوران کے اَعْمال، تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ملے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اَجل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا　　ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا

جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا　　تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی　　جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی

بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی　　یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلدادۂ شعرگوئی رہے گا　　نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا　　رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جب اِس بَزْم سے اُٹھ گئے دوست اکثر اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر

یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے

کہیں شِکوۂ جَور و مکرو دَغا ہے غَرَض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں رکھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مَجنوں بنایا

بُڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا اَجَل تیرا کر دے گی بِالکُل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بُڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سَنْبھلا ذرا بھی

کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی جُنوں کب تلک ؟ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ فانی جہاں ہے مسلمان تجھ کو کرے گی یہ دنیا پریشان تجھ کو

پھنسا دیگی مَرقَد میں نادان تجھ کو کرے گی قِیامت میں حیران تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کرلے توبہ ربّ عزّوجلّ کی رَحمت ہے بڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کہ یہ شور مچ جائے کہ اس کا انتِقال ہوگیا ہے۔اب جلدی غسّال کو بُلا لاؤ چُنانچہ غسّال تختہ اٹھائے چلا آرہا ہو، غسل دیا جارہا ہو...... کفن پہنایا جارہا ہو...... پھر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے۔اس سے قبل ہی مان جایئے، جلدی جلدی توبہ کرلیجئے۔ابھی توبہ کا وقت ہے۔

کرلے توبہ ربّ عزّوجلّ کی رَحمت ہے بڑی
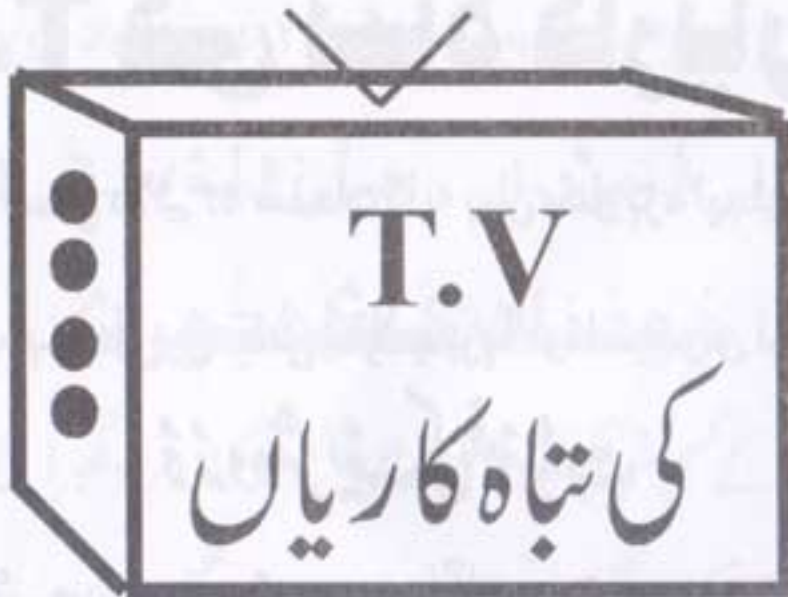
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۭ

T.V کی تباہ کاریاں [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے 47 صَفَحات کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن عبدالرحمٰن سَخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل فرماتے ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے، یہاں تک کہ تُو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں جن کے ذَرِیعے تُو نے مجھ سے کلام کیا۔ تُو مجھے بَہُت زِیادہ محبوب اور میرے نزدیک ترین اُس وقت ہوگا

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سالانہ اجتماع (۲۴،۲۵،۲۶ رجبُ المرجّب ۱۴۱۹ھ مدینۃ الاولیاء احمد آباد انڈیا) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ پیشکش:۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

جب تُو میرا ذکر کرے گا اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرُود بھیجے گا۔" (القول البدیع ص ۲۷۵۔۲۷۶ موسسة الریان بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علی محمَّد

خوفناک کَنْکھجُورے

ہِند کے کسی شہر کی ایک مسجد میں کچھ سوگوار افراد گھبرائے ہوئے آئے اور نمازیوں سے کہنے لگے: ہمارے یہاں میّت ہوگئی ہے اور بڑا عجیب مُعاملہ ہے، آپ حضرات برائے کرم آکر دعا فرمادیجئے۔ جب سب گھر پہنچے تو **ایک جوان عورت کی لاش کمرہ میں رکھی تھی اور اُس کے چاروں طرف بڑے بڑے خوفناک کَنکھجورے مُحاصَرہ کئے ہوئے تھے!** یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر مارے خوف کے سب کی گِھگّی بندھ گئی، کسی سمجھدار شخص نے کہا: یہ میّت کا عذاب معلوم ہوتا ہے. جو ہماری عبرت کیلئے ظاہر کیا گیا ہے! آؤ مل کر اِستِغفار کرتے ہیں۔ چُنانچہ سب نے ملکر توبہ واستِغفار کر کے گڑگڑا کر اور

رو رو کر کافی دیر تک دعاء مانگی۔ بِالآخر وہ خوفناک کَنکھجُورے لاش کا گھیراؤ چھوڑ کر ایک طرف کونے میں جَمْع ہو گئے۔ ڈرتے ڈرتے میِّت کی تجہیز و تکفین کی ترکیب بنی۔ نَمازِ جنازہ کے بعد جب میِّت کو قَبْر میں اُتارا گیا تو بُہت سارے خوفناک کَنکھجورے قَبْر کے ایک کونے میں جَمْع تھے، یہ دیکھ کر لوگوں میں خوف وہِراس پھیل گیا، جُوں تُوں قَبْر کو بند کر کے لوگ وہاں سے رُخصت ہوئے۔

تدفین کے بعد جب میِّت کی ماں سے اُس کا عمل دریافت کیا گیا تو اُس نے کہا: یہ .T.V دیکھنے کی بُہت شوقین تھی۔ ایک دن .T.V کے پروگرام میں اس کا پسندیدہ گانا آرہا تھا کہ اَذان شُروع ہو گئی، میں نے کہا: بیٹی! اذان کا احترام کرو اور .T.V بند کر دو۔ اُس نے یہ کہہ کر .T.V بند کرنے سے انکار کر دیا کہ ''امّی! اذان تو روزانہ ہوتی ہے مگر یہ پروگرام اور گانا کہاں روز روز آتا ہے!'' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو یہ عذاب اِسی سبب سے ہُوا۔ واللہ تعالٰی اعلم و رسولہٗ اعلم عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

وَزنی لاش

رَمَضانُ الْمُبارَک کی ایک شام ماں نے .T.V دیکھنے میں مشغول

اپنی بیٹی سے کہا: آج اِفطار کیلئے مہمان آنیوالے ہیں، آؤ میرا ہاتھ بٹاؤ۔ اُس نے جواب دیا: امّی! آج ایک خُصُوصی پروگرام آرہا ہے میں وہ دیکھ رہی ہوں۔ ماں نے پھر حُکم دیا۔ مگر اُس نے سُنی اَن سُنی کردی۔ ماں کی مُداخلت سے بچنے کیلئے وہ اُوپر کے کمرہ میں چلی گئی اور اندر سے کُنڈی لگا کر .T.V دیکھنے میں مشغول ہوئی۔ اِفطار کے وقت ماں نے آوازیں دیں مگر جواب نہ ملا، اوپر جا کر دستک دی مگر جواب ندارد! اب وہ گھبرا گئی اور اس نے شور مچا کر گھر والوں کو اکٹھا کرلیا، بِالآخر دروازہ توڑا گیا، یہ دیکھ کر سب کی چیخیں نکل گئیں کہ وہ جوان لڑکی .T.V کے سامنے اَوندھے مُنہ پڑی ہے، جب ہلا جُلا کر دیکھا تو وہ مرچکی تھی! کُہرام مچ گیا، جب لاش اُٹھانے لگے تو نہ اُٹھائی جاسکی ایسا محسوس ہوا کہ گویا ٹنوں **وزنی لاش** ہے! اِتّفاق سے وہاں سے ہٹانے کیلئے کسی نے .T.V کو اُٹھایا تو لاش ہلکی ہوگئی اور لوگوں سے اُٹھ گئی! اب جب .T.V اُٹھاتے تو لاش اُٹھتی اور رکھ دیتے تو **لاش وزنی** ہوجاتی۔ بہر حال جُوں تُوں تجہیز و تکفین کے مراحِل طے ہوئے۔

اب جنازہ اُٹھانے لگے تو وہ کسی صورت سے نہ اُٹھا، جب .T.V اُٹھایا تب کہیں اُٹھا! آخِر کار ایک صاحِب آگے آگے .T.V اُٹھا کر چلے اور پیچھے پیچھے جنازہ۔ نمازِ جنازہ کے بعد تدفین ہوئی تو لاش باہَر نکل پڑی لوگ گھبرا گئے پھر جُوں تُوں اُتارا مگر ایسا ہی ہوا۔ بالآخر جب .T.V قبر میں رکھا تو لاش باہَر نہ نکلی۔ لہٰذا .T.V کو بھی ساتھ ہی دَفن کر دیا گیا۔

یہ باتیں عَقْل میں نہیں آتیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقِعات کو سُن کر ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ **وَسوسہ** آئے کہ یہ سب کس طرح ہوسکتا ہے یہ باتیں عقل میں نہیں آتیں۔ عرض یہ ہے ہر بات کو عَقْل کی کسوٹی پر نہیں رکھا جاتا۔ ثواب وعذاب کا مُعامَلہ حق ہے۔ ہوسکتا ہے "عَقْل" سے سوچنے والے کی سمجھ میں **معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** قبر وحشر اور جنّت ودوزخ کے مُعاملات بھی نہ آئیں۔ یہ عبرتناک واقِعات مجھے مختلف ذرائع سے معلوم ہوئے، چُونکہ شریعت سے نہیں ٹکراتے اِسلئے میں نے

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

آخرت کی بہتری کیلئے اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ وَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس میں مجھے دنیا کا کوئی لالچ نہیں، اُمّت کی اصلاح منظور ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے واقِعات کو سُن کر کافی لوگوں کی اصلاح ہو جانے کا مُشاہدہ ہے۔ یقیناً شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ T.V. وغیرہ کے ذَرِیعے فِلموں، ڈِراموں اور گانے باجوں کے گناہ کرنے والے لوگ تائب ہوں۔ اِس لئے وہ اِس طرح کے واقِعات سننے والوں کو بہکائے گا، خوب اُکسائے گا کہ ان واقِعات کی مخالَفت کرو، خوب مذاق اُڑاؤ تا کہ تم بھی فِلموں ڈِراموں سے توبہ کرنے سے باز رہو اور دوسروں کو ان گناہوں میں مزید پکّا کر کے میرا ہاتھ بٹاؤ۔ میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! اگر بِالْفرض یہ واقِعات من گھڑت ہوں تب بھی فِلمیں ڈِرامے دیکھنا کون سا کارِ ثواب ہے؟ ظاہر ہے ہر ذی شُعور مسلمان اِس کو ناجائز کام تسلیم کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کی عبرت کیلئے کبھی کبھی عذابات کے دردناک مناظر دِکھاتا ہے یقین مانئے مختَلِف گناہوں کے دردناک

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عذابات کے واقِعات سے بُزرگوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ان میں سے ایک عجیب وغریب حِکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین السُّیوطی الشّافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل فرماتے ہیں:

اِتراتے ہوئے سُسرال جانے والے کا عذاب

ایک گورکن جس کے چہرے کا کچھ حصّہ لوہے کا تھا، اُس کا بیان ہے: ایک بار رات کے وقت ایک جنازہ آیا، میں نے قَبْر کھودی، میّت کو دَفن کر کے جب لوگ چلے گئے تو میں نے یہ عجیب منظر دیکھا کہ اُونٹ کی شکل کے **دُو سفید پرندے اُڑتے** ہوئے آئے، ایک اُس تازہ قَبْر کے سر ہانے کی طرف اور دوسرا پائنتی (یعنی پاؤں) کی جانب بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک قَبْر کھود کر اندر داخِل ہو گیا جبکہ دوسرا کَنارے پر موجود رہا۔ میں قبر کے قریب آگیا تا کہ ماجرا دیکھوں۔ میں نے سُنا، وہ پرندہ میّت سے کہہ رہا ہے: **اے آدمی! کیا تُو وُہی نہیں جو بیش قیمت لباس پہن کر تکبُّر سے چلتا ہوا اپنے سُسرال جاتا تھا۔**

اُس (مَیِّت) نے گھبرا کر کہا: میں اِس عذاب کو برداشت نہیں کرسکوں گا۔ اُس **پرندے** نے مُردہ کو تین (۳) زوردار ضربیں لگائیں جس سے قبر کا تیل پانی سب نکل آیا۔ پھر یکایک اُس **پرندے** نے میری طرف سر اُٹھایا اور کہا: ''دیکھو وہ کہاں بیٹھا ہے **خُدا** عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کرے۔'' یہ کہتے ہی اُس نے میرے منہ پر شدید چوٹ ماری جس کے سبب میں رات بھر بے ہوش پڑا رہا، جب صُبح ہوش آیا تو میرے چہرے کا بعض حصہ **لوہے** کا ہو چکا تھا۔

(شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۲ مُلَخَّصاً مرکز اھلسنت برکات رضا الھند)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں اُن نَخرہ باز دامادوں کیلئے عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں جو سُسرال والوں پر اپنی فوقیَّت جتاتے، خوانخواہ رُعب جماتے، اُن کو ڈراتے، بات بات پر اِتراتے، بل کھاتے، دھمکاتے، ذِلّت آمیز باتیں سناتے اور ناجائز طور پر دباتے ہیں۔ نیز اگر کبھی دعوت وغیرہ ہوئی دھاک بٹھانے کی غَرَض سے عُمدہ لباس پہن کر خوب اِتراتے

ہوئے ٹھاٹھ ٹھسّے کے ساتھ سُسرال جاتے ہیں۔

کرلے توبہ ربّ عزوجل کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

خُونخوار چھپکلیاں

پاکستان کے کسی شہر کے ایک گھر میں **V.C.R.** پر سارا گھر فلم بینی میں مصروف تھا۔ جبکہ ایک لڑکی تلاوتِ قران میں مگن تھی، چھوٹی بہن نے آکر کہا: باجی! بَہُت اچھی فِلم لگی ہے تم بھی آؤ نا! چنانچہ وہ قرانِ کریم میں نشانی لگا کر آئی اور فِلم دیکھنے میں مشغول ہوئی۔ فِلم ختم ہوئی تو پھر وہ تِلاوت کیلئے آئی۔ **یکا یک تقریباً چھ انچ لمبی چھپکلی کہیں سے آنکلی اور اُس نے جست لگائی اور اُس کے ماتھے پر چپک گئی۔** مارے دَہشت کے لڑکی چیخ مار کر گری، گھر کے تمام افراد گھبرا کر اُس کی طرف دوڑے اور کسی لکڑی کے ذَرِیعے اُس **چھپکلی** کو ہٹانے کی کوشِش کرنے لگے کہ دوسری مصیبت آگئی اور وہ یہ کہ اَطراف سے بَہُت ساری

چھپکلیاں نکلنے لگیں اور سب نے اُس لڑکی پر یکبارگی ہَلّہ بول دیا! لڑکی خوف سے چلاتی رہی، گھر کے تمام افراد حیران و ششدر کھڑے دیکھ رہے تھے۔ آہ! اُس لڑکی نے سب کی آنکھوں کے سامنے چیختے ہوئے تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔ مرحومہ کی تدفین کے بعد فاتحہ پڑھ کر لوگ جُونہی پلٹے کہ **ایک خوفناک دھماکہ ہوا**، سب نے بے اختیار مُڑ کر جو دیکھا تو ایک دِل ہِلا دینے والا منظر تھا۔ آہ! مرحومہ کی قبر شَق ہو چکی تھی، اور اُس لڑکی کی لاش کے ٹکڑے اُچھل اُچھل کر باہَر گر رہے تھے تمام لوگ خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

نیک لڑکی کو کیوں عذاب ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے یہاں کسی کو وَسوسہ آئے کہ فِلم سب نے ملکر دیکھی مگر ان میں جو لڑکی تلاوتِ قراٰن کی شوقین تھی آخِر اُسی پر عذاب کیوں نازِل ہوا؟ نیز کروڑوں مسلمان آج کل فِلمیں ڈِرامے دیکھتے ہیں اور ان میں سے روزانہ ہی کئی افراد فوت ہوتے ہیں ان کا عذاب کیوں نظر نہیں

آتا؟ ان وَسوَسوں کا جواب یہ ہے کہ ثواب یا عذاب دینا **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت (مرضی) پر ہے۔ وہ چاہے تو بڑے سے بڑے گنہگار کی بلا حساب وکتاب مغفِرت فرمادے اور اگر چاہے تو بڑے سے بڑے نیکوکار کو کسی چھوٹے سے گناہ پر پکڑ کر سزا میں مبتَلا فرمادے۔ چُنانچہ پارہ **3** **سورۃُ الْبَقَرہ** کی آیت نمبر **284** میں ارشاد ہوتا ہے:۔

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط ترجَمۂ کنز الایمان: تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دیگا۔ (پ ۳ البقرہ ۲۸٤)

نمازی اور روزہ دار بھی گناہ کے عذاب میں گرِفتار

حضرتِ علّامہ ابُو الْفَرَج عبد الرحمٰن بن جَوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتَوَفّٰی 597ھ) عُیُونُ الْحِکایات میں نَقْل فرماتے ہیں، ایک شخص کا کہنا ہے: ہم دو افراد نے ایک بار قبرِستان میں نَمازِ مغرِب ادا کی، کچھ دیر بعد مجھے ایک قَبْر سے رونے کی آواز آنے لگی، میں قریب گیا تو کوئی کہہ رہا تھا: "ہائے میں تو نَماز پڑھتا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تھا اور روزہ رکھتا تھا۔'' میں نے اپنے رفیق کی توجُّہ دلائی تو اُس نے بھی قریب آکر وُہی آواز سُنی۔ ہم وہاں سے چلے گئے۔ دوسرے روز میں نے پھر وہیں نَماز پڑھی، وقتِ مقرَّرہ پر اُسی قَبْر سے پھر وُہی آواز سُنائی دی، مجھ پر دہشت طاری ہوئی اور گھر آکر میں دُو ماہ تک بیمار پڑا رہا۔ (عیون الحکایات ص ۳۰۴۔۳۰۵ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہِراً نیک کا عذاب نظر آنے میں یہ حِکمت بِالکل واضح ہے کہ کوئی اپنی نیکی کو کافی سمجھتے ہوئے خود کو عذاب سے محفوظ و مامون تصوُّر نہ کرے، بلکہ سبھی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ہر آن لرزاں و ترساں رَہنا چاہئے، کوئی اپنے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی خفیہ تدبیر** سے آگاہ نہیں۔

رہا یہ کہ فِلمیں، ڈِرامے دیکھنے والے روز ہی فوت ہوتے ہیں آخِر ان سب کا عذاب کیوں نظر نہیں آتا! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ کس کو عذاب ہو رہا ہے کس کو نہیں ہو رہا اِس کا ہمیں علم ہی نہیں اور اگر ہو بھی رہا ہے تو ہمیں نظر آنا کوئی ضَروری نہیں۔ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور اُس سے توبہ کرنی اور

عذاب سے پناہ مانگنی چاہئے۔

کیل اُس کی آنکھ کانوں میں ٹھکے فِلم دیکھے اور جو گانے سُنے

بعدِ مُردَن ہوگی ٹی۔وی۔ سے بھاگ فلم بِیں کی آنکھ میں دوزخ کی آگ

بچّوں کو T.V. دلانے پر عذاب

عَرَب شریف میں دُو با عمل دوست رہتے تھے ایک **رِیاض** میں اور دوسرا **جدّہ شریف** میں۔ رِیاض والے دوست کا اِنتقال ہوگیا۔ ایک دن جدّہ شریف والے دوست نے رِیاض والے مرحوم دوست کوخواب میں عذاب میں مبتَلا دیکھ کر اُس سے عذاب کا سبب دریافت کیا تو مرحوم کہنے لگا: "مجھے فِلموں اور ڈِراموں سے اگرچِہ نفرت تھی مگر اپنے بچّوں کے اِصرار پر میں نے اُن کو T.V. خرید کر لادِیا۔ آہ! **میں جب سے فوت ہوا ہوں، اپنے گھر والوں کو T.V. لا کر دینے کے سبب عذاب میں مُبتَلا ہوں**، ہائے! وہ تو مزے لے لے کر T.V. پر ڈِرامے دیکھتے ہیں اور میں قبر میں عذاب بُھگت رہا ہوں۔

بھائی! مہربانی کیجئے مجھ پر ترس کھائیے اور میرے گھر والوں کو سمجھائیے کہ وہ T.V. کو گھر سے نکال دیں۔"

جب صُبح ہوئی تو جدّہ شریف والے دوست کو رات والا خواب یاد نہ رہا۔ دوسری شب پھر اسی طرح کا خواب دیکھا جس میں اسکا مرحوم دوست چلّا رہا تھا: "میرے گھر سے جلدی T.V. نکلوا دیجئے! چُنانچہ وہ بذَرِیعہ ہوائی جہاز فوراً **ریاض** پہنچ گیا۔ تمام گھر والوں کو جمع کر کے اُس نے اپنا خواب سنایا، سنتے ہی سب رونے لگے بڑا بیٹا جذبات کے عالَم میں اٹھا اور T.V. کو اُچک کر زور سے زمین پر پٹخ دیا، ایک دھماکے کے ساتھ T.V. کے پرخچے اڑ گئے، اُس نے گھر میں اعلان کیا کہ **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد کبھی بھی منحوس T.V. ہمارے گھر میں داخل نہیں ہوگا، کہ اِسی کی وجہ سے ہمارے پیارے ابّو جان قبر میں عذاب میں گرِفتار ہو گئے۔

جدّہ شریف والا دوست جب رات سویا تو اُس نے اپنے **مرحوم**

دوست کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا۔ مرحوم مسکرا کر کہہ رہا تھا: "جس **وقت میرے بیٹے نے .T.V زمین پر پٹخا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی وقت مجھ سے عذاب دُور ہو گیا۔"**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

چھوڑ دے ٹی وی کو وی سی آر کو
کر دے راضی رب عزوجل کو اور سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو

بال بچّوں کی اِصلاح کی ذمّہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! .T.V کس قدر تباہ کار ہے، آہ! آج ہر کس و ناکس اِس تباہ کار کی مَحَبَّت کا شکار ہے، افسوس آج کل **.T.V** اور **.V.C.R** پر فلمیں ڈِرامے دیکھنا اکثر لوگوں کے نزدیک مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عیب ہی نہیں رہا۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اَوقات جواب ملتا ہے جناب ہمیں فِلمیں دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہم نے تو فقط بچوں کے لئے لیا ہے، اگر ہم گھر

میں T.V. نہ رکھیں تو بچّے پڑوسیوں کے گھروں میں جا کر دیکھتے ہیں۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا یہ جواب آپ کو حشر میں چھڑا لیگا؟ ہر گز نہیں، یاد رکھئے! آپ پر اپنی بھی اور اپنے بال بچّوں کی اصلاح کی بھی ذمّہ داری ہے۔ چنانچہ پارہ 28 **سُورۃُ التَّحریم** کی چھٹی آیت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶) (پ۲۸ التحریم ۶)

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزالایمان

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

میں اسکا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سخت کرّے (یعنی طاقتور) فرِشتے مقرّر ہیں جو **اللہ** (عزّوجلّ) کا حُکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حُکم ہو وُہی کرتے ہیں''

عذاب سے کس طرح بچائیں؟

حضرت صدرُ الاَفاضل سیِّدُنا مولٰینا محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العِرفان** میں اِس حصّہَ آیت، **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا** - کے تحت فرماتے ہیں: ''**اللہ** تعالیٰ اور اس کے **رسول** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانَعت کر کے انہیں علم و ادب سکھا کر (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ)''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جہنّم کی آگ بے حد شدید ہے وہ کسی صورت

سے کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔

جَہَنَّم کا تعارُف

فرض نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں کوتاہی کرنے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، اپنی اولاد کی شریعت وسنّت کے مطابق تربیّت نہ کرنے والوں، داڑھی منڈانے والوں، داڑھی کو ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں، ملاوٹ والا مال دھوکا سے چلانے والوں، ڈنڈی مار کر سودا چلانے والوں، چوروں، ڈاکوؤں، جیب کتروں .T.V اور .V.C.R اور (INTERNET) پر فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں اپنے گھر والوں کو اِس کی سُہولت فراہم کرنے والوں، اپنے گھروں پر DISH ANTINA لگانے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والے مسلمانوں کے ہاتھ .T.V اور .V.C.R بیچنے والوں، اسی مقصد کے لیے ریپیر (یعنی مرمّت) کر کے دینے والوں، لوگوں کو فلموں کی LEAD یا CABLE دینے والو! اور طرح طرح سے گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں

کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ترمذی شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے فرمایا: دوزخ کی آگ ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سُرخ** ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سفید** ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سیاہ** ہوگئی پس (اب) وہ نہایت ہی **سیاہ** ہے۔

(سنن الترمذی ج٤ ص٢٦٦ حدیث ٢٦٠٠ دار الفکر بیروت)

محبوبِ باری عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی جہنَّم کے خوف سے گِریہ وزاری

حضرتِ سیِّدُنا امام حافِظ ابوالقاسم سُلیمان **طَبرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی "طَبَرانی اَوسَط" میں **نَقْل** کرتے ہیں: ایک بار **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِاِذْنِ پروردگار عزّوجلّ غَیبوں پر خبردار، ہم غریبوں کے غمگُسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مُختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے دَربارِ دُربار میں **حضرتِ جبرئیل** علیہ السلام

حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر جہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں، اگر اہلِ **جہنَّم کا ایک کپڑا** زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہلِ زمین موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔ **آقا!** اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو حق کے ساتھ مَبعُوث فرمایا اگر جہنَّم پر مُقرَّر فِرشتوں میں سے **ایک فِرِشتہ** دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو اس کی ہیبت سے تمام اہلِ زمین مر جائیں۔ **سرکار!** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُس ذاتِ والا کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے، جہنَّم کی **زنجیروں** کا ایک حلقہ جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے اگر اُسے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ رَیزہ رَیزہ ہو جائیں اور **تَحۡتَ الثَّرٰی** (یعنی ساتویں زمین کے نیچے) جا پہنچیں۔ سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اے جبرئیل!** بس کرو اتنا ہی تذکرہ کافی ہے، کہیں دل پھٹ کر میں وفات نہ پاجاؤں۔ **پیارے آقا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **سیّدُنا جبرئیلِ** امین (علیہ السلام) کو مُلاحظہ فرمایا کہ رَو رہے ہیں؟ فرمایا: **اے جبرئیل** (علیہ السلام)! آپ کیوں **رو رہے** ہیں؟ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں آپ کو تو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ عرض کی: **یارسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں کیوں نہ روؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ عِلمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں **ابلیس** کی طرح مجھے بھی امتحان میں نہ ڈالدیا جائے۔ کہیں **ہاروت وماروت** کی طرح مجھے بھی آزمائش میں مبتلا نہ کردیا جائے۔

راوی بتاتے ہیں، **رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی رونے لگے، حضرت سیّدُنا **جبرئیل** (علیہ السلام) بھی رو رہے تھے۔ دونوں حضرات روتے رہے آخِر کار آواز آئی: **اے جبرئیل!** (علیہ السلام)! **اے محمد!** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** تبارَک وَتعالیٰ نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کرلیا

ہے۔ **سیّدُنا جبرئیل** (علیہ السلام) آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ **مدینے کے تاجور،** شاہِ بحر و بر رسولِ انور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم باہَر تشریف لائے۔ بعض انصار صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے قریب گزرے جو ہنس کھیل رہے تھے۔ فرمایا: "تم ہنس رہے ہو اور تمہارے پیچھے **جہنّم** ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زِیادہ روتے اور تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اور خوب مَشَقّتیں برداشت کر کے عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجا لاتے۔ آواز آئی: اے **محمد**! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم میرے بندوں کو مایوس مت کیجئے میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پس **رسول اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا: راہِ راست پر گامزن رہو اور مِیانہ رَوی اِختیار کرو"۔ (المعجم الاوسط ج۲ ص۷۸ حدیث ۲۵۸۳)

افسوس! ہمارا دل نہیں لرزتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم معصوم بلکہ سیِّدُ المعصومین ہو کر بھی اور **سیِّدُنا جبرئیل** (علیہ السلام) بھی معصوم اور معصوم فرشتوں کے آقا ہونے کے باوُجُود عذابِ **جہنَّم** کا تذکرہ چھڑنے پر خوفِ **ربِّ باری** عَزَّوَجَلَّ سے گریہ وزاری فرمائیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کیے جائیں مگر **جہنَّم** کا ہولناک تذکرہ سن کر نہ دل لرزے، اور نہ ہمارا کلیجہ کانپے، اور نہ ہی پلکیں بھیگیں۔ **افسوس!** عذابِ جہنَّم کی خوفناک باتیں سن کر بھی نہ ہمیں پشیمانی ہے، نہ پریشانی، خَجالت ہے نہ نَدامت۔

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

مُعاشرے کی بربادی میں T.V. کا گھناؤنا کردار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسا لگتا ہے کہ گناہ کر کر کے ہمارے دل سخت ہو چکے ہیں، آہ! ہم عادی مجرِم ہو گئے ہیں، نہ نفس وشیطان ہمیں نیکیوں کی طرف آنے دیتے ہیں نہ ہی ہم کما حَقُّہٗ کوشش کرتے ہیں۔

ہمیں تو دنیا کے دھندوں ہی سے فُرصت کہاں! افسوس صد کروڑ افسوس! روزو شَبانہ صِرف اورصِرف مال کمانا ہی ہمارا مشغلہ رہ گیا ہے، نہ صحیح معنوں میں نمازوں کا شوق نہ ہی روزوں کا ذوق، دنیا کے کاموں سے جُوں ہی فرصت ملی جھٹ T.V پر کوئی چینل پکڑلیایا V.C.R. یا (INTERNET) پر کوئی بے ہُودہ فلم چلادی اور اپنا وقت ونامۂ اعمال پامال کرنے میں مگن ہوگئے۔ پھر T.V. کا تذکرہ آگیا حقیقت یہی ہے کہ ہمارے مُعاشرے کی بربادی میں T.V. V.C.R. اور (INTERNET) کانہایت ہی گھناؤنا کردار ہے۔

مولٰینا صاحب! مجرِم کون؟

فخریہ فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں کی خدمت میں عبرت کیلئے ایک حیا سوز واقِعہ عرض کرتا ہوں: مجھے مکّۂ مکرّمہ میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اِس طرح تھا: ہمارے گھر میں T.V. پہلے ہی سے موجود تھا۔ ہمارے ابّو کے ہاتھ میں کچھ پیسے آگئے تو ڈِش انٹینا بھی اُٹھا

لائے۔ اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سَہیلی نے مجھے ایک دن کہا: فُلاں ''چینل'' لگاؤ گی تو سیکس اپیل (SEX APPEAL) مَناظِر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کر دیا ''جِنْسِیّات'' کے مختلف مَناظِر دیکھ کر میں جِنْسی خواہش کے سبب آپے سے باہَر ہو گئی، بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہَر نکلی، اِتِّفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا، کار میں کوئی اور نہ تھا، میں نے اُس سے لِفْٹ مانگی، اُس نے مجھے بٹھالیا..... یہاں تک کہ میں نے اُن کے ساتھ ''کالا مُنہ'' کرلیا۔ میری بَکارت (یعنی کنوارپن) زائل ہو گئی، میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا، میں برباد ہو گئی! **مولٰینا صاحِب! بتایئے مجرِم کون؟''** میں خود یا میرے ابّو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے T.V. لا کر بسایا اور پھر ڈِش انٹینا بھی لگایا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آہ! اِس طرح تو T.V. اور V.C.R. اور INTERNET پر فلمیں اور ڈِرامے دیکھنے کے سبب روزانہ نہ جانے کتنی عزّتیں پامال ہوتی ہوں گی۔ نہ جانے کتنے ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دنیا میں ہی برباد ہوجاتے ہوں گے۔

مجھے میرے باپ نے برباد کر دیا!

ایک نوجوان نے مجھے ایک دردناک مکتوب دیا، جس کا لُبِّ لباب کچھ یوں ہے: ''میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے نیا نیا وابَستہ ہوا تھا۔ ایک بار رات کے ابتِدائی حصّے میں اپنے کمرے کے اندر معصیَّت پر نَدامت کے باعِث ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے **گناہوں سے توبہ** کر رہا تھا۔ رونے کی آواز سن کر والِد صاحِب گھبرا کر میرے کمرے میں آ گئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ناواقِفیَّت و دُوری کے باعِث میری گریہ وزاری اُن کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اُنہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بٹھا کر T.V. آن کر کے کہا: بِالکل ہی **مولوی** مت بن جاؤ، یہ بھی دیکھ لیا کرو۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں اگرچہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے **فلموں**، ڈِراموں اور گانے باجوں سے تائب ہو چکا تھا، مگر والِد صاحِب نے مجھے T.V. دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ اُس وقت T.V. پر کوئی ڈِرامہ چل رہا تھا، بے حیالڑکیوں کی فُحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہیجان پیدا کرنا شروع کیا، آہ! تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث گر یہ کناں تھا اور اب..... نَفسانی خواہشات نے مجھ پر غَلَبہ کیا۔ موقع دیکھ کر شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر ''غسل فرض'' ہو گیا! اس واقِعہ کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کے دلدل میں اُتر گیا۔ چُونکہ **ظالِم مُعاشَرے** کے بے جارَسم ورَواج میرے نکاح کے مقابِل بہُت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں، میں شَہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا ہوں اور گندی حَرکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا۔

بتایئے! **مجرم کون؟ میں خود یا کہ میرے والِد صاحِب؟**

T.V. گھر سے نکال دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت کا اِعتِراف آپ کو کرنا ہی پڑے گا کہ .T.V اور .V.C.R کے باعِث اِس مُعاشَرے میں گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V پر ڈِرامے دیکھ دیکھ کر اور گانے سُن سُن کر آج چھوٹے چھوٹے بچّے گلیوں میں ٹانگیں تھر کاتے، ناچ دِکھاتے نظر آرہے ہیں۔ آہ! فلموں، ڈِراموں، مُوسیقی اور گانے باجوں کی نُحوست نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اگر **آخرت** کی فَلاح اور اپنے گھرانے اور مُعاشَرے کی اِصلاح مطلوب ہے تو .T.V اور .V.C.R کو اپنے گھروں سے نکالنا ہی پڑے گا۔ .T.V کو گھر سے نکالئے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو خوش کر دیجئے۔ آیئے! آپ کو ایسا ایمان افروز واقِعہ سناتا ہوں کہ سینے میں آپ کا دل بے ساختہ جھوم اُٹھے گا۔ چُنانچہ

T.V. گھر سے نکالنے پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی تشریف آوری

کئی سال ہوئے ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان والے طویل مکتوب

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میں کچھ یہ بھی تھا کہ میری پھوپھی جان جو کہ ہمارے ساتھ ہی رَہتی ہیں آپ سے طریقت میں نسبت قائم کر کے عطارِیہ ہو گئیں۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ آپ T.V. کے سخت مخالِف ہیں کیونکہ لوگ اِس کو فِلموں اور ڈِراموں کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے دل میں بھی جذبہ پیدا ہوا کہ "ہمارے پیر کی ناپسند ہماری بھی ناپسند" پہلے تو ذِہن میں یہ آیا کہ اِس کو بیچ دیا جائے پھر خیال آیا کہ اگر کسی مسلمان کو بیچیں گے تو وہ اِس کے ذَرِیعہ گناہوں میں پڑ سکتا ہے، لہٰذا انہوں نے T.V. کے سب تار کاٹ ڈالے اور اسٹور روم میں ڈلوا دیا۔ وہ جُمعہ کا دن تھا، میں دوپَہر کو مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نعتوں کے کتابچے "مدینے کی دُھول" سے نعتوں کا مُطالَعہ کر رہی تھی۔ (مدینے کی دُھول" کی تمام نعتیں نعتیہ دیوان "مُغیلانِ مدینہ" میں شامل کر دی گئی ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے ھدِیّۃً طلب کر سکتے ہیں) دَورانِ مُطالعہ میری آنکھ لگ گئی، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کُھل گئیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غیب کی خبریں دینے والے میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا دیدار ہو گیا، میرے مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم بہُت خوش نظر آرہے تھے،

یکا یک مُبارک ہونٹوں کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے اور جو کچھ الفاظ ترتیب پائے ان میں یہ بھی تھا کہ ''آج میں بے حد خوش ہوں کہ ٹی۔وی۔ کو نکال دیا گیا ہے اِسی لئے تمہارے گھر آیا ہوں۔'' ؎

مِرے گھر میں بھی تم آؤ مِرے گھر روشنی ہوگی

مِری قسمت جگا جاؤ عنایت یہ بڑی ہوگی

صلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے .T.V سے ہمارے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کس قَدَر ناراض اور نکالنے پر کس قَدَر خوش ہوتے ہیں۔ ع

عَقلمنداں را اِشارہ کافی است (یعنی عقلمندوں کے لیے اِشارہ کافی ہوتا ہے)

T.V. کس طرح موت کا سبب بنا

20 فروری 1999ء کے ایک اخبار میں کچھ اِس طرح کی خبر شائع ہوئی تھی: ''لاہور میں رات آندھی اور بارِش کے بعد شدید بجلی چمکی جو ایک

مکان کی چھت پر لگے ہوئے انٹینا پر گری اور اس کے تار سے ہوتی ہوئی .T.V کے اندر داخِل ہوگئی۔ جس سے .T.V کی اسکرین ایک دھماکے کے ساتھ پھٹی اب بجلی اُس سے نکل کر قریب ہی سوئی ہوئی خاتون پر حملہ آور ہوئی، اُس نے چیخ وپکار مچادی اُسکا شوہر بچانے کیلئے دوڑا مگر وہ بھی بجلی کی لپیٹ میں آ گیا پھر وہ بجلی دیوار سے ٹکرا کر روشندان سے باہَر نکل گئی۔ اور وہ جل کر انتقال کر گیا اسکی بیوی کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخِل کر دیا گیا''۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری اور وہ دونوں مسلمان ہوں تو ان کی بھی مغفِرت فرمائے اور زخمی کو رُو بہ صحّت فرمائے۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اسلامی بھائیو! کیسی عبرتناک موت ہے!

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمُونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبُو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے　　جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

T.V. کے ذَرِیعے جسمانی بیماریاں

ایک طِبّی تحقیق کے مطابق T.V. کے ذَرِیعے ''فری ریڈیکلز'' جَنَم لیتے ہیں جو کہ کینسر، دل کے امراض، جوڑوں کی سُوجن، دِماغی خَلَل کے مسائل پیدا کر سکتے ہیں، دماغ کے خلیوں کو اس طرح مُتَاثِر کرتے ہیں کہ بُڑھاپا جلد آ جاتا ہے۔

سورۂ لُقمان کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزُ الایمان: ''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنا لیں ان کے لیے ذلّت کا عذاب ہے۔ (پ ۲۱ لقمان :۶)

ناوِلیں اور کہانیاں

خزائنُ العِرفان میں اِس آیت کے تحت ہے: لَھْو ہر اُس باطِل کو

کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ کہانیاں، افسانے بھی اِس میں داخل ہیں، **شانِ نُزول:** یہ آیت نضر بن حارِث بن کلدہ کے حق میں نازِل ہوئی جو تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کا سفر کیا کرتا تھا۔ اس نے عَجَمِیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصّے کہانیاں تھیں، وہ قُریش کو سناتا اور کہتا: "سرورِ کائنات (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالِہٖ وَسلَّم) تمہیں عاد و ثمود کے واقِعات سناتے ہیں اور میں رُستم و اِسفند یار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔ اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔

اِس سے جاسُوسی ورُومانی ناوِلیں اور عِشقِیہ وفِسقِیہ افسانے اور بھوت و پری کی کہانیاں اور لایعنی لطیفے پڑھنے اور سُننے والے عِبرت حاصِل کریں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بعض جلیلُ القدر صَحابہ و تابعین مَثَلاً سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود، سیِّدُنا عبداللہ بن عباس، سیِّدُنا سعید بن

جُبیر، سیِّدُنا حسن بصری اور سیِّدُنا عِکْرِمہ ومُجاہِد ومکحول وغیرہُم ائمہ صَحابہ وتابِعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے ''لَھْوَ الْحَدِیْث'' کی تشریح **موسیقی** اور گانے باجے سے کی ہے کیونکہ یادِ الٰہی عزَّوَجَلَّ سے غافِل کرنے کا یہ ایک قَوی سبب ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۹۳ ماخوذاً)

ڈھول باجے مٹا دو!

میوزک سینٹر چلانے والوں، گانے باجے سننے سنانے والوں، اپنے ہوٹلوں اور پان کی دکانوں میں گانے باجے بجانے والوں، اپنی کاروں اور بسوں میں گانے کی کیسٹیں چلانے والوں، نیز فنکاروں! اداکاروں اور گلوکاروں سب کیلئے لمحۂ فکریہ ہے، ''**مُسنَدِ امام احمد بن حَنبل** رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے، سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رَحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے مُنہ اور ہاتھ سے بجائے جانے والے **آلاتِ موسیقی** اور

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

سازوں کو مِٹانے کا حُکم دیا ہے اور اُن بُتوں کو مِٹانے کا حُکم فرمایا ہے جن کی زمانۂ جاہلیت میں پُوجا ہوتی تھی۔ اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عزّت کی قسم یاد کر کے فرمایا: میرے بندوں میں سے جس نے **شراب** کا ایک گھونٹ پیا اُس کو اس کے بدلے **جہنَّم کا کھولتا ہوا پانی** پلاؤں گا خواہ اُسے عذاب ہو یا بخشا جائے اور جو شخص کسی بچّہ کو شراب پلائے گا اُس (پلانے والے) کو بھی کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ اُسے عذاب ہو یا بخشا جائے اور گانے والی عورتوں کی خرید و فروخت اور گانے کی تعلیم و تجارت اور ان کی قیمت **حرام** ہے۔

(مُسندِ امام احمد بن حنبل حدیث ۲۲۲۸۱ ج۸ ص۲۸۶ دارالفکر بیروت)

گھر گھر میوزِک سینٹر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے!!! جس میٹھے **مصطفےٰ** صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کی مَحبَّت کا ہم دم بھرتے ہیں، اُن کو اُن کے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آلاتِ مُوسیقی یعنی ڈھول، طبلے، سارنگیوں اور بانسریوں وغیرہ کو مٹانے کا حُکم فرمایا ہے جبکہ آج کئی بدنصیب مسلمان اِن منحوس آلات کو حرزِ جان

بنائے ہوئے ہیں۔ آہ! پیارے آقا سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالٖہٖ وَسلَّم میوزِک کے آلات کو مٹانا چاہتے ہیں **مگر** میٹھے آقا مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالٖہٖ وَسلَّم کے نام لیواؤں نے گلی گلی **میوزک سینٹر** کھول رکھے ہیں! نہیں نہیں **بلکہ** آج تو مسلمان کے اکثر گھر میوزِک سینٹر بنے ہوئے ہیں۔ نیز بیان کردہ حدیثِ مبارَک میں شرابیوں کے لیے بھی درسِ عبرت ہے، **شراب** پینے والے کو **جہنّم کا کھولتا ہوا پانی** پلایا جائے گا۔

بندر و خِنزیر

عُمدَۃُ الْقاری میں ہے، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، شَہَنْشاہِ اَبرار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالٖہٖ وَسلَّم کا ارشادِ **عبرت بنیاد** ہے: آخِر زمانہ میں میری اُمّت کی ایک قوم کو مَسْخ کر کے **بندر** اور **خِنزیر** بنا دیا جائے گا۔ **صحابۂ**

کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم خواہ وہ اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ فرمایا: ہاں خواہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں، عرض کی گئی: ان کا جُرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورتوں کا گانا سنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پئیں گے اسی لَھْو و لَعِب میں وہ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بنادیئے جائیں گے۔ (عُمدَۃُ القاری ج ١٤، ص ٥٩٣ دارالفکر بیروت)

زمین میں دھنس جائیں گے

جامِع تِرمِذی میں سُلطانِ دوجہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''میری اُمّت میں زمین میں دھنسا دیئے، پتھر برسنے اور صُورتیں مَسخ ہونے کے واقِعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا

اور شراب پی جائے گی۔" (سنن الترمذی، ج٤ ص ٩٠ حدیث ٢٢١٩ دار الفکر بیروت)

موبائل فون میں میوزیکل ٹیون

آہ! آج تو بات بات پر مُوسیقی رائج ہے ہر چیز میں مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جارہی ہیں۔ حتّٰی کہ مذہبی نظر آنے والے اکثر افراد کے موبائل فون میں بھی مَعاذَاللہ عزوجل میوزیکل ٹیون ہوتی ہے۔ **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** کیا اب بھی .T.V اور .V.C.R پر فلمیں ڈِرامے اور ناچ گانے دیکھنے سننے سے سچی توبہ نہیں کریں گے؟

گانے بجانے والے کی کمائی حرام ہے

"کَنْزُ الْعُمَّال" میں ہے، "سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا ارشادِ پاک ہے: "مجھے آلاتِ موسیقی کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔" مزید فرمایا: "گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی **حرام** ہے اور زانیہ کی کمائی **حرام** ہے اور **اللہ** تبارک وتعالیٰ نے اپنے اوپر

لازِم فرمایا ہے کہ مالِ **حرام** سے پلنے والے **بدن** کو جنّت میں داخل نہیں فرمائے گا۔

(کنزُ العُمّال، ج ۱۵، ص ۹۹، حدیث ۴۰۶۸۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

معمولی سی دولت

آہ! صد ہزار آہ! چند سِکّوں اور عارِضی شُہرت کی حِرص میں گلوکار و مُوسیقار، رَقّاص ورَقّاصہ **اللہ** عزّوجلّ کی کس قدر ناراضگی مول لے رہے اور قہرِ خُداوندی عزّوجلّ کو دعوت دے کر اپنے لیے جہنّم کی خوفناک آگ، **بھیانک سانپ** اور **خطرناک بچھوؤں** کا بندوبست کر رہے ہیں!

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ''جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن **اللہ** عزّوجلّ اُس کے کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیلے گا۔''

(کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۹۶ حدیث ۴۰۶۶۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہوٹلوں، پان کی دوکانوں، بسوں

اور کاروں میں گانے کی کیسٹیں بجنے کا سلسلہ ختم ہو جائے اور ہر طرف تلاوتِ قرآنِ پاک، دُرُود وسلام اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعتِ پاک اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں چلانے کا سلسلہ عام ہو جائے۔

مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجِب ہے

حضرت سیِّدُنا علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام ہے) کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی **حرام** ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر **واجب** ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے"۔ (رَدُّالمُحتَار ج۹ص۶۵۱ دارالمعرفة بیروت)

کانوں میں اُنگلیاں ڈالنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو کلامِ ربّ

کائنات عَزَّوَجَلَّ نعتِ شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور سنّتوں بھرے بیانات تو سنتے ہیں مگر فلمی گانوں اور مُوسیقی کی آواز آنے پر نہ سننے کی پوری کوشش کرتے ہوئے ثواب کی نیّت سے کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے فوراً دُور ہٹ جاتے ہیں۔ چُنانچہ حضرت **سیِّدُنا نافِع** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں (بچپن میں) حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ راستے میں مزمار (یعنی بانسری) بجانے کی آواز آنے لگی، ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے **اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال دیں** اور راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے اور دُور جانے کے بعد پُوچھا، **نافِع!** آواز آرہی ہے؟ میں نے عرض کی: اب نہیں آرہی۔ تو کانوں سے اُنگلیاں نکالیں اور ارشاد فرمایا: ''ایک بار میں **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ** صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کہیں جارہا تھا، سرکار صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسی طرح کیا جو میں نے کیا۔''

(سننِ ابو داوٗد ج٤ ص ٣٦٧ حدیث ٤٩٢٤ دارالفکر بیروت)

مُوسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

معلوم ہوا کہ جوں ہی مُوسیقی کی آواز آئے فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جائے کیوں کہ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دِیں مگر وَہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا **واجِب** ہے۔

آہ! آہ! آہ! اب تو بسوں، گاڑیوں، طیّاروں، گھروں، دُکانوں، گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی جایئے مُوسیقی کی دُھنیں اور موبائل فونوں میں بھی معاذَاللہ میوزیکل ٹیونز سُنائی دیتی ہیں اور جو مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیوانہ گناہ سے بچنے کی نیّت سے کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر دُور ہٹ جائے اُس کا مذاق اُڑے۔

وہ دَور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

مُوسیقی سے بچنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مُوسیقی سننے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اُس خوش نصیب کا اِنعام بھی سَماعت فرمایئے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ خوشبودار ہے، قِیامت کے روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی مَزامیر سے دُور رکھتے تھے؟ انہیں، ساری جماعتوں سے الگ کر دو! فِرِشتے انہیں الگ کر کے مُشک و عَنبر کے ٹیلوں پر بِٹھا دیں گے پھر **اللہ** تبارَکَ وَتعالیٰ فِرِشتوں سے فرمائے گا، اِن کو میری تسبیح وتَحمید سناؤ پھر فِرِشتے ایسی آواز سے (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر) سنائیں گے کہ ایسی آواز سننے والوں نے کبھی نہ سنی ہوگی۔ (کنز العُمّال ج ۱۵ ص ۹۶ رقم ۴۰۶۵۸ دار الکتب العلمیة بیروت)

جنّت کے قاری

حضرتِ سیِّدُنا ابُو موسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ

منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے (قصداً) گانے کو سنا، اس کو جنّت میں رُوحانِیین کی آواز سننے کی اجازت نہیں ہوگی۔ پوچھا گیا کہ رُوحانِیین کون ہیں؟ فرمایا: **"وہ جنّت کے قاری ہیں۔"** (کنزالعُمّال ج۱۵ ص۹۵ حدیث ۴۰۶۵۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

توبہ کا طریقہ

ہر اُس اسلامی بھائی اور اسلامی بہن سے **مَدَنی اِلتجا** ہے جس نے زندگی میں کبھی بھی فلمیں ڈِرامے دیکھے، گانے باجے سنے یا سنائے ہیں، وہ دُو رَکعت **نمازِ توبہ** ادا کر کے اپنے خدا عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں گڑگڑا کر ان گناہوں بلکہ تمام گناہوں سے **سچّی توبہ** کرلیں اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عہد کریں کہ آئندہ کبھی فلموں، ڈِراموں اور گانوں باجوں اور دیگر گناہوں کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے۔ جو گھر کے ذمّہ دار ہیں انہیں چاہیے کہ T.V اور V.C.R کو اپنے گھر سے نکال دیں۔

ایک میجر کے تأثُّرات

آرمی کے ایک میجر کا کچھ اس طرح بیان ہے: ''دعوتِ اسلامی'' کے کسی مبلّغ نے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ **سنّتوں بھرے بیانات** کی بعض کیسٹیں مجھے دیں ان کو سُن کر میرے دل میں ہلچل مچ گئی۔ خُصوصاً ایک کیسٹ میں بیان کردہ اِس واقِعہ نے مجھ پر گہرا اثر ڈالا:

.T.V کی وجہ سے مُردے کی چیخ و پُکار

وہ واقِعہ یہ ہے: **سندھ** کے ایک بُزرگ فرماتے ہیں: ایک رات میں قبرِستان میں جا کر ایک **قبر** کے پاس بیٹھ گیا کہ مجھے اُونگھ آ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ جس **قبر** کے پاس میں بیٹھا تھا اُس میں **عذاب** ہو رہا ہے اور مُردہ چلّا چلّا کر مجھ سے کہہ رہا ہے: **بچاؤ بچاؤ!** میں نے کہا: میں تمہیں کس طرح عذاب سے بچاؤں؟ کہنے لگا: ساتھ والی بستی میں میرا فُلاں نمبر کا مکان ہے، میرا ایک ہی بیٹا ہے اور اُس نے اِس وقت .T.V چلایا ہوا ہے، آہ! جب بھی وہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

T.V. پر کوئی فلم یا ڈِرامہ دیکھتا ہے مجھ پر عذاب شُروع ہو جاتا ہے۔ ہائے! میں نے اُس کی صحیح اسلامی تربیت کیوں نہیں کی؟ ہائے! میں نے اس کو T.V. کیوں لا کر دیا!'' میری آنکھ کُھل گئی۔ میں صبح اُس بستی میں پہنچا اور اس کے بیٹے کو تلاش کر کے رات والا قصہ سنایا، اس پر وہ رونے لگا اور اُسی وقت اس نے توبہ کی اور اپنے گھر سے T.V نکال دیا۔

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہوگیا

میجر صاحِب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: کیسٹ سے یہ واقِعہ سن کر میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھا کہ آج تو زندگی کے ٹھاٹھ ہیں، عنقریب مر کر **قبر** میں اُترنا پڑے گا، اگر میں نے باوُجودِ قدرت گھر میں T.V. رہنے دیا تو کہیں عذاب میں پھنس نہ جاؤں۔ لہٰذا میں نے اپنے گھر کے افراد کو جمع کر کے سمجھایا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِتّفاقِ رائے سے ہم نے اپنے گھر سے T.V نکال دیا۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم اِس کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد میرے

بچّوں کی امّی کو **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی زیارت ہوئی اور سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا **"مبارک ہو، تمہارا گھر سے .T.V نکالنے کا عمل اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے منظور فرمالیا ہے"۔**

وہ تشریف لائے یہ ان کا کرم تھا
یہ گھر تھا کہاں ان کے آنے کے قابل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ ، علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بطورِ تَمَسْخُر اور ٹھٹّھا (یعنی مذاق مسخری میں) کفر کریگا وہ بھی مُرتَد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتِقاد (یعنی عقیدہ) نہیں رکھتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۳ ،دُرِّمُختار ج۶ ص ۳۴۳)

گانوں کے 35 کفریہ اشعار

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹیے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

گانوں کے 35 کُفریہ اَشعار[1]

شیطان لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ مکمّل پڑھ لیجئے اگر قُصُور وار ہوئے اور دل زندہ ہوا تو شاید نَدامت سے آپ رو پڑیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے **لوگو!** بے شک بروزِ قِیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود **شریف** پڑھے ہوں گے۔

(فردوسُ الاخبار ج۲ ص۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰ دار الفکر، بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۲۰، ۲۱، ۲۲ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شبِ اتوار فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اُونٹوں نے مست ہو کر دم توڑ دیا!

حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار قبیلۂ عَرَب کے سردار کے مہمان خانہ میں پڑاؤ کیا، وہاں ایک **حبشی** غلام زنجیروں میں جکڑا ہوا دھوپ میں پڑا تھا، تَرس کھاتے ہوئے میں نے سردار سے کہا: یہ غلام مجھے بَخش دیجئے۔ سردار بولا: عالی جاہ! اِس غلام نے اپنی مَسحُور کُن سُرِیلی آواز سے میرے کئی **اُونٹ** مار ڈالے ہیں! قِصّہ یوں ہے کہ میں نے اِس کو کھیت سے اناج وغیرہ لانے کیلئے چند **اُونٹ** دیئے اِس نے ہر **اُونٹ** پر اُس کی طاقت سے دُگنا بوجھ لادا اور راستے بھر **گاتا** رہا جس سے **اُونٹ** مَسْت ہو کر دوڑتے ہوئے بے حال ہو کر واپس آئے، اور رفتہ رفتہ سبھی **اُونٹوں نے دم توڑ دیا!** حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں بے حد مُتَعَجِّب ہوا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے! دَرِیں اَثنا (یعنی اتنے میں) تین[۳] چار[۴] دن کے پیاسے چند **اُونٹ** گھاٹ پر پانی پینے آئے، سردار نے **حبشی غلام** کو حکم دیا: **گانا** شروع

کر۔ اُس نے نہایت ہی **خوش اِلحانی** کے ساتھ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اونٹوں پر کیفیت طاری ہوئی وہ پانی پینا بھول گئے، مستی میں جھومنے لگے اور پھر بے تابانہ جنگل کی طرف بھاگنے لگے۔ اس کے بعد سردار نے غلام کو آزاد کر کے مجھے بَخْش دیا۔

(ماخوذ از کشف المحجوب ص ٤٥٤ نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیاء لاہور)

اچھے اشعار سُننا ثواب ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خوش اِلحان انسان کی آواز میں کتنا جادو ہوتا ہے کہ اُس کی سُرِیلی آواز سے انسان تو انسان حَیوان بھی مَسْت ہو جاتے ہیں۔ جائز اشعار مَثَلاً حمد، نَعْت اور مَنْقَبت وغیرہ جائز طریقے پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننا باعِثِ ثواب اور بُرے اشعار جیسا کہ فلموں کے **فحش گانے** وغیرہ سننا سببِ عذاب ہے۔ حضرتِ **سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خوش اِلحانی کی نعمت عطا ہوئی تھی اور آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی آواز کے ساتھ چَرندے پَرندے بھی تسبیح کرتے تھے چُنانچِہ پارہ 17 سورۃُ الْاَنْبِیاء

آیت 79 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۗ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مُسخّر فرمادیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیت کے تحت تفسیر نورُ العِرفان میں فرماتے ہیں: "اِس طرح کہ پہاڑ اور پرندے آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ساتھ ایسی تسبیح کرتے تھے کہ سننے والے ان کی تسبیح سنتے تھے۔ ورنہ شَجَر و حَجَر (تو) اللہ عزوجل کی تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں۔" (نورالعرفان ص ۵۲۳)

داؤد علیہ السلام کی دلکش آواز کے کرِشمے

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اللہ وَدُوْد عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اِس قدر نوازا تھا کہ آپ کی خوش اَلحانی کے باعِث چلتا ہوا پانی ٹھہر جاتا، چرندے اور جانور آوازِ مبارَک سن کر پناہ گاہوں سے باہَر نکل آتے، اُڑتے پرندے گر پڑتے اور بسا اوقات

ایک ایک ماہ تک مدہوش پڑے رہتے اور دانہ نہ چکھتے، شِیر خوار بچّے نہ روتے نہ دودھ طلب کرتے، کئی اَفراد فوت ہو جاتے حتّٰی کہ ایک بار آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسُوز آواز کے سبب بہُت سارے افراد دم توڑ گئے۔ شیطان یہ سب کچھ دیکھ کر جل بُھن کر کباب ہوا جا رہا تھا بِالآخِر اُس نے بانسری اور طَنبُورہ بنایا اور حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے رَحمتوں بھرے اجتماع کے مقابلے میں اپنا نُحُوستوں بھرا اجتماع یعنی محفلِ مُوسیقی کا سلسلہ شُروع کیا۔ اب سامِعینِ داؤدی دُو گُروہوں میں مُنقَسِم ہو گئے، سعادت مند حضرات حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی کو سنتے جبکہ بد بخت اَفراد گانے باجوں اور راگ رنگ کی محافِل میں شرکت کر کے اپنی آخرت خراب کرنے لگے۔

(ماخوذ از کشف المحجوب ص ۴۵۷)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! گانے باجے سننا سنانا شیطانی اَفعال ہیں، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔

گانوں باجوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے کہ اِس کا عذاب کسی سے بھی نہ سَہا جا سکے گا۔ **حضرتِ** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے: "**جو شخص** کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیلے گا"۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۹۶ حدیث ۴۰۶۶۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

بندر و خِنزیر

عُمدَۃُ القاری میں ہے، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، شَہَنشاہِ اَبرار، ہم غریبوں کے غمگُسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ **احمدِ مختار** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: آخِر زمانہ میں میری اُمّت کی ایک قوم کو مَسخ کر کے بندر اور خِنزیر بنا دیا جائے گا۔ **صَحابۂ کِرام** علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم خواہ وہ اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ **فرمایا:** ہاں خواہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں۔ عرض کی گئی: ان کا جُرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورتوں کا گانا سنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پئیں گے اسی **لَھْو و لَعِب** (یعنی کھیل کود) میں رات گزاریں گے اور صبح کو **بندر** اور **خنزیر** بنادیئے جائیں گے۔ (عُمدۃُ القاری ج ۱۴، ص ۵۹۳ دارالفکر بیروت)

سُرخ آندھیاں

حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری امت **پندرہ** ۱۵ خصلتیں اختیار کر لے گی تو اس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی عرض کی گئی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت بنالیا جائے اور ﴿۲﴾ امانت کو مالِ غنیمت بنالیا جائے اور ﴿۳﴾

زکوٰۃ کو جُرمانہ سمجھا جائے اور ﴿۴﴾ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ﴿۵﴾ ماں کی نافرمانی کرے اور ﴿۶﴾ دوست کے ساتھ بھلائی کرے اور ﴿۷﴾ باپ کے ساتھ بے وفائی کرے اور ﴿۸﴾ مساجد میں آوازیں بُلند کی جائیں (یعنی مسجِدوں میں دنیاوی باتوں کا شور، لڑائیاں جھگڑے ہونے لگیں۔ نعت خوانی، ذکرُ اللہ کی مجلسیں، میلاد شریف، ذکر کے حلقے تو حُضور (علیہ السلام) کے زمانہ ہی میں بھی مسجدوں میں ہوتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص۲۶۳، ضیاء القرآن)) اور ﴿۹﴾ سب سے رَذیل (یعنی کمینہ ترین) شخص کو قوم کا سردار بنالیا جائے اور ﴿۱۰﴾ کسی شخص کے شَر سے بچنے کیلئے اُس کی عزّت کی جائے اور ﴿۱۱﴾ شرابیں پی جائیں اور ﴿۱۲﴾ ریشم پہنا جائے اور ﴿۱۳﴾ **گانے والیوں** اور ﴿۱۴﴾ **آلاتِ مُوسیقی** کو رکھا جائے اور ﴿۱۵﴾ اِس اُمّت کے بعد والے پہلوں کو بُرا کہیں، اُس وقت لوگوں کو **سُرخ آندھیوں** یا زلزلوں یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مَسخ یا پتّھر برسنے کا انتِظار کرنا چاہیے۔ (سنن الترمذی ج٤ ص٨٩۔٩٠، حدیث٢٢١٧، ٢٢١٨ دار الفکر بیروت)

یاد رکھئے! مُوسیقی والے گانے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آ رہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھر پور کوشش کرنا ضروری ہے چُنانچہ حضرتِ علاّمہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: ''بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر **واجب** ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔'' (رَدُّ المُحتار ج۹ ص ۶۵۱ دار المعرفة بیروت)

مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجب ہے

حضرت سیِّدُنا علاّمہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے کیونکہ یہ سب کفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی **حرام** ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے''۔

(اَیضاً ص ۶۵۱)

مُوسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوں ہی موسیقی کی آواز آئے تو ممکنہ صورت میں فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جانا چاہئے۔ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دیں مگر وَہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو **مُوسیقی** کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجِب ہے۔ اگر کوشش نہیں کریں گے تو ترکِ واجِب کا گناہ ہوگا۔

آہ! آہ! آہ! اب تو سیّاروں، طیّاروں، مکانوں، دُکانوں، ہوٹلوں، چوراہوں اورگلیوں بازاروں میں جس طرف بھی جایئے موسیقی کی دُھنیں سنائی دیتی ہیں۔ گانے جاری ہونے کی صورت میں ہوٹل میں کھانے پینے کی ہرگز ترکیب نہیں کرنی چاہئے۔

فون کی میوزیکل ٹیونز سے توبہ کیجئے

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مذہبی نظر آنے والے افراد کے موبائل

فون میں بھی مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اکثر میوزیکل ٹیون ہوتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔ جس کے فون میں **میوزیکل ٹیون** ہو اُس کیلئے ضروری ہے کہ ابھی اور اِسی وقت توبہ بھی کرے اور ہاتھوں ہاتھ اپنی اِس منحوس ٹیون کو ہمیشہ کیلئے خَتْم کردے۔ ورنہ جب جب یہ **میوزیکل ٹیون** بجے گی خود بھی سننے کی آفت میں پڑے گا اور دوسرا مسلمان بھی اگر سننے سے بچنے کی کوشش نہیں کریگا تو پھنسے گا۔

واقِعی حالات ناگُفتہ بِہ ہیں جو لوگ حُسّاس ہوتے ہیں ان کیلئے مُوسیقی کے مُعامَلہ میں سخْت امتحان کا دَور ہے۔ میں ایک اسلامی بھائی کو جانتا ہوں جس کا مکان بازار کے ساتھ ہونے کے سبب وقتاً فوقتاً **مُوسیقی** کے ساتھ گانوں کی آوازیں آتی رَہتی ہیں، بے چارہ کبھی اِس کمرہ میں پناہ لیتا ہے تو کبھی اُس کمرہ میں، پھر بھی آواز آتی ہے تو دروازے کھڑکیاں بند کر کے بچنے کی سعی کرتا ہے۔ ایسوں کا مذاق اُڑانے کے بجائے ہر ایک مسلمان کو **مُوسیقی** کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنی آخِرت کیلئے بھلائی کا سامان کرنا چاہئے۔ مُوسیقی کی آواز سے بچنے کیلئے **ہیڈ فون** بھی کار آمد ہے، ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ضَرورتاً

کانوں میں روئی یا فوم کے ٹکڑے رکھ دیئے جائیں۔ فوم کے ٹکڑے مختلف انداز (یا مختلف ناموں مثلاً FOAM EAR PLUG) وغیرہ میں مخصوص میڈیکل اسٹور سے بھی مل سکتے ہیں۔ بیان کردہ احتیاطوں پر عمل کرنے کو میں واجب نہیں کہتا۔ نیز مُوسیقی کی آواز آنے کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ کر بھاگنے یا بسوں وغیرہ کا سفر ناجائز ہونے کا حکم بھی نہیں لگاتا کہ فی زمانہ اِس میں شدید حرج ہے۔ بس مُوسیقی کی آواز کو دل میں بُرا جانتے ہوئے جس سے جس طرح بن پڑے بچنے کی کوشش کرکے ثواب کمائیے۔

گانوں کے 35 کُفریہ اشعار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فِلمیں ڈِرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا **حرام** اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **افسوس!** اب تو **فلمی گیت** لکھنے اور گانے والے اتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ انہوں نے **ربِّ کائنات**، خالقِ ارض وسمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ پر بھی اعتِراضات شُروع کر دیئے ہیں۔ اپنی دکانوں اور ہوٹلوں میں گانے بجانے والوں، اپنی بسوں اور کاروں میں **فلمی گیت**

چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ کر کے بستروں پر سسکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسایوں کی آہیں لینے والوں اور بے سوچے سمجھے گانے گُنگُنانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطٰن نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اور لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّمی اور ناری بنانے کیلئے کس قدر عیّاری و مکّاری کے ساتھ ساز و آواز کے جادو کا جال بچھا ڈالا ہے۔ میرا دل گھبراتا ہے، زَبان حیا سے لڑکھڑاتی ہے مگر ہمّت کر کے اُمّتِ مسلِمہ کی بہتری کیلئے گانوں میں بولے جانے والے 35 **کُفرِیَہ اَشعار** نُمُونتاً پیش کرتا ہوں:۔

(۱) سیپ کا موتی ہے تُو یا آسماں کی دھول ہے
تُو ہے قدرت کا کرِشمہ یا خُدا کی بھول ہے

اس شِعر میں مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **بھولنے** والا مانا گیا ہے جو کہ **صریح کُفر** ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ چُنانچہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: میرا رب (عَزَّوَجَلَّ) نہ بہکے نہ بھولے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۵۲)

(۲) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں

پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے

اِس میں اپنے مجازی محبوب کی **پوجا** کرنے کے عزم کا اظہار ہے جو کہ **کفر** ہے۔

(۳) ہائے! تجھے چاہیں گے

اپنا خدا بنائیں گے

اس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کو خدا بنانے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے جو کہ **صریح کفر** ہے۔

(۴) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟

پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں؟

اِس میں اپنے مجازی محبوب کی **پوجا** کی اجازت مانگی گئی ہے جو کہ

کُفر ہے اور **سجدہ** کا بھی اِذن طلب کیا ہے، غیرِ خدا کو سجدۂ تعظیمی حرام اور سجدۂ عبادت **کفر** ہے۔

(۵) تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے کہ جب تک جئیں گے مَحَبَّت کریں گے
سزا رب جو دے گا وہ **منظور** ہوگی بس اب تو تمہاری **عبادت** کریں گے

اِس شعر کے مِصرعِ ثانی میں دو صریح **کفریات** ہیں (۱) **اللہ** تَوّاب عَزَّوَجَلَّ کے **عذاب کو ہلکا** جانا گیا ہے (۲) غیرِ خدا کی **عبادت** کے عزم کا اِظہار ہے۔

(٦) یا رب تُو نے یہ **دل توڑا** کس موسم میں؟

"اِس مِصرَع میں **اللہ** تعالیٰ پر **اِعتراض** کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کفر** ہے اگر **اِعتراض** ہی مقصود تھا تو **قائل کافِر و مُرتد ہوگیا**۔

(۷) کیسے کیسے کو دیا ہے **ایسے ویسے** کو دیا ہے
اب تو **چھپّڑ پھاڑ** مولا اپنی **جیبیں جھاڑ** مولا

مِصرَعِ ثانی میں "چھپّر پھاڑنا اور جیبیں جھاڑنا" اگرچہ مُحاوَرتاً بھی بولا

جاتا ہے لیکن خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی مبارک شان میں سخت ممنوع ہے اور اگر **اللہ** تعالیٰ کو اَجسام کی طرح جسم والا ماننا اور اسے جیب والا لباس پہننے والا اِعتِقاد کیا تو **صریح کفر** ہے۔ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔

(۸) بے چِیپیاں سَمیٹ کر سارے جہان کی

جب کچھ نہ بن سکا تو مِرا دل بنا دیا

اِس شعر کے مصرعِ ثانی کے ان الفاظ ''**جب کچھ نہ بن سکا**'' میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ''**عاجز و بے بس**'' قرار دیا گیا ہے جو کہ **صریح کفر** ہے۔

(۹) دنیا بنانے والے **دنیا میں آکے دیکھ**

صدمے سہے جو میں نے **تُو بھی اُٹھا کے دیکھ**

یہ شعر کئی **کفریّات** کا مجموعہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ پر واضح اعتراض اور اس کی توہین ہے۔

(۱۰) دنیا بنانے والے کیا **تیرے من میں سمائی؟**

تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟

اِس شِعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کفر** ہے۔

(۱۱) اے خدا ان حَسینوں کی **پتلی کمر کیوں بنائی؟**

تیرے پاس مٹّی کم تھی یا تُو نے رشوت کھائی (معاذ اللہ عزوجل)

مذکورہ شِعر میں تین صریح **کُفریات** ہیں: (۱) اِس میں ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ سِتُودہ صِفات پر **پتلی کمر** بنانے پر **اعتِراض** (۲) اِس پر عاجِز و بے بس ہونے کا اِلزام اور (۳) رِشوت کھانے کا اِتّہام (یعنی تُہمت) ہے۔

(۱۲) **اِس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پُرانی ہے**

مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں **جنّتی حور کی کُھلی توہین** ہے، جنّت یا **جنّت** کی کسی بھی نعمت کی توہین **صریح کفر** ہے۔

(۱۳) حَسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے

خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس شعر کے دوسرے مِصرَع میں کہا گیا ہے: "**خدا** عَزَّوَجَلَّ **بھی نہ جانے**" یہ بات **صَریح کفر** ہے۔

(۱۴) خدا بھی **آسماں سے** جب زمیں پر **دیکھتا ہوگا**

مرے محبوب کو **کس نے بنایا سوچتا ہوگا**

اس شعر میں مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کفریات ہیں ﴿۱﴾ **جب دیکھتا ہوگا** اِس کا مطلب یہ ہوا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر وقت نہیں دیکھتا ﴿۲﴾ اِس بے حیا کے محبوب کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے نہیں بنایا مَعاذَاللّٰہ اُس کا کوئی اور خالق ہے ﴿۳﴾ کس نے بنایا یہ بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم ﴿۴﴾ سوچتا ہوگا ﴿۵﴾ خدا عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ **مکان** اور **سَمت** سے پاک ہے۔ بہر حال یہ شعر **کفریات** کا مَلغُوبہ ہے اِس میں ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی طرف جَہالت اور محتاجی کی نسبت ہے کسی اور کو خالِق ماننا ہے اللّٰہُ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی خالِقِیَّت کا انکار ہے، وہ ہر وقت ہر لمحہ ہر شے کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ شعر میں ان

اَوصاف کا انکار ہے۔ یہ سب قطعاً اجماعاً **کفریات** ہیں۔ قائل **کافر و مرتد** ہو گیا یونہی خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مکان** ثابت کیا ہے یہ بھی **کفر** ہے۔

(۱۵) رب نے مجھ پر ستم کیا ہے
زمانے کا غم مجھے دیا ہے

اِس شِعر میں دو **کفریات** ہیں (۱) مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ظالم ٹھہرایا گیا اور (۲) اُس پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۱۶) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اِس شِعر میں دو صریح **کفریات** ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **ظالم** کہا گیا ہے (۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کیا گیا ہے۔

(۱۷) او میرے رَبّا رَبّا رے رَبّا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اِس کفریات سے بھرپور شعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** اور اس کی **توہین** ہے۔

(۱۸) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا

خدا تراش لیا اور بندگی کر لی!

اس شِعر کے مِصْرَعِ ثانی میں **دُو صریح کفر** ہیں: (۱) مخلوق کو خدا کہنا (۲) پھر اس کی بندَگی یعنی عبادت کرنا۔

(۱۹) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں

قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

اِس شِعر کے مصرعِ ثانی میں **غیرِ خدا کو خدا** کہا گیا ہے۔ یہ **صریح کفر** ہے۔

(۲۰) کسی پتّھر کی مُورت سے مَحَبَّت کا ارادہ ہے

پرستش کی تمنّا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اس شِعر میں **پتّھر کے بُت کی پوجا کی تمنّا اور نیّت کا اظہار ہے** جو کہ **کُھلا کفر** ہے۔ کیوں کہ ارادۂ کفر بھی **قَطْعی کفر** ہے۔ اِس شعر میں اپنے لئے **کُفْر** پر رِضامندی بھی ہے یہ بھی **صریح کفر** ہے۔

(۲۱) مجھے بتاؤ جہاں کے مالِک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے

ترے سُمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رُلا رہا ہے

اِس شعر میں **اللہ** تبارَک وَتعالیٰ پر **اِعتراض** کا پہلو نُمایاں ہے اِس لئے **کُفر** کا حکم ہے۔ اوراگر شاعر یا جو پڑھے اُس کی مُراد **اللہ** عزَّوَجَلَّ پر **اِعتراض** ہوتو **صریح کُفر** ہے اور وہ **کافِر و مُرتَد** ہوجائیگا۔

(۲۲) ہر دُکھ کو ہے گلے لگایا، ہر مشکل میں ساتھ نبھایا
ان کی کیا تعریف کروں میں، فرصت سے ہے رب نے بنایا

اِس شعر میں **فرصت سے ہے رب نے بنایا** کے الفاظ کفریہ ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ''فُرصت'' کالفظ بولنا **کُفر** ہے۔

(۲۳) اے خُدا بہتر ہے یہ کہ تُو چُھپا پردے میں ہے
بیچ ڈالیں گے تجھے یہ لوگ اِسی چکّر میں ہیں

اس شِعر میں **ربُّ العٰلَمین** جَلَّ جلالُہٗ کومجبور و بے بس اور دھوکہ کھا جانے والا کہا گیا ہے، جوکہ اللّٰہُ ربُّ العٰلَمِین کی **کھلی توہین** ہے۔ اور اللّٰہُ المبین کی توہین **کفر** ہے۔

(۲٤) اب یہ جان لے لے یارب، یا ایمان لے لے یارب
دو جہان لے لے یارب، یا خدا! فَنا فَنا یہ دل ہوا فَنا

اِس شعر کے اِس حصّے **ایمان لے لے یارب** میں ایمان چلے جانے یعنی کافر ہوجانے پر راضی ہونا پایا جارہا ہے جو کہ **کفر** ہے۔ ''فتاویٰ تاتارخانیہ'' میں ہے: ''جو اپنے کفر پر راضی ہوا تحقیق اُس نے **کفر** کیا۔ (فتاوٰی تاتارخانیہ، ج۵ص٤٦٠)

(۲۵) جب سے ترے نیناں مِرے نینوں سے لاگے رے

تب سے دیوانہ ہوا سب سے بیگانہ ہوا

رب بھی دیوانہ لاگے رے

اِس شعر کے اِس حصّے **رب بھی دیوانہ لاگے رے** میں شاعرِ بے بَصائر کے دعوے کے مطابق اس کو خداوندِ قُدّوس عَزَّوَجَلَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **دیوانہ** لگ رہا ہے۔ یقیناً یہ اُس عَزَّوَجَلَّ کی شانِ عالی میں کُھلی گالی اور کُھلا کُھلا **کُفر وارتداد** ہے۔ فتاوٰی تاتارخانیہ میں ہے: ''جو **اللہ** کو ایسے وَصْف (یعنی پہچان یا خاصیّت) سے مَوصوف کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں یا **اللہ** تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا یا اس کے اَحکام میں سے کسی حکم کا مذاق اُڑائے یا اُس کے وعدے یا وَعید کا انکار کرے تو ایسے آدمی کی تکفیر کی جائے گی یعنی اُس کو **کافر** قرار دیا جائے گا۔

(فتاوٰی تاتارخانیہ، ج۵ص٤٦١)

(۲۶) جو بھرتا نہیں وہ زخم دیا ہے مجھ کو، نہیں پیار کو بدنام تو نے کیا ہے

جسے میں نے پُوجا مسیحا بنا کر، نہ تھا یہ پتا پتّھروں کا بنا ہے

اِس شعر میں اپنے مَجازی محبوب کو **پوجنے** یعنی اُس کی **عبادت** کرنے کا اقرار ہے اور شاعر اس **کفر** کا اقرار کر رہا ہے اور **کفر** کا اقرار بھی **کفر** ہے۔ اگر مذاقاً ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بطورِ تَمَسخُر اور ٹَھٹّھا (یعنی مذاق مسخری میں) کفر کریگا وہ بھی **مُرتَد** ہے اگرچہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتِقاد (یعنی عقیدہ) نہیں رکھتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۳، دُرِّمُختار ج۹ ص۳۴۳)

(۲۷) رکھوں گا تمہیں دھڑکنوں میں بسا کے

تمہیں چاہتوں کا خدا میں بنا کے

بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَحدَہٗ لاشریک ہے۔ بیان کردہ شعر میں بندے کو ''چاہتوں کا خدا'' مانا گیا ہے جو کہ کُھلا، **کفر و شرک** ہے۔

(۲۸) تم سا کوئی دوسرا اس زمیں پہ ہوا تو رب سے شکایت ہوگی

تمہاری طرف رُخ غیر کا ہوا تو قِیامت سے پہلے قِیامت ہوگی

اِس شعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کرنے کے ارادہ کا اظہار ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کرنا **کفر** ہے۔

(۲۹) مَحَبَّت کی قسمت بنانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا
مَحَبَّت پہ یہ ظلم ڈھانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۰) تجھے بھی کسی سے اگر پیار ہوتا ہماری طرح تُو بھی قسمت کو روتا
یہ اشکوں کے میلے لگانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۱) مرے حال پر یہ جو ہنستے ہیں تارے یہ تارے ہیں تیری ہنسی کے نظارے
ہنسی میرے غم کی اُڑانے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۲) زمانے کے مالک یہ تجھ سے گِلہ ہے خوشی ہم نے مانگی تھی رونا ملا ہے
گِلہ میرے لب پہ بھی آنے سے پہلے زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

مذکورہ اشعار اللّٰہُ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کی **توہین** سے بھرپور ہیں، ان اشعار میں کم از کم **پانچ کُھلے کفریات** ہیں ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے **رونا** ممکن مانا گیا ہے ﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **ظالم** کہا گیا ہے ﴿۳﴾ اسے **محکوم** مانا گیا

ہے ﴿٤﴾ اس کو کسی کے رنج وغم اور بے بسی پر **ہنسی اُڑانے** والا قرار دیا گیا ہے اور ﴿٥﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کیا گیا ہے۔

(۳۳) میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہئے
رب جیسا ہی مجھے سُندر یار چاہئے

اس شعر میں **دو کفریات** ہیں ﴿۱﴾ غیرِ خدا کی **پوجا** یعنی عبادت کا اقرار ہے ﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرح کسی اور کا ہونا ممکن مانا گیا ہے۔ قراٰنِ مجید فرقانِ حمید پارہ 25 سورۂ شُوریٰ، آیت نمبر 11 میں اللّٰہُ ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اس جیسا کوئی نہیں اور وُہی سنتا دیکھتا ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بہارِ شریعت** میں لکھتے ہیں: "**اللہ** ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صِفات میں نہ افعال میں نہ اَحکام میں نہ اَسماء (یعنی ناموں) میں۔" (بہارِ شریعت حصہ اوّل ص ۱۷ مکتبۃ المدینہ)

(۳٤) حُسن خدا ہے حُسن نبی ہے حُسن ہے ہر گلزار میں

حُسن نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے اس سارے سنسار میں

شاعِرِ بے باک نے ''حُسن'' کو خدا کہا ہے اور یہ **کفر** ہے۔

(۳۵) قسمت بنانے والے ذرا سامنے تو آ

میں تجھ کو یہ بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟

مذکورہ شعر میں کئی **کفریات** ہیں: ﴿۱﴾ عذابِ نار کے حق دار شاعِرِ ناہنجار کا **اللہُ غفّار** عزّوجلّ کو مخاطب کر کے اس طرح کہنا: ''ذرا سامنے تو آ'' **اللہ** تعالیٰ کو مقابلہ کیلئے چیلنج کرنا ہے اور یہ اللہُ ربُّ العٰلمین جلَّ جلالُہٗ کی **سخت توہین** ہے اور ربِّ مُبین عزّوجلّ کی توہین **کفر** ہے ﴿۲﴾ ''میں تجھ کو بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟'' کہہ کر **اللہ** تعالیٰ پر **اعتراض** کیا گیا ہے اور یہ بھی **کفر** ہے اور ﴿۳﴾ تیسرا کفر یہ ہے کہ اس میں **اللہ** تعالیٰ کو مقابلے کے لئے پکارا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ

ایمان برباد ہوگیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **قطعی کفر** پر مبنی ایک بھی شعر جس

نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارِج ہو کر **کافِرو مُرتَد** ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اَکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نَمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو **نکاح بھی** ٹوٹ گیا اگر کسی کا **مُرید** تھا تو بیعت (بَے۔عَت) بھی خَتْم ہو گئی۔ اس پر **فَرْض** ہے کہ اُس شِعر میں جو **کفر** ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ **مُرید** ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامِعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے **نکاح** کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اِس طرح کا شِعْر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فِلمی گانے سننے اور گُنگنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی **اِحتِیاطاً توبہ** کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز **تجدیدِ بَیعت** اور **تجدیدِ نکاح** کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

اب میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے **ایمان** لانے کا طریقہ

عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضَروری ہے صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں۔ مَثَلاً کسی ایک نے **کُفْر** بک دیا اُس کو دوسرے نے اِس طرح توبہ کروادی کہ اُس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں **کُفْر** کیا ہے جس سے میں اب توبہ کر رہا ہوں۔ اِس طرح توبہ نہیں ہوسکتی۔ بَہَر حال جس **کُفْر** سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وَقْت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس **کُفْر** کو **کُفْر** تسلیم کرتا ہو، دل میں اُس **کُفْر** سے نفرت و بَیزاری بھی ہو۔ جو **کُفْر** سرزد ہوا **توبہ** میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مَثَلاً گانے کے اِس **کُفْرِیہ** مِصْرَعے "خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے" سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہے: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں نے یہ کُفْر بک دیا کہ "خدا بھی نہ جانے" میں اِس سے بیزار ہوں اور اس کُفْر سے توبہ کرتا ہوں۔**

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم۔ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **کے رسول ہیں**۔ اِس طرح مخصوص کُفْر سے توبہ بھی ہوگئی اور **تجدیدِ ایمان** بھی۔

اگر مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی **کُفْرِیات** بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں

کہے: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھ سے جو جو کُفرِیات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔**'' پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجَمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً **توبہ** کرنا چاہے تو اسطرح کہے: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھ سے اگر کوئی کفر ہوگیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں**'' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

مَدَنی مشورہ: روزانہ ہی سونے سے قبل احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان کرلینا چاہیئے۔ یاد رکھئے! مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا **کفر** پر خاتمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنَّم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

تجدید نکاح کا طریقہ

تَجدیدِ نِکاح کا معنیٰ ہے: ''نئے مَہر سے نیا **نِکاح** کرنا''۔ اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضَروری نہیں۔ **نِکاح** نام ہے اِیجاب وقبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ **خُطبہ ٔنِکاح** شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو

اَعُوْذُ بِاللہ اور **بِسمِ اللہ** شریف کے بعد **سورۂ فاتِحہ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم ازکم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اُس کی رقم **مَہر** واجِب ہے۔ مَثَلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے **اُدھار مَہر** کی نیّت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مذکورہ چاندی کی قیمت پاکستانی 786 روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ ''اِیجاب'' کیجئے یعنی عورت سے کہیے: ''میں نے پاکستانی 786 روپے **مَہر** کے بدلے آپ سے **نکاح** کیا۔'' عورَت کہے: ''میں نے قَبول کیا۔'' نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ **عورت** ہی خُطبہ یا سورۂ فاتِحہ پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے اور مَرد کہے: ''میں نے قَبول کیا''، **نِکاح** ہوگیا۔ بعدِ **نکاح** اگر عورت چاہے تو **مَہر** مُعاف بھی کرسکتی ہے۔ مگر مَرد بلا حاجتِ شرعی عورت سے **مَہر** مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

حالتِ ارتِداد میں ہونے والے نِکاح کا مسئلہ

مُرتَد ہو جانے کے بعد کوئی شخص اگرچہ بظاہر نیک راستے پر آگیا،

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

داڑھی، زلفوں، عمامے اور سنّتوں بھرے لباس سے بھی آراستہ ہوگیا مگر اُس نے اپنے اُس کفر سے توبہ وتجدیدِ ایمان نہ کیا تو بدستور **مُرتد** ہے، توبہ وتجدیدِ ایمان سے پہلے جو بھی نیک عمل کیا وہ مقبول نہیں، بیعت کی تو نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر نِکاح بھی کیا تو نہ ہوا۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد **11** صَفْحہ **153** پر فرماتے ہیں: "مَعاذَاللہ اگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) **کُفرِ صریح** کا ارتِکاب کیا تھا اور بے توبہ و (نئے سرے سے قبولِ) اسلام اُن کا **نِکاح** کیا گیا تو قطعاً نکاح باطل، اور اس سے جو اولاد ہوگی وَلَدُ الزِّنا، اسی طرح اگر بعدِ نکاح اُن میں کوئی مَعاذَاللہ **مُرتد** ہوگیا اور اس کے بعد کے جماع سے اولاد ہوئی تو وُہ بھی **حرامی** ہوگی۔" لہٰذا کسی نے **اِرتِداد** کے بعد اگر **نِکاح** کیا ہو اور **نِکاح** کے بعد اگرچہ **توبہ وتجدیدِ ایمان** کر چکا ہو تو بھی اب نئے سرے سے **نِکاح** کرنا ہوگا۔ اِس کیلئے دھوم دھام شرط نہیں، گھر کی چار دیواری میں بھی **نِکاح**

ہوسکتا ہے۔ اِسکا طریقہ آگے گزر چکا ہے۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے **مُرتَد** ہوا تھا اور پھر اِسی حال میں **نِکاح** کیا تھا تو پھر سب کے سامنے **توبہ و تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح** کرنا ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے: **رسولِ کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم کوئی گناہ کرو تو اس سے توبہ کرلو، اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱ ،دار احیاء التراث العربی بیروت)

اِحتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟

مَدَنی مشورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مَثَلاً سونے سے قَبل (یا جب چاہیں) **اِحتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان** کر لیجئے اور اگر بَآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی اِحتیاطاً **تجدیدِ نکاح** کی ترکیب بھی کرلیا کریں۔ ماں، باپ، بہن بھائی اور اَولاد وغیرہ عاقِل و بالغ مسلمان مرد و عورت **نِکاح** کے گواہ بن سکتے ہیں۔ **احتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مفت ہے اس کے لئے مَہر کی بھی ضرورت نہیں۔**

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن اَبی سِنان علیہ رَحْمَۃُ الحَنّان نَمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپَس گھر تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اَہلِیہ کہنے لگی: آج آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کتنی عورَتیں دیکھیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔

(کتابُ الْوَرَع مَعَہٗ موسُوعہ امام اِبنِ اَبِی الدُّنیا، ج ۱، ص ۲۰۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

اَفسوس! آج اکثر لوگوں کی آنکھیں، نامَحرَم عورتوں، اَمْرَدوں اور بے حیائی کے اِیمان سوز مَناظِر دیکھنے میں کس قدَر بے باک ہیں۔ کاش! شرم و حیا کی دولت نصیب ہو جائے؟

خودکُشی کا علاج

اس رسالے میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

خود کُشی کا علاج[1]

شاید نَفْس و شیطان رُکاوٹ ڈالیں مگر آپ یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بَھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیِّ بْنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرْد، وَظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقْت دُرُود خوانی میں صَرْف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۰۷ حدیث۲۴۶۵ دار الفکر بیروت)

عادت بنا رہا ہوں دُرُود و سلام کی
لائیں گے میری قبر میں تشریف مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

---

[1] یہ بیان امیر اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۹، ۱۰، ۱۱ الشعبان المعظم ۱۴۲۵ ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شب اتوار فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زبردَسْت جنگجُو

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ ثَقَلَین ، سلطانِ کونَین ، رَحْمتِ دارَین ، غمزدوں کے دلوں کے چین ، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ہم (غَزوَہ) حُنَین میں حاضر ہوئے ، تو اللہ کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک شخص کے بارے میں جو کہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا: یہ دوزخی ہے۔ پھر جب ہم قِتال (یعنی لڑنے) میں مشغول ہوئے تو وہ شخص بہُت شِدّت سے لڑا اور اُسے زَخْم لگ گیا۔ کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جس کے بارے میں آپ نے کچھ دیر پہلے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اُس نے آج شدید قِتال کیا اور مر گیا۔ تو نبیِّ اکرم ، رسولِ مُحْتَشَم ، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جہنَّم میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے کہ دَرِیں اَثنا (یعنی اتنے میں) کسی نے کہا: وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زَخْم لگا تھا اور

جب رات ہوئی تو اُس نے اُس زخم کی تکلیف پر صَبر نہ کیا اور **خود کُشی** کرلی۔ چُنانچہ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَللّٰہُ اکبر! ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں''۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ **بِلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا تو حضرتِ بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں میں اِعلان فرمادیا کہ **''جنّت میں صِرف مسلمان داخل ہوگا اور بے شک اللہ تعالٰی اِس دین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے (بھی) کروادیتا ہے''۔**

(صَحِیح مُسلِم، ص۷۰ حدیث ۱۷۸ دار ابن حزم بیروت، صَحِیحُ البُخارِیّ ج۲ ص۳۲۸ حدیث ۳۰۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس جنگجو کے دوزخی ہونے کے دو اَسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کُفّار کے ساتھ نہایت بے جگری سے لڑنے والے زبردست جنگجو کو جو **جہنّمی** قرار دیا اس کے دو سبب ہو

سکتے ہیں ﴿۱﴾ خود کُشی کرنا" اِس صورت میں یہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنّت میں جائے گا ﴿۲﴾ "مُنافِق ہونا" جیسا کہ شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ سیِّدُنا مُحیُ الدِّین یَحییٰ بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی، خطیبِ بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے حوالے سے فرماتے ہیں: "خود کُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا"۔ (شرح مُسلِم لِلنَّوَوِی ج۱ ص۱۲۳ دارالکتب العلمیہ بیروت) اس صورت میں وہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔

مفتی شریفُ الحق صاحِب کی شرح

شارحِ بخاری حضرتِ عَلّامہ مفتی شریفُ الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نُزہۃُ القاری جلد 4 صفحہ 173 پر فرماتے ہیں: یہ شخص حقیقت میں مسلمان تھا یا کافر اس کا فیصلہ مشکل ہے۔ مگر ابتداء میں جو فرمایا: لِرَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ (یعنی ایک شخص جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا) اور آخر میں جو مُنادِی کرائی اس سے بظاہِر یہ مُتَبادِر ہوتا (یعنی فوری ذِہن میں آتا) ہے کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہ تھا اور آخر میں فرمایا: بے شک اللہ اس دین کی فاجر انسان سے مدد کرالیتا ہے۔ اس فاجر کے معنیٔ مُتعارف (معنیٰ معروف) کے لحاظ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حقیقت میں

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مسلمان تھا کیونکہ عُرف میں فاجر کا اِطلاق گناہ گار مسلمان پر ہوتا ہے لیکن یہ قَطْعی نہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے: اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ (پ ۳۰، الِانْفِطار: ۱۴) (ترجمہ: بے شک کافِر جہنّم میں ہیں) اور فرمایا: اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾ (پ ۳۰، المُطَفِّفِین: ۷) (ترجمۂ کنز الایمان: بے شک کافروں کی نامۂ اعمال سجّین میں ہیں) جَلالَین میں دونوں آیتوں کی تفسیر، کُفّار سے کی ہے۔ اس لیے اس حدیث میں بھی فاجِر سے اگر کافر مُراد لیا جائے تو کوئی اِسْتِبعاد (یعنی بعید) نہیں۔

(نُزْھَۃُ الْقاری، ج ٤ ص ۱۷۳، فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

قبولیّت کا دار و مدار خاتِمے پر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بظاہر کوئی کتنی ہی عبادت و رِیاضت کرے، دین کی خوب تبلیغ و خدمت کرے، لیکن اگر دل میں مُنافقت اور میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عداوت ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ اعمال میں خاتِمے کا مکمَّل عمل دَخْل ہے۔ چُنانچہ "مُسندِ امام احمد بن حَنْبل" میں ہے: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" یعنی اعمال کا دار و مدار

خاتمے پر ہے۔ (مُسند اِمام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۴۳۴ حدیث ۲۲۸۹۸ دارالفکر بیروت)

جنّت حرام ہو گئی

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: ''تم سے پہلی اُمّتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں **پھوڑا** نکلا جب اس میں سخت تکلیف محسوس ہونے لگی۔ تو اس نے اپنے تَرکَش (یعنی تیر دان) سے تیر نکالا اور **پھوڑے** کو چیر دیا، جس سے خون بہنے لگا اور رُک نہ سکا یہاں تک کہ اس سبب سے وہ ہلاک ہو گیا، تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''**میں نے اس پر جنّت حرام کر دی۔**''

(صَحِیح مُسلِم ص ۷۱ حدیث ۱۸۰ دار ابن حزم بیروت)

اِس حدیثِ مبارک کی شَرح میں شارِحِ صحیح مُسلِم حضرتِ علّامہ **نَوَوِی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''حدیثِ پاک سے یہ نتیجہ اَخذ کیا جائیگا کہ اس نے جلدی مرنے (یعنی خود کُشی) کیلئے یا بغیر کسی مَصلحت کے ایسا کیا (اسی وجہ سے اس پر جنّت حرام فرمائی گئی) ورنہ فائدے کے غالِب گمان کی صورت میں عِلاج و دوا کیلئے **پھوڑا** (وغیرہ) چیرنا (آپریشن) حرام نہیں۔'' (شرح مُسلِم لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۲۷)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

خودکُشی کا معنیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خودکُشی کا معنیٰ ہے، "خود کو ہلاک کرنا۔" خودکُشی گناہِ کبیرہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ 5 سورۃُ النِّساء، آیت نمبر 29 اور 30 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضا مندی کا ہو۔ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تم پر مہربان ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو آسان ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (یعنی اور اپنی جانیں قتل نہ کرو) کے تحت حضرتِ علامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی "خزائنُ العِرفان" میں فرماتے ہیں: **مسئلہ:** اس آیت سے **خودکُشی** کی حُرمت (یعنی حرام ہونا) بھی ثابت ہوئی۔

پارہ 2 سورۃُ الْبَقَرۃ آیت نمبر 195 میں ارشادِ ربانی ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾

(پ ۲ البقرۃ ۱۹۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ۔ بیشک بھلائی والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

اِس آیتِ مُقدّسہ کی تفسیر "خَزائِنُ الْعِرفان" میں یوں ہے: "راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اِنْفاق (یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ) کا ترک بھی سببِ ہلاکت ہے اور اِسرافِ بے جا (یعنی بے جا فُضول خرچی) بھی اور اِسی طرح وہ چیز بھی جو خطرہ وہَلاک کا باعِث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے، حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ

جنگ میں جانا یا زَہر کھانا یا کسی طرح خُود کُشی کرنا۔"

خود کُشی کے اَعداد و شُمار

افسوس ! آج کل خود کُشی کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا چلا جارہا ہے۔ایک اَخباری رَپورٹ میں ہے، "جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر" کے فراہم کردہ اَعداد و شُمار کے مطابق 1985ء میں **35** افراد نے خود کُشی کی تھی اور اس کی تعداد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ 2003ء میں **930** افراد نے خود کُشی کی۔ان وارِداتوں کا دردناک پہلو یہ ہے کہ مرنے والوں میں زیادہ تر کی عمر **16** سے **30** سال کے درمیان تھی۔ "ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان" کی رَپورٹ کے مطابق 6 ماہ میں یعنی جنوری سے جون 2004ء کے عرصے میں **1103** افراد نے خود کُشی کی کامیاب اور ناکام کوششیں کیں، ان میں بچّوں کا تناسُب 46.5 فیصد تھا! گویا آدھوں آدھ بچّے تھے۔ان بچّوں نے خودکُشی کیلئے جو طریقے اختیار کئے وہ یہ ہیں: **21** نے زَہریلی گولیاں کھائیں، **11** نے زَہر کھایا، **8** پھندے سے جھول گئے، **2** نے خود کو آگ لگادی، ایک نَہر

میں کود گیا، 9 نے خود کو گولی مار لی، 2 نے تیزاب پیا اور ایک نے شہ رگ کاٹ لی۔ یہ وہ اَعداد و شُمار ہیں جو انتِظامیہ (یا اخبار والوں) کی نظروں میں آگئے ورنہ بہُت ساری وارِداتیں چھپادی جاتی ہیں۔

خودکُشی کے بعض اَسباب

غُموماً گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں، کاروباری پریشانیوں اور اپنی پسند کی شادی میں رُکاوٹوں یا امتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (یعنی TENSION) کے باعِث بعض انتِہائی غُصیلے اور جذباتی بدنصیب اَفراد خودکُشی کر ڈالتے ہیں۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نفس کے واسطے غصّہ جو کیا کرتے ہیں

خودکُشی کی پانچ دردناک وارِداتیں

بعض وارِداتیں بڑا رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، چُنانچِہ خودکُشی

کی اس طرح کی پانچ خبریں آپکے گوش گزار کرتا ہوں: ﴿۱﴾ "روز نامہ جانباز" کراچی (جُمعرات 5 اگست 2004ء) ماں نے بیٹے کو دولھا بنایا، بارات رخصت کی، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کے تمام تالوں پر چابیاں لگا کر زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کر کے نَہر میں چھلانگ لگا دی اور دو دن بعد لاش ملی ﴿۲﴾ "روز نامہ جُرأت" (10 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ 6 ماہ قبل شادی ہوئی تھی، نَو بیاہتا دلہن روٹھ کر مَیکے چلی گئی تھی، بیوی کا فِراق برداشت نہ کرنے کی بِنا پر دولہا نے خود کو گولی مار لی ﴿۳﴾ "روز نامہ انتخاب" (28 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی، دو بیٹوں، اور ان بچّوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد **خودکُشی** کر کے اپنی زندَگی کا خاتمہ کر دیا۔ "روز نامہ نوائے وقت" کراچی (5 اگست 2004ء) کی دو خبریں ہیں: ﴿۴﴾ ڈِگری (سندھ) میں شادی نہ کرانے پر نوجوان پھانسی چڑھ گیا ﴿۵﴾ باپ نے غصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگا دی۔ چند ماہ قبل اِسی عَلاقے میں ایک اور لڑکے نے بُلند عمارت سے کُود کر **خودکُشی** کر لی تھی۔

خبروں سے نام نکال دینے کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو مرنے کے بعد اچّھائی کے ساتھ یاد کرنے کا حدیثِ پاک میں حُکم ہے لٰہذا میں نے خبروں سے نام نکالدیئے ہیں کیوں کہ شَناخت کے ساتھ مسلمان کی **خودکُشی** کا بلاضَرورتِ شَرعی تذکِرہ اُس کی آبروریزی ہے جو کہ گناہ ہے۔ ایک اَن پڑھ آدَمی بھی اِس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ نام وشناخت کے ساتھ **خودکُشی** کی خبر مُشتَہَر کرنے سے مَیِّت کی آبروریزی کے ساتھ ساتھ اُس کے اَہلِ خاندان کی بھی سخت بدنامی اور دل آزاری ہوتی ہے۔ **کاش!** ہمارے اخبارات والے مسلمان بھائی اِس گناہِ عظیم سے تائِب ہو کر آئندہ باز رَہنے کی ترکیب بنالیں۔ کبھی آپ کے عَلاقے یا خاندان میں بھی مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی **خودکُشی** کر بیٹھے تو بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو مت بتایا کریں، اگر کبھی یہ گناہ کر بیٹھے ہیں تو توبہ کے شَرعی تقاضے پورے کرلیجئے۔ ہاں شَناخت بتائے بِغیر **خودکُشی** کرنے والے کا اِس طرح تذکِرہ کرنا جائز ہے کہ مخاطَب پہچان نہ سکے۔

مجرم ہوں دل سے خوفِ قیامت نکالدو

پردہ گناہ گار کے عیبوں پہ ڈالدو

ہر دو مِنَٹ میں خود کُشی کی تین وارِداتیں!

گناھوں کی کثرت اور اَحوالِ آخِرت کے مُعامَلے میں جہالت کے سبب افسوس ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں **خود کُشی** کا رُجْحان (رُجْ۔حان) بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ ایک اخباری رَپورٹ کے مطابق اگست 2004ء میں پاکستان میں خود کُشی کی **68** وارِداتیں ہوئیں جن میں بابُ المدینہ **کراچی** کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر مدینۃُ الاولیاء **ملتان** والوں کا آیا۔ اُسی اَخبار کے مطابق دنیا میں ہر **40** سیکنڈ میں خود کُشی کی ایک وارِدات ہوتی ہے!

کیا خودکُشی سے جان چھوٹ جاتی ھے؟

خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضیٔ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خود کُشی کا

عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: ''جو شخص جس چیز کے ساتھ خودکشی کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٢٨٩ حدیث ٦٦٥٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

اُسی ہتھیار سے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ضَحّاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العِباد عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: ''جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی تو اسے جہنّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائیگا۔'' (صَحِیحُ البُخارِیّ ج١ ص ٤٥٩ حدیث ١٣٦٣ دارالکتب العلمیة بیروت)

گلا گھونٹنے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم، نورِ

مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنّم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ حدیث ١٣٦٥ ج١ ص ٤٦٠ دار الکتب العلمیة بیروت)

زَخْم و زَہْر کے ذَرِیعے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو پہاڑ سے گر کر خود کُشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گِرتا رہے گا اور جو شخص زَہر کھا کر خودکُشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ زَہر کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ حدیث ٥٧٧٨ ج ٤ ص ٤٣ دار الکتب العلمیة بیروت)

خودکُشی کو جائز سمجھنا کُفْر ھے

اِس حدیثِ مبارَک میں خود کُشی کرنے والے کے بارے میں یہ بیان ہے کہ ''ہمیشہ عذاب پاتا رہے گا۔'' اِس کی شَرْح کرتے ہوئے شارِحِ صحیح مُسلم حضرتِ سیِّدُنا مُحْیُ الدّین یَحْیٰی بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کچھ اقوال ذِکر فرمائے ہیں: ﴿۱﴾ جس شخص نے خود کُشی کا فِعل حلال سمجھ کر کیا حالانکہ اس کو خود کُشی کے حرام ہونے کا علم تھا تو وہ کافر ہو جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب پاتا رہے گا (کیونکہ قاعِدہ ہے کہ جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا، یہ اِس صورت میں ہے کہ وہ حرام لِذَاتِہٖ ہو اور اس کی حرمت دلیلِ قَطعی سے ثابت ہو اور وہ ضروریاتِ دین کی حد تک ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۱۴۷) مَثَلاً شراب (خمر) پینا حرامِ قَطعی ہے تو اب اس کو علم ہے کہ شَراب حرام ہے مگر پھر بھی اس کو حلال سمجھ کر پیئے گا تو کافر ہو جائے گا اِسی طرح زِنا حرامِ قَطعی ہے اگر اس کو کوئی حلال سمجھ کر کریگا تو کافر ہو جائے گا) ﴿۲﴾ ہمیشہ عذاب میں رَہنے کے دوسرے معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ طویل مدّت

تک عذاب میں رہے گا (لہٰذا اگر کسی مسلمان کے بارے میں یہ وارِد ہو کہ وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گا۔ تو یہاں یہ معنیٰ لئے جائیں گے کہ طویل مدّت تک عذاب میں رہے گا۔ جیسا کہ مُحاوَرَۃً کہا جاتا ہے، ''ایک بار یہ چیز خرید لیجئے ہمیشہ کا آرام ہو جائے گا۔'' حالانکہ ہمیشہ کا آرام ممکن نہیں تو یہاں ہمیشہ کے آرام سے مُراد طویل مدّت کا آرام ہے) اسی طرح بطورِ دعا کہا جاتا ہے **خَلَّدَاللّٰہُ مُلْکَ السُّلْطَان** (اللہ عَزَّوَجَلَّ بادشاہ کا ملک ہمیشہ سلامت رکھے) یہاں مُراد یہی ہے کہ تادیر قائم رکھے۔ اِسی طرح ہمارے یہاں بُزُرگوں کیلئے یہ دعائیہ الفاظ مُرَوَّج ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا سایہ ہم گنہگاروں پر قائم و دائم رکھے۔ ''دائم'' کے لفظی معنیٰ اگرچہ ''ہمیشہ'' ہے مگر یہاں مُراد ''تادیر'' یا ''طویل مدّت'' ہے۔ بعض عوام اِس جملہ میں ''تادیر قائم و دائم'' کے الفاظ بھی بولتے ہیں مگر یہ غلط العوام ہے یہاں ''دائم'' کے ہوتے ہوئے لفظ ''تادیر'' بولنا غلطی ہے **﴿۳﴾ تیسرا** قول یہ ہے کہ **خودکُشی** کی سزا تو یہی ہے **مگر اللہ تعالیٰ** نے مؤمنین پر کرم فرمایا اور خبر دے دی کہ جو ایمان پر مرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اگر کوئی گنہگار مسلمان دوزخ میں گیا بھی تو کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد بِالآخر دوزخ سے نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخلِ جنّت کر دیا جائے گا) (شرح مسلم لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۲۵)

سیکنڈ کے کروڑویں حصے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ چلو بِالآخر چھٹکارا تو مل ہی جائے گا کچھ عرصہ کا **عذاب** برداشت کرلیں گے۔ ایسا کہنا کفر ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دیا جانے والا **عذاب** اِس قدر شدید ہوتا ہے کہ اُس کو کچھ عرصہ تو کیا **خدا کی قسم! ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصے کیلئے بھی کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔**

مؤمن کا قید خانہ

یقیناً خود کُشی جُرمِ شدید اور اس پر عذابِ مَدید ہے اگر خدانخواستہ کسی کو خود کُشی کرنے کے وَسوَسے آئیں تو اس کو چاہئے کہ بیان کردہ وعیدات سے عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچہ کیسی ہی پریشانیاں

ہوں صبر و رِضا کا پیکر بن کر مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔ یاد رکھیئے! حدیثِ پاک میں ہے: " اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ " " دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنّت ہے۔ "

(صَحِیح مُسلِم ص ۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵۶ دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے قید خانے میں تکلیفیں ہی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حضرت مولینا جلالُ الدّین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہَست دنیا جنّت آں کفّار را   اَہلِ ظُلم و فِسق آں اَشرار را
بہرِ مومن ہَست زِنداں ایں مقام   نیست زِنداں جائے عَیش واِحتشام

(یعنی کافروں، ظالموں، فاسقوں اور شریروں کیلئے یہ دنیا جنّت ہے جبکہ ایمان والوں کیلئے یہ دنیا جیل خانہ ہے، جیل خانہ عیش وراحت کا مقام نہیں)

اللہ عَزَّوَجَلَّ آزماتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارَک وَتعالیٰ مسلمانوں کو امتحانات میں مُبتَلا فرما کر ان کے سَیِّئات (یعنی گناہوں) کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا

ہے۔ جو مَصائب وآلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔ چُنانچہ پارہ دوسرا، سورۃُ البَقَرۃ آیت نمبر 155 تا 157 میں ارشادِ ربانی ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۫ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴿۱۵۷﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور خوشخبری سنا اُن صَبْر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں، ہم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی دُرُودیں ہیں اور رَحمت۔ اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

دُور دنیا کے ہو جائیں رنج وَ اَلَم، مجھ کو مل جائے میٹھے مدینے کا غم

ہو کرم ہو کرم یا خدا ہو کرم، واسِطہ اُس کا جو شاہِ اَبرار ہے

بے صبری سے مصیبت دور نہیں ہوتی

آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ **اللہ** تعالٰی مصیبتیں دے کر آزماتا ہے تو جس نے ان میں بے صبری کا مظاہَرہ کیا، واوَیلا مچایا، ناشکری کے کلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہو کر مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **خود کُشی** کی راہ لی، وہ اِس امتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائِد مصیبتوں کا سزاوار ہو گیا۔ بے صبری کرنے سے **مصیبت تو** جانے سے رہی اُلٹا **صَبْر** کے ذَرِیعہ ہاتھ آنے والا عظیم الشّان ثواب ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہُت بڑی مصیبت ہے۔

مُصیبت سے بڑی مُصیبت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک علیہ رحمۃ اللہ المالِک کا فرمانِ عالی شان ہے، "**مُصیبت** (اِبتِداءً) ایک ہوتی ہے (مگر) جب **مُصیبت** زدہ جَزْع (فَزْع یعنی بے صَبری اور واوَیلا) کرتا ہے تو (ایک کے بجائے) دو مصیبتیں ہو جاتی ہیں"(1)

ایک تو وُہی مصیبت باقی رَہتی ہے اور دوسری ﴿۲﴾ مصیبت (صَبْر کرنے پر ملنے والے) اَجر کا ضائع ہوجانا ہے اور یہ (اجر ضائع ہونے والی دوسری مصیبت) پہلی (مصیبت) سے بڑھ کر ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۴۳، پشاور)

یعنی پہلے پہل مصیبت کا نقصان صِرف دُنیوی ہی تھا مگر صَبْر کی صورت میں ہاتھ آنے والے عظیم الشّان اَجر کا بے صبری کے باعِث ضائع ہو جانا اُس سے بھی بڑی مصیبت ہے کہ اِس میں آخِرت کا بَہُت بڑا نقصان ہے۔

رونا مصیبت کا تُو مت رو، الِ نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں، پر بھی تُو نے دھیان کیا؟

تین سو دَرَجات کی بُلندی

حدیثِ مبارَک میں ہے، "جس نے مصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ اس کے لئے تین سو دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے مابَین (یعنی درمیان) زمین وآسمان کا

فاصِلہ ہوگا۔" (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطِی ص ۳۱۷ حدیث ۵۱۳۷ ،دارالکتب العلمیة بیروت)

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعَالٰی تو مُصیبت پر ملنے والے ثواب کے تصوُّر میں ایسے گُم ہوجاتے تھے کہ انہیں مُصیبت کی پرواہ ہی نہ رَہتی جیسا کہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا فَتْح مَوصِلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کی اَہلیہ مُحتَرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک مرتبہ زور سے گریں جس سے ناخُن مُبارَک ٹُوٹ گیا، لیکن دَرد سے کراہنے اور "ہائے" اُوہ" وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں!! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہورہا؟ فرمایا: "صَبْر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔"

(کیمیائے سعادت ج۲ ص ۷۸۲ انتشارات گنجینہ تہران)

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "اگر تُو واقِعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عظمت والا سمجھتا ہے تو اِس کی نشانی یہ ہے کہ بیماری میں حَرفِ شِکایت زَبان پر نہ لائے اور مُصیبت آپڑے تو اُسے دوسروں پر ظاہر نہ

ہونے دے۔ (کیونکہ بلاضرورت اِس کا اظہار بے صَبری کی علامت ہے جیسا کہ آجکل معمولی نزلہ اورزُکام یا دَردِسر بھی ہو جائے تو لوگ خوامخواہ ہر ایک کو کہتے پھرتے ہیں) (ایضاً)

سر پہ ٹوٹے گو کوہِ بلا صَبْر کر، اے مسلماں نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر

لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر، کہ یہی سنّتِ شاہِ ابرار ہے

مصیبت چھپانے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم، صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔"

(مَجمعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۴۵۰ حدیث ۱۷۸۷۲)

چُپ کر سیں تاں موتی مِلسن، صَبْر کرے تاہیرے

پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

کاش! میں مُصیبت زدہ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ کیسی ہی مصیبت آجائے

اس کی اذیت اوراس کے بڑے ہونے پر نظر رکھنے کے بجائے اس پر ملنے والے ثوابِ آخرت پر غور کریں۔اِن شاءَ اللّٰہ عزّوَجلّ اِسطرح صَبْر کرنا آسان ہو جائے گااور اگر ہم صَبْر کرنے میں کامیاب ہو گئے تو برو زِ قِیامت اس کے ایسے عظیم الشّان ثواب کے حق دار ہو جائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔

چُنانچہ **اللّٰہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** عزّوَجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بروزِ قِیامت اہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ **کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔**

(سُنَنُ التِّرمِذی ج ٤ ص ١٨٠ حدیث ٢٤١٠ دار الفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تمنّا وآرزو کریں گے کہ ہم پر دنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تا کہ ہم کو بھی وہ

ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔ (مراٰۃ، ج۲ص۴۲۴)

مال و دولت کی مجھ کو تو کثرت نہ دے تاج و تختِ شہی اور حکومت نہ دے

مجھ کو دنیا میں بے شک تُو شہرت نہ دے تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

روشن قبریں

منقول ہے کہ کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو ان کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِستِفسار کیا: کونسی قبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: ''دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔''

(تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۶۶ دار المعرفة بيروت)

کیا کروں لے کے خوشیوں کے سامان کو
بس ترے غم میں روتا رہوں زار زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گھپ اندھیری قَبر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کرسکتا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہو کر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا — جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) ہے

یارسولَ اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) آ کر قبر روشن کیجئے — ذات بے شک آپ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تو منبعِ انوار ہے

جنّت تکلیفوں میں ڈھانپی ہوئی ہے

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبت زدوں کی قبریں روشن ہوں گی اور جنّت میں مَسکَن بھی ملیگا۔ جنّت کے طلبگارو! اِس حدیثِ پاک کو سینے میں اُتار لیجئے جس میں سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: **جہنّم شَہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔** (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٢٤٣ حدیث ٦٤٨٧ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''جَہنَّم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی'' کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ خود خطرناک ہے مگراس کے راستہ میں بہُت سے بناوٹی پھول وباغات ہیں، دنیا کے گناہ، بدکاریاں جو بظاہر بڑی خوشنما ہیں، یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔اور ''

جنّت تکالیف سے ڈھانپی ہوئی'' کے تحت فرماتے ہیں: جنّت بڑا باردار باغ ہے مگر اس کا راستہ خاردار ہے، جسے طے کرنا نفس پر گراں ہے۔ نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، شہادت جنّت کا راستہ ہی تو ہیں، طاعات (یعنی عبادات) پر ہمیشگی، شَہوات سے علٰیحدگی واقِعی (نفس کیلئے) مَشَقَّت کی چیزیں ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں ''شَہوات'' سے مُراد حرام خواہشیں ہیں، جیسے شراب، زِنا، سُرُود (یعنی گانے باجے) حرام کھیل تماشے، اس میں جائز شہوات داخِل نہیں، اور ''مکارِہ'' (یعنی تکالیف) سے مراد عبادات کی طاعات کی مشقَّتیں ہیں، لہٰذا اس میں خودکشی و مال برباد کرنا داخِل نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۰، ضیاءُ القراٰن)

گناہوں کے سبب بھی مصیبت آتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُصیبت آنے پر دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانے، صَبر پر استِقامت پانے اور غَلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و استِغفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بنایئے کہ ہم پر جو مُصیبت نازِل ہوئی ہے

اُس کا سبب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّورٰی کی 30 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربانی ہے:

وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔

تکلیف میں گناہوں کا کفّارہ بھی ہے

اِس آیتِ مقدسہ کے تحت حضرتِ صدرُالاَفاضِل حضرت علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خزائِنُ العِرفان میں فرماتے ہیں: ''یہ خِطاب (اُن) مُؤمِنینِ مُکلَّفِین (یعنی عاقِل بالغ مسلمانوں) سے ہے جن سے گناہ سَرزد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دُنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمِنین کو پُہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفّارہ کر دیتا ہے۔ اور کبھی مومن کی تکلیف اُس کے رَفعِ

دَرَجات (یعنی بلندیٔ دَرَجات) کیلئے ہوتی ہے۔"

صبر کر جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے

میں نے تو کسی کو نقصان نہیں پہنچایا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مصیبت آئے ہمیں گھبرا کر ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رُجوع کر کے خوب توبہ واِستغفار کرنا چاہئے۔ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ زَبان تو زَبان دل میں بھی ایسی بات نہیں لانی چاہئے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچّھائی کرتا ہوں آخر "کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!" ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجزی بھرا مَدَنی ذِہن بنائیے، اپنے آپ کو سراپا خطا تصوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیجئے کہ میں تو سخت ترین مجرِم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں، مجھ پر آئی ہوئی مصیبت اگر میرے گناہوں کی

سزا ہے تو میں بہُت ہی سستا چھُوٹ رہا ہوں، ورنہ دنیا کے بجائے آخِرت میں جہنَّم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

میرے اَعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

آگ کے بدلے خاک

ایک بار ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر کسی نے طشت بھر کر خاک ڈال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کپڑوں سے اُس خاک کو جھاڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **شُکر** کس بات کا ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا: جو **آگ** میں ڈالے جانے کا مُستحق ہو (یعنی جس کے سر پر آگ ڈالنی چاہئے) اگر اُس کے سر پر فقط **خاک** ڈال دینے پر اِکتِفا کی جائے تو کیا یہ شکر کا مقام نہیں؟ **(کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۰۰ انتشارات گنجیه تهران)**

جب بھی مصیبت آئے نظر آخِرت پہ ہو

سرکار! مَدَنی ذِہن دو مَدَنی خیال دو

صَبر کرنے کا طریقہ

غم غَلَط کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اَنبیاءِ کرام علیھم الصلٰوۃ و السّلام اور خُصوصاً سیِّدُ الانبیا مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر آنیوالے مصائب و آلام یاد کئے جائیں۔ چُنانچہ مَیدانِ طائف میں زخمی ہونے والے مظلوم آقا اور میٹھے میٹھے معصوم مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: "جسے کوئی مصیبت پہنچے اُسے چاہئے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے کہ بے شک وہ (میری مصیبت) اعظم المصائب (یعنی سب مصیبتوں سے بڑھ کر) ہے۔

(الجامع الکبیر، لِلسُّیُوطی ج۷ص ۱۲۵ حدیث ۲۱۳۴۶ دارالفکر بیروت)

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے سرکار نظر آئے

تکلیف زِیادہ تو ثواب بھی زِیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبت پھر مصیبت ہے چاہے کتنی ہی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

چھوٹی ہو وہ بڑی ہی محسوس ہوتی ہے۔ مَثَلاً نَزلہ بہُت چھوٹی بیماری ہے مگر جس کو ہو جائے وہ یہی سمجھتا ہے کہ مجھ پر مُصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ اور جس کو کینسر ہو جائے وہ تو بے چارہ بِالکل ہی دل چھوڑ دیتا ہے حالانکہ ہر ایک کو ہمّت رکھنی چاہئے۔ نَزلہ والا ہو یا کینسر والا سب کو ایک دن مرنا، اندھیری قَبر میں اُترنا اور قِیامت کے مَراحِل سے گزرنا ہے۔ دنیا میں تکلیف جتنی شدید اُتنا ثواب بھی مزید ہو گا۔ **اللہ** کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "**بڑا ثواب بڑی بلاؤں** (یعنی بڑی مصیبتوں) **کے ساتھ ملتا ہے۔ اللہ تعالٰی جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو اسے** (آزمائش میں) **مبتلا فرمادیتا ہے، پھر جو** (آزمائش پر) **راضی رہا اس کیلئے رِضا ہے اور جو ناراض ہوا اُس کے لئے ناراضی۔**"

(سُنَنِ ابنِ ماجه ج ٤ ص ٣٧٤ حديث ٤٠٣١ دار المعرفة بيروت)

بہرِ مُرشد غمِ اُلفت کا خزینہ دیدو
چاک دل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

اپنے سے بڑے مصیبت زدہ کو دیکھو

صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اِس طرح اپنی **مصیبت** ہلکی محسوس ہوگی اور صَبْر کرنا آسان ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا **شَعْبی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: "اگر اپنے اوپر آئی ہوئی آفت کا لوگ اُس سے بڑی آفت کے ساتھ مُوازنہ کرتے تو ضَرور بعض آفتوں کو عافیَت جانتے۔" (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۷۷ دار المعرفة بیروت)

نیکوں کی رِیس کرو

امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، سلطانُ **المُتَوَکِّلین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنبرین ہے: "دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی **اللہ** تعالیٰ اُسے اپنے نزدیک **شاکِر** و **صابِر** لکھ دے گا۔ ان میں سے **ایک** یہ ہے کہ وہ دین کے مُعامَلے (یعنی علم وعمل) میں اپنے سے **بَرتَر** کی طرف **نظر** کرے پس اُس کی پَیروی کرے اور **دوسری** یہ کہ دُنیا کے مُعامَلے میں اپنے سے **کمتر** کی طرف دیکھے پس

اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ تو اللہ اسے شاکر و صابر لکھے گا۔ اور جو اپنے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے برتر کو دیکھے تو فوت شدہ دنیا پر غم کرے اللہ اسے نہ شاکر لکھے نہ صابر۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٤ ص ٢٢٩ حدیث ٢٥٢٠ دارالفکر بیروت)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مراٰۃُ المناجیح جلد 7 صفحہ 76 ''جو اپنے دین میں اپنے سے برتر یعنی اوپر والے کو دیکھے تو اُس کی پیروی کرے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر تم اچّھے کام کرتے ہو تو ان پر فخر نہ کرو بلکہ ان حضرات کو دیکھو جو تم سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔ لہٰذا ہر مسلمان حضراتِ صحابہ و اہلِ بیت (علیہم الرضوان) کے اعمال میں غور کرے کہ اُنہوں نے کیسی نیکیاں کیں تا کہ اِس میں غُرور نہ پیدا ہو اور زیادہ نیکیوں کی کوشش کرے اس سبب کی وجہ سے رب تعالیٰ اُسے صابر لکھے گا کہ جب یہ شخص ان بُزرگوں کے سے کام نہ کر سکے گا تو افسوس کرے گا یہ اس کا صبر ہوگا۔ ہم حضراتِ صحابہ (علیہم الرضوان) کو دیکھ کر افسوس کریں کہ اس وقت ہم نہ

ہوئے ہم بھی حُضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کے جمال سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے ان کے قدموں پر جان فِدا کرتے یہ ہے صبر۔ شعر

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں کی لیتے اُترن   مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مراٰۃ المناجیح جلد 7 صفحہ 76 اور 77 پر "اور اپنی دنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تو اللہ کا شکر کرے اس پر کہ اللہ نے اسے اس شخص پر بُزُرگی دی۔" کے تحت فرماتے ہیں: اس چیز کو سوچنے سے اس پر بڑی **مصیبت آسان** ہو جاوے گی اور وہ رب تعالیٰ کا **شکر** ہی کرے گا ہم نے آزمایا ہے کہ کسی کا جوان بیٹا فوت ہو جائے اسے **صبر** نہ آوے وہ حضرتِ علی اکبر (رضی اللہ تعالیٰ علیہ) کی شہادت میں غور کرے۔ **اِن شاءَ اللّٰہ** فوراً **صَبْر** نصیب ہو گا بلکہ اپنے آرام پر **شکر** کرے گا۔ **مفتی صاحب** حدیثِ پاک کے بقیہ حصے کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ ایسے شخص کی زندگی حسد، جلن، بے صبری اور دل کی کوفت (یعنی قلبی رنج) میں گزرے گی امیروں کو دیکھ کر جلتا بُھنتا رہے گا کہ

ہائے میرے پاس مال کم ہے اور اپنی عبادت پر فَخر کرے گا کہ فُلاں بے نَمازی ہے اور میں نَمازی ہوں میں اس سے کہیں اچّھا ہوں یہ ہے اس کا تکبُّر۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ (پ ۲۷ الحدید ۲۳) (ترجمۂ کنزالایمان: اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا)۔ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے: جو شخص دنیا کی کمی پر رنج کرے وہ ایک ہزار سال کی راہ دوزخ سے قریب ہو جاوے گا اور جو شخص دینی کوتاہی پر رنج کریگا وہ جنّت سے ایک ہزار سال کی راہ قریب ہو جاوے گا (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۱۳ حدیث ۸۴۳۲) (مرقات یہ ہی مقام) خیال رہے کہ دنیا میں ترقی کرنے کی کوشش کرنا منع نہیں بلکہ مالداروں کی مالداری پر رشک کرنا ممنوع ہے۔

کون کِس کی طرف دیکھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو نیکیوں میں کمزور ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھے ہوؤں پر رشک کر کے اُن کی طرح نیکیاں بڑھانے کی جُستجو کریں

اور مریض وغیرہ اپنے سے بڑے **مریض** کی طرف نظر رکھتے ہوئے شکر ادا کریں کہ مجھے فُلاں کے مقابلہ میں **تکلیف کم** ہے۔ مَثَلاً جوڑوں کے دَرد والا پیٹ کے درد والے کو دیکھے کہ یہ مجھ سے زِیادہ اَذِیّت میں ہے، **T.B.** والا کینسر والے کی طرف دیکھے کہ وہ بے چارہ زِیادہ تکلیف میں ہے۔ جس کا ایک ہاتھ کٹ گیا وہ اُس کی طرف دیکھے جس کے دونوں ہاتھ کٹ چکے ہیں، جس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہو وہ نابینا کی طرف نظر کرے۔ کم تنخواہ والا بے رُوزگار کی طرف، فلیٹ میں رَہنے والا کوٹھی اور بنگلہ والے کو دیکھنے کے بجائے جُھگّی نشین بلکہ فٹ پاتھ پر پڑے رَہنے والے خانماں برباد کو دیکھے۔ شاید کوئی سوچے کہ **نابینا** اور **کینسر والا** کس کی طرف دیکھیں؟ وہ بھی اپنے سے زِیادہ تکلیف والوں کی طرف دیکھیں مَثَلاً **نابینا** اُس پر غور کرے جو نابینا ہونے کے ساتھ ہاتھ پاؤں سے بھی معذور ہو، اِسی طرح **کینسر والا** غور کرے کہ فُلاں کو کینسر کے ساتھ ساتھ دل کا مرض یا فالج بھی ہے۔ بہر حال دنیا میں ہر آفت سے بڑی آفت مل جائیگی۔ **ایک**

مسلمان کیلئے بہُت بڑی آفت گناہوں کی نُحُوست ہے اور خدا کی قسم! سب سے بڑی مصیبت کُفر ہے۔ ہر وہ مسلمان جو کتنا ہی بڑا مریض وغمزدہ ہو اسے چاہئے کہ شکر ادا کرے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِسے ایمان کی نعمت سے نوازا اور **کُفر کی مصیبت** سے محفوظ رکھا ہے۔

اصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
کیوں تو یہ بات فراموش کیا جاتا ہے

صَبر آسان بنانے کا طریقہ

مصیبت پر صَبر کو آسان بنانے کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت قلیلُ المدّت، عارِضی اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صَبر کی صورت میں ملنے والا اجروثواب کبھی ختم نہ ہوگا۔ لہٰذا صَبر ہی میں بھلائی ہے۔ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "**مصیبت** جب نازِل ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ چھوٹی ہوتی جاتی ہے" اس کا واقعی بہُت سوں کو تجرِبہ ہوگا مثلاً جب کوئی ٹینشن آتی ہے تو انسان دم بخود رہ جاتا اور نیند اُڑ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جاتی ہے! پھر آہستہ آہستہ عادی ہو جاتا ہے۔ اِس کو اِس مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے مَثَلاً کوئی مزے سے .T.V پر بیہودہ ڈرامہ دیکھ رہا ہو کہ یکا یک اُس کی آنکھوں کے دونوں چَراغ گُل ہو جائیں، یقیناً وہ رو رو کر آسمان سر پر اُٹھالیگا جبکہ جو پہلے سے نابینا ہوتا ہے وہ ہنسی مذاق سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اِس کیلئے نابینا ہونا پُرانی بات ہو چکی ہے! اِس سے زِیادہ واضح مثال جس سے سب کو واسطہ پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں میّت (مَیْ۔یِت) ہو جائے تو رونا دھونا مچ جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے سب غم غَلَط ہو جاتے اور خوشیوں، دھما چوکڑیوں نیز شادیوں کا سلسلہ ازسرِ نو شروع ہو جاتا ہے۔

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے!
وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

اگر یُوں کرتا تو یُوں ہوتا!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "طاقت ور

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

مومن کمزور مومن سے بہتر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو زِیادہ محبوب ہے اور دونوں میں بھلائی ہے، جو کام تمہیں نَفْع دے اس کی حِرْص کرو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پُہُنچ جائے تو یہ مت کہو کہ ''اگر میں اِس طرح کرتا تو یہ ہوجاتا'' بلکہ یوں کہو: **قَدَّرَ اللہ وَمَا شَاءَ فَعَلَ** یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ہی مقدّر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کیا۔'' کیونکہ **لَوْ** (یعنی اگر مگر) کا لَفْظ شیطان کا کام شُروع کردیتا ہے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۴۳۲ حدیث ۲٦٦٤ دار ابن حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ پاک کے الفاظ ''اگر تمہیں نقصان پُہُنچ جائے تو یہ مت کہو کہ اگر میں اس طرح کرتا تو یُوں ہوجاتا'' کے تَحت فرماتے ہیں: کیونکہ یہ کہنے میں دل کو رنج بھی بَہُت ہوتا ہے رب تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے۔ اگر (مَثَلاً کہنا) میں اپنا مال فُلاں وَقْت فروخت کر دیتا تو بڑا نَفْع ہوتا مگر میں نے غلطی کی کہ اب فروخت کیا، ہائے! بڑی غلطی کی (اس طرح کی باتیں کرنا) یہ بُرا ہے۔ لیکن دینی مُعامَلات میں ایسی گفتگو اچھی۔ یہاں دُنیوی نقصانات مُراد ہیں۔ اور یہ الفاظ ''اگر مگر کا لفظ شیطان کا کام شروع کردیتا ہے''

کے تحت فرماتے ہیں: اس "اگر مگر" سے انسان کا بھروسہ رب تعالیٰ پر نہیں رہتا اپنے پر یا اسباب پر ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں دنیا کے "اگر مگر" کا ذکر ہے دینی کاموں میں اگر مگر افسوس و نَدامت اچھی چیز ہے اگر میں اتنی زندگی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت میں گزارتا تو مُتَّقِی ہو جاتا مگر میں نے گناہوں میں گزاری ہائے افسوس! یہ (یعنی اس طرح کا) اگر مگر عبادت ہے (نیز کہنا) اگر میں حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے زمانۂ پاک میں ہوتا تو حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے قدموں پر دل و جان قربان کر دیتا مگر میں اتنے عرصہ بعد پیدا ہوا ہائے افسوس! یہ (دیوانگی بھری بات بھی) عبادت ہے اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا۔

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

(مراٰۃ ج۷ ص ۱۱۳)

ایسا کیوں ہوا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: میں اپنی

زَبان پر اَنگارہ رکھنے کو اِس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ میں کسی (دُنیوی) چیز کے بارے میں یہ کہوں کہ ''ایسا کیوں ہوا؟''

اے مقدر کی رُوٹھی ہواؤ سنو! حالِ دل پر نہ یوں مسکراؤ سنو
آندھیو! گردِشو تم بھی آؤ سنو! مصطفےٰ میرے حامی و غمخوار ہیں

انتہائی نازُک مُعامَلہ

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقع پر صدمے یا اِشتِعال (غصّے) کے سبب **بعض لوگ نَعُوذُ بِاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کلماتِ کفر** بک دیتے ہیں۔ **یاد رکھئے! اللہ** عَزَّوَجَلَّ **پر اِعتِراض کرنا اُس کو ظالم یا ضَرورتمند یا محتاج یا عاجِز سمجھنا یا** کہنا یہ سب **کُفرِیّات ہیں** اور یہ بھی یاد رہے، کہ بِلا اِکراہِ شَرعی ہوش وحواس کے عالَم میں **صَرِیح کُفر** بکنے والا اور ہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہِلانے والا بھی **کافِر** ہو جاتا ہے۔ شادی شُدہ تھا تو اُس کا **نِکاح** ٹوٹ جاتا، کسی کا مُرید تھا تو **بَیعَت** خَتم ہو جاتی اور زِندَگی بھر کے **نیک اَعمال** برباد ہو جاتے ہیں،

اگر حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ تَجدیدِ ایمان یعنی نئے سِرے سے مسلمان ہونے کے بعد صاحِبِ اِستِطاعت ہونے پر نئے سِرے سے حج فرض ہوگا۔ لگے ہاتھوں پریشانیوں کے مَواقِع پر عُموماً بکے جانے والے کُفرِیات کی مِثالیں بھی سنتے چلئے۔

”کُفر بُہت ہی بڑی آفت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کلماتِ کفر کی 16 مثالیں

﴿۱﴾ جو کہے: ”ہمیشہ سب کچھ **اللہ** پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا“ یہ کُفر ہے۔ ﴿۲﴾ جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: اے **اللہ** تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول کفر ہے (ماخوذ از بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) ﴿۳﴾ جو کہے: ”اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوُجود مجھے عذاب دیا تو اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ یہ کہنا کفر ہے (البحر الرّائق ج ۵ ص ۲۰۹ کوئٹہ) ﴿۴﴾ جو کہے: ”**اللہ** نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔“ یہ کُفر ہے ﴿۵﴾ جو کہے: ”اے **اللہ** !عَزَّوَجَلَّ مجھے رِزْق دے

اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر۔'' ایسا کہنا **کفر** ہے (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰ کوئٹہ) ﴿۶﴾ تنگدستی کی وجہ سے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر یا بلاعُذرِ شَرعی سیاسی پناہ لینے کیلئے ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر اگر خود کو جُھوٹ مُوٹ کرسچین، یہودی، قادیانی، یا کسی بھی کافِر ومُرتَد گروہ کافِر دلکھنا یا لکھوانا **کفر** ہے ﴿۷﴾ کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ ''اگر آپ نے کام نہ کیا تو میں قادِیانی یا کرسچین بن جاؤں گا۔'' ایسا کہنے یا لکھنے والا فوراً **کافِر** ہوگیا۔ یہاں تک کہ کوئی کہے کہ میں **100** سال کے بعد **کافِر** ہو جاؤں گا وہ ابھی سے کافِر ہو گیا ﴿۸﴾ جو کہے: جب **اللہ** تعالٰی نے مجھے دنیا میں کچھ نہیں دیا تو آخِر پیدا ہی کیوں کیا! یہ قول **کفر** ہے (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ کوئٹہ) ﴿۹﴾ کسی مسکین نے اپنی مُحتاجی کو دیکھ کر یہ کہا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ فُلاں بھی تیرا بندہ ہے، اسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قَدَر رنج و تکلیف دیتا ہے! آخِر یہ کیا انصاف ہے؟'' ایسا

کہنا کفر ہے (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف) ﴿۱۰﴾ ''کافروں اور مالداروں کو راحتیں اور ناداروں پر آفتیں ! بس جی اللہ تعالیٰ کے گھر کا تو سارا نظام ہی اُلٹا ہے۔'' ایسا کہنا کفر ہے ﴿۱۱﴾ کسی کی موت ہوگئی اس پر دوسرے شخص نے کہا، ''اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' یہ بھی کفرِیّہ کلمہ ہے ﴿۱۲﴾ کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ کو اِس کی ضَرورت پڑی ہوگی یہ قول کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو مُحتاج قرار دیا (الفتاوی البزازیة علٰی هامش الفتاوی الهندیة ج ٦ ص ٣٤٩ کوئٹہ) ﴿۱۳﴾ کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہ جانے اِس کی کیا ضَرورت پڑ گئی جو جلدی بلا لیا یا کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی نیک لوگوں کی ضَرورت پڑتی ہے اِس لئے جلد اُٹھا لیتا ہے۔ (یہ سن کر بات سمجھنے کے باوُجُود بھی عُموماً لوگ ہاں میں ہاں ملاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں کہنے والے کے ساتھ ساتھ ان سب پر بھی حُکمِ کفر ہے) ﴿۱٤﴾ کسی کی موت پر کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چھوٹے چھوٹے بچّوں پر بھی تجھے تَرس نہ

آیا! ایسا کہنا کفر ہے ﴿۱۵﴾ جوان موت پر کہا، ''**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اِس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈّھے یا بُوڑھیا کو لے لیتا۔'' یہ کہنا کفر ہے ﴿۱۶﴾ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ آخر اس کی ایسی کیا ضَرورت پڑ گئی کہ ابھی سے واپَس بُلا لیا۔ ایسا کہنا کفر ہے۔

مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے صِرف ایک روپیہ ھدِیَّہ پر رسالہ، ''**28 کلماتِ کُفر مَع تجدیدِ ایمان و نِکاح کا طریقہ**'' حاصل فرما کر ضَرور مُطالَعہ فرمائیے۔ بلکہ زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم فرما دیجئے۔ قابِلِ اعتماد اخبار فروش کو دے دیجئے وہ اخبار کے ساتھ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر پہنچا دیگا۔ اُس کو سمجھا دیجئے گا کہ اَخبار پھینکنے کے بجائے ہاتھوں میں دے یا رکھ دیا کرے کہ عُموماً ہر اَخبار میں **اللہ** اور اُس کے پیارے **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مُبارَک نام اور مذہبی مَضامین شامِل ہوتے ہیں۔ **شادی کارڈ** وغیرہ میں بھی ایک ایک رسالہ ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے **کفریات** بکے ہوں گے اور آپ کا دیا ہوا رِسالہ

پڑھ کراس نے توبہ کرلی تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہوجائے گا۔

مجھے ہند کے ایک اسلامی بھائی نے فون پر بتایا کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عُرس شریف (۱٤۲٦ ھ) میں اَجمیر شریف کی طرف جاتے اور آتے ٹرین میں ہندی میں ترجَمہ کیا ہوا رسالہ ''28 کلماتِ کفر'' خوب تقسیم کیا۔اس کو پڑھ کر سینکڑوں افراد نے توبہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں مرا
خاتمہ بالخیر ہو بہرِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پروردگار عزوجل

غم سہنے کا ذِہن بنالیجئے

مُصیبت پر صَبْر کیلئے خود کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صَبْر کا عَزْم کرلیا جائے۔ مَثَلاً یہ تصوُّر کرلیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فَوتگی ہوگئی تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں صَبْر کروں گا، اگر نوکری چلی گئی یا انٹرویو میں فیل ہوگیا یا میرے اندر کوئی

مستقِل جسمانی عیب پیدا ہو گیا مثلاً لنگڑا، کانا یا **اچانک اندھا** ہو گیا یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کر دی تو **صَبْــــر** کر کے اَجر حاصل کروں گا۔ اگر واقِعی **مصیبت** آ بھی جائے تو پھر اپنے عزمِ **صَبْـــر** پر قائم رہا جائے۔ ہمارے **بُزُرگانِ دین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین فرمایا کرتے: ”جس کو صَبْر نہ آئے وہ **تکلُّفاً صَبْر** اختیار کرے، نیز پیارے پیارے آقا، **مدینے والے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **”جو تکلُّفاً صبْر کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو صَبْر عطا فرمادے گا اور کسی کو صَبْر سے بڑھ کر خیر اور وُسْعَت والی چیز عطا نہیں کی گئی۔“** (صَحِیحُ البُخارِی ج۱ ص۴۹۶ حدیث ۱۴۶۹ دار الکتب العلمیة بیروت) **چُنانچہ صَبْر** کے حُصُول کیلئے اُس کے فضائل اور بے صَبری کے دُنیوِی واُخروی (اُخ۔رَ۔وی) **نقصانات** کے بارے میں غور کیا جائے، اپنے آپ کو عِبادات میں **مشغول** رکھا جائے، اِس طرح کرنے سے بھی **مصیبت** کی طرف سے اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توجُّہ ہٹ جائے گی اور صَبْر کرنا آسان ہو گا۔

بے جا سوچتے رہنے کے عظیم نقصانات

بعض حُکَماء کا قول ہے، ''تین چیزوں میں غور نہ کر ﴿۱﴾ اپنی مفلسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حِرص میں زیادَتی ہوگی ﴿۲﴾ تیرے اوپر ظلم کرنے والے کے ظُلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصہ باقی رہے گا ﴿۳﴾ دنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کر دے گا اور عمل کے مُعاملے میں ٹالَمْ ٹول (ٹالَم۔ٹول) سے کام لے گا''۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دُنیوی تفکُّرات (ت۔فَکْ۔کُرات) میں جان کھپانے کے بجائے آخِرت کے مُعاملات میں اس طرح مُنہمِک ہو جائیں جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا مَدَنی انداز تھا۔ چُنانچہ

کیا حال ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار سے کسی نے پوچھا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(یعنی آخِرت) کی طرف جانے کی فکر میں لگا ہوا ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ جنّت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کو صِرف آخِرت کی دُھن ہوتی تھی، کیسی ہی فاقہ مستی اور تنگدستی ہوتی وہ ذرّہ برابر اس کی پرواہ نہ کرتے کیونکہ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا ذِہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ دُنیا کی تکالیف میں توجُوں تُوں کرکے گزارہ ہو ہی جائے گا لیکن مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبر و آخِرت میں اگر تکالیف کا سامنا ہوا تو بُری طرح پھنس جائیں گے۔ اِس سے ہمارے وہ اسلامی بھائی بھی عبرت حاصل کریں جو دُنیا میں **تنگدستی** کیلئے تو فکر مند ہوتے ہیں مگر **آخِرت** کی مشکلات سے نَجات کی طرف کوئی توجُّہ نہیں ہوتی! حالانکہ (دُنیَوی) تنگدستی جس سے یہ پریشان ہیں صبر کریں تو آخِرت میں اِس کیلئے چھٹکارے کا سامان ہے۔

مَصائب و آلام پر صَبر کا ذِہن بنانے کیلئے عاشِقانِ رسول کیساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کی خوب سعادت حاصل کیجئے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ترغیب کیلئے **مَدَنی قافلوں کی ایک بہار** ملاحظہ فرمایئے۔ چُنانچہ ایک واقعہ اپنے انداز میں عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں:۔

جوشیلا مُبلّغ

عاشِقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافِلہ** جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں **12** دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر پہنچا۔ جس مسجِد میں قِیام تھا، اُس کے سامنے والے گھر میں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشِقِ رسول نے **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صِرف **2** دن ساتھ رَہنے کیلئے تیّار ہوئے اور مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف ہو گئے۔ صِرف دو دن مَدَنی قافِلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں سب کو نَمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ وہ گھر کے بااثر فرد تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً سبھی نے **نَماز** پڑھنا شروع کر دی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی **نیکی کی دعوت** پیش کی۔ گھر والوں کو **T.V.** کی تباہ کاریاں بتا کر **اللہ** توّاب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے

ڈرایا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ باہمی رِضامندی سے گھر سے **T.V.** نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صُبح کپڑوں پر اِستری کرتے ہوئے اچانک انہیں کرنٹ لگا اور بقول گھر والوں کے زَبان پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جاری ہوا اور فوراً دم نکل گیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم خوش نصیب تھا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گیا۔ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبہ) ہو وہ داخلِ جنّت ہو گا۔ (سننُ ابی داوٗد ج۳ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

کوئی آیا پاکے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگدستی و اِفلاس وغیرہ سے بددل ہو کر خودکُشی کی راہ اختیار کرنا خدا کی قسم! سخت غَلَطی ہے۔ **اللہ** تعالیٰ کی رِضاجُوئی اور آخِرت کی

بہتری کیلئے خوش دِلی کے ساتھ ان تکالیف ومصائب پر صَبْر کرنا چاہئے اور اگر کرنی ہی ہے تو خود کُشی نہیں **"نفس کُشی"** کرنی چاہئے۔ آہ! شیطان مَردود نے ہماری نفسانی خواہشات کو اُبھار کر ہمیں کیسی کیسی برائیوں میں مبتَلا کر رکھا ہے! کاش! ہم "نفس کُشی" یعنی نفس کو مارنے میں ایسے مصروف ہو جائیں کہ بُزُرگوں کے اِس قولِ پاک، **"مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا"** یعنی مر جاؤ مرنے سے پہلے" (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت) کا مِصداق بن جائیں اور دولت کی فِراوانیوں اور غُربت کی پریشانیوں سے بے نیاز ہو جائیں۔ یقین مانئے مالدار کے مقابلے میں غریب و نادار فائدے میں ہے چُنانچہ

آہ! بے چارے مالدار!!

امامُ الانصارِ وَالْمہاجرین، مُحِبُّ الْفُقَراءِ وَالْمَساکِین جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: "بروزِ قِیامت فُقَراء مالداروں سے 500 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٤ ص ١٥٧ حدیث ٢٣٥٨ دارالفکر بیروت)

ایک روایت میں ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ بال بچوں والے غریب سُوال سے بچنے والے مسلمان سے بہُت مَحبَّت فرماتا ہے۔

(سُنَن ابنِ ماجه ج ٤ ص ٤٣٢ حديث ٤١٢١ دارالمعرفة بيروت)

مَحبّت میں اپنی گُما یاالٰہی عزوجل

نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی عزوجل

خود کُشی کا ایک سبب عشقِ مجازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئے دن اَخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ فُلاں یافُلانہ نے اپنی پسند کی **شادی** میں گھر والوں کی رُکاوٹ کے سبب مایوس ہوکر **خود کُشی** کرلی۔ **نَمُونَتاً** "روزنامہ **نوائے وقت**" (کراچی **4** اگست 2004ء) کی دو خبریں مُلاحظہ فرمایئے **﴿۱﴾** "پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زَہر پی لیا" **﴿۲﴾** "مَحَبَّت میں ناکامی پر داد و (سندھ) کے نوجوان نے خود کُشی کرلی۔" اِس طرح کی اَموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

عُریانی وفَحاشی، مخلُوط تعلیم، بے پردَگی، فِلم بینی، ناوِلوں اور اخبارات کے عِشقیہ وفِسقیہ مضامین کا مُطالَعہ وغیرہ **عشقِ مجازی** کے اسباب ہیں۔ لاشُعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچّے اور بچّیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اِس میں مبتَلا ہو سکتے ہیں۔ والِدَین اگر شُروع ہی سے اپنے بچّوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے بھائی بہنوں تک کی بچّیوں اور مُنّیوں کو اِسی طرح دوسروں کے مُنّوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سَعی کریں تو **عشقِ مجازی** سے کافی حد تک چُھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچّوں کو بچپن ہی سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے **حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی **مَحَبَّت** کا درس دینا چاہئے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں **مَحَبَّتِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جاگزیں ہو گئی تو ان شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **عشقِ مجازی** سے محفوظ ہو جائے گا۔

مَحَبَّتِ غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یارسولَ اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

خود کُشی کا ایک سبب بے رُوزگاری

بے رُوزگاری یا قرضداری سے تنگ آکر بھی بعض لوگ خودکُشی کی راہ لیتے ہیں۔ آسائشوں، عُمدہ غذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقَعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کے اندر کی سجاوٹوں، گاڑیوں وغیرہ کیلئے زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور بَہُت بڑا سرمایہ دار بن جانے کے سُنہرے خواب بھی اس کے اَسباب ہیں۔ اگر رَہنے سَہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادَگی اپنانے کا مَدَنی ذِہن بن جائے تو قلیل آمدَنی پر گزارہ کرنا آسان ہو جائے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان خودکُشی جیسا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام نہ کرے۔ دراصل علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے بھی ایسا ہو رہا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہو گا کہ فُلاں عالم یا پیش امام صاحِب نے خودکُشی کر لی! حالانکہ حضراتِ عُلمائے کرام کی اکثریت قلیل آمدنی پر گزارہ کرتی ہے۔

دولت کی فِراوانی ہے مانگنا نادانی
آقا (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کی محبت ہی دَراصل خزینہ ہے

سب کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّہ کرم پر ہے

رُوزگار کے مُعاملے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر عملی طور پر بھی حقیقی معنوں میں توکُّل یعنی بھروسہ قائم کیجئے۔ بے شک وُہی چیونٹی کو کن اور ہاتھی کو مَن عطا فرمانے والا ہے، یقیناً یقیناً یقیناً ہر جاندار کی روزی اُسی کے ذِمّہ کرم پر ہے۔ چُنانچہ بارھویں پارے کی اِبتداء میں **ارشادِ باری** عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّہ کرم پر نہ ہو۔

(پ ۱۲ ھود ٦)

پرندوں کی روزی کی مثال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور طلب بات یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کی روزی تو اپنے ذِمّہ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی **مغفرت** کا ذمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قدر نادان ہے جو رِزق کی کثرت کے لئے تو مارا مارا پھرے مگر مغفرت

کی حسرت میں دل نہ جلائے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر تَوَکُّل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اِسطرح رِزْق عطا کیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رِزْق عطا کیا جاتا ہے کہ وہ صُبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٤ حدیث ٢٣٥١ دارالفکر بیروت)

مجھ کو دنیا کی دولت کی کثرت نہ دے چاہے ثَروت نہ دے کوئی شُہرت نہ دے
فانی دنیا کی مجھ کو حکومت نہ دے تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

خودکُشی کا ایک سبب گھریلو شَکَر رَنجِیاں

خود کُشی کا ایک بہُت بڑا سبب **گھریلو شَکَر رَنجِیاں** بھی ہیں۔ چُنانچہ ''روزنامہ نوائے وقت'' (5 اگست 2004ء) کی خبر ہے: ''ایک نوجوان نے رُوہڑی تھانے کی حُدُود میں **گھریلو مسائل** سے تنگ آکر خود کُشی کرلی۔'' آہ! شیطان مردود نے **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی سنّتوں سے دور کرکے ہمارے

گھروں کا سُکون برباد کر دیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رہ گیا ہے، گھریلو زندگی کی اسلامی واَخلاقی قدریں پامال ہو گئیں، علمِ دین سے دُوری اور **سنّت** کے مطابق اَخلاقی تربیّت نہ ہونے کی نُحُوست کے **باعث گھر کے اکثر افراد** ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر کبھی **بیوی خود کُشی** کر لیتی ہے تو کبھی شوہر، کبھی **بیٹی خود کُشی** کر لیتی ہے تو کبھی بیٹا، یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ **مَدَنی مذاکرہ** یا سنّتوں بھرے **بیان** کا ایک کیسٹ روزانہ سننا یا سنّتوں بھری V.C.D. دیکھنا اور **فیضانِ سنّت** کا گھر میں روزانہ درس جاری کرنا اور اپنے گھر میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نمازی اور سنّتوں کا عادی ہوگا ایسے داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف سجانے والے **عاشِقانِ رسول کے پردہ نشین گھرانوں سے** ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **آپ کو کبھی بھی خود کُشی کی منحوس خبر سُننے کو نہیں ملیگی**۔ یہ آفت بے نمازیوں،

فیشن پرستوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، صِرف دُنیوی تعلیم کو سب کچھ سمجھنے والوں اور بے عملی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔

خدا کی قسم! مجھے **خودکُشی** کی جانب مائل ہونے والے ہر مسلمان سے ہمدردی ہے، لوگ شاید ان سے نفرت کرتے ہوں مگر مجھے ان پر شفقت ہے جبھی تو "**خود کُشی کا علاج**" کے عُنوان پر بیان کر رہا ہوں، یقین مانیے اگر ہر مسلمان **دعوتِ اسلامی** والا بن جائے تو **اللہ** اور اس کے **پیارے حبیب** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فضل و کرم سے مسلمانوں سے **خودکُشی** کی نُحُوست کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم عَزَّوَجَلَّ سارے جہاں میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مِری جھولی بھر دے

خودکُشی کرنے والے کا جنازہ اور ایصالِ ثواب

خودکُشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اُسکو **ایصالِ ثواب** کرنا بھی جائز ہے، چُنانچہ دُرِّ مختار میں ہے: "**جس نے خودکُشی کی، چاہے**

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جان بوجھ کر ہی کیوں نہ کی ہو، اُسے **غُسل** دیا جائیگا اور اُس پر نَمازِ (جنازہ) بھی پڑھی جائیگی اسی پر فتویٰ ہے۔'' (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۲۷ دارالمعرفة بیروت) نیز اُس شخص کیلئے دعائے **مغفِرت** کرنا بھی بالکل جائز ہے۔

کُفّار کی جہنّم میں چھلانگ

یاد رہے کہ اب بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں **کُفّار میں خودکُشی** کا رُجْحان (رُج۔حان) کئی گُنا زائد ہے۔ حتّٰی کہ اس فِعل میں مدد کیلئے ان کے یہاں باقاعِدہ تنظیمیں قائم ہیں! میری ناقِص معلومات کے مطابِق ان کے یہاں ایسی میوزیکل غزلیں بھی ہیں جو احمق کافِروں کو **خودکُشی** پر بَرانگیختہ کر کے جہنَّم میں چھلانگ لگوا دیتی ہیں! یہ لوگ دُنیوی معاملات میں لاکھ ترقّی کرلیں مگر یقین مانیں سب کے سب کُفّار بے وُقوفوں کے سردار ہیں، خدا کی قسم! عَقْلمند وُہی ہیں جن کی عَقْل نے **دامنِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تھام کر خُدائے اَحْکَمُ الْحاکِمین جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہِ عالی میں سرِ نیاز جھکا دیا۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم
دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم
جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

از رُوئے قراٰن کفار بے عقلے ہیں

میں نے جو سارے کُفّار کو **بے عقلے** قرار دے دیا یہ محض اپنی طرف سے نہیں کہا، سنو! پارہ 9 سورۃُ الْاَنْفال، آیت 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ آیت بنی عبدُ الدّار بن قُصَیّ کے مُتَعَلِّق اُتری جو کہتے تھے کہ جو کچھ حُضور لائے۔ ہم اس سے (گونگے) بہرے اندھے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جو نبی سے فائدہ نہ اُٹھائے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ دیکھو نُوح علیہ السلام کو حکم تھا کہ کَشتی میں جانوروں کو سُوار کر لو مگر کافر کو نہ بٹھانا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس زَبان، آنکھ، کان عُقل سے حُضُور کی معرِفت نصیب نہ ہو

وہ (زبان) گونگی، اندھی، بہری ہے اور وہ عقل "بے عقلی" ہے۔ سارے بنی عبدُ الدّار جنگ اُحُد میں مارے گئے۔ ان میں صرف دو شخص ایمان لائے، مُصعَب بن عُمیر اور سُوَیبط بن حَرملہ۔

(نور العرفان ص ۲۸۵)

خود کُشی کا اَہَم سبب مایوسی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا سب سے اہم سبب ذِہنی دباؤ یعنی **ٹینشن** اور **مایوسی** یعنی DEPRESSION ہے جس کی وجہ سے آدمی کا دماغ مَفلوج ہو جاتا اور **مَدَنی ذِہن** نہ ہونے کی صورت میں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر سمجھ بیٹھتا ہے کہ ٹینشن اور مایوسی سے میری جان چھوٹ جائے گی اور مجھے سکون حاصل ہوگا اور یوں **خودکُشی** کر کے اپنے لئے خوفناک بے سکونی کا سامان کر گزرتا ہے۔

سرکارِ نامدار یہی آرزو ہے کہ
غم میں تمہارے کاش! رہوں بے قرار میں

وُضو اور رَوزہ کے حیرت انگیز فوائد

ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن اور مایوسی کا ایک رُوحانی علاج **وُضو** اور **روزہ** بھی

ہے، اب تو کُفّار بھی اِس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ چُنانچہ ایک کافر ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکِشاف کیا کہ میں نے **ڈِپریشن** یعنی مایوسی کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ سے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ دھلوائے تو مرض میں بہُت اِفاقہ ہو گیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخِر میں اعتِراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔'' ایک اِنگریز ماہِرِ نفسیات سِگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) نے روزوں کے فوائد کا اعتِراف کرتے ہوئے یہ بیان دیا ہے: **''روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔''**

عمامہ باندھنا مایوسی کا علاج ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مبارَک سنّت **عمامہ شریف** باندھنا بھی ذِہنی دباؤ سے نَجات پانے اور اپنے اندر حلم وقُوّتِ برداشت بڑھانے کا

بہترین طریقہ ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ''عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔'' (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۵ ص ۲۷۲ حدیث ۷۴۸۸ دارا لمعرفۃ بیروت)

عمامہ اور سائنس

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق مستقل طور پر **عمامہ شریف** سجانے والا خوش نصیب مسلمان **فالج** اور خون کی وجہ سے جنم لینے والی بعض بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ **عمامہ شریف** سجانے کی بَرَکت سے دِماغ کی طرف جانے والی خون کی بڑی بڑی نالیوں میں خون کا دباؤ صرف ضَرورت کی حد تک رَہتا ہے اور غیر ضَروری خون دِماغ تک نہیں پہنچ پاتا! لہٰذا امریکہ میں **فالج** کے عِلاج کیلئے **عمامہ نُما** ''ماسک'' (MASK) بنایا گیا ہے۔

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
واہ دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

سانس کے ذَرِیعے ٹینشن کا علاج

ٹینشن اور ڈِپریشن کم کرنے کے لئے عملِ تَنَفُّس یعنی سانس کی

وَرزِش مُفید ہے۔ اس کے لئے فَجر کا وَقت بہتر ہوتا ہے کہ اس وَقت عُمُوماً دھواں اور شور وغُل نہیں ہوتا۔ یہ عمل کسی ہوادار کم روشنی والے کمرے میں کیجئے۔ اسلامی بھائی برآمدہ میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ کسی کے گھر میں نظر نہ پڑے اور اسلامی بہنیں بھی اسقدَر دُور کھڑی ہوں کہ کوئی غیر مَرد اِن کو نہ دیکھ سکے نیز اِن کی بھی کسی غیر مرد پر نظر نہ پڑے۔ اِس کا طریقہ نہایت آسان ہے، پہلے اپنی انگلی ناک کے اُلٹے نتھنے پر (یعنی سوراخ کے قریب) رکھ کر معمولی سا دبائیں اور ناک کی سیدھی جانب سے سانس لیں اب سیدھی طرف سے دبائیں اور الٹی جانب سے سانس نکال دیں۔ اس طرح کم از کم **30** بار یہ عمل دُہرائیں۔ اگر اس سے زائد بھی کرلیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ اس سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ ٹینشن میں کمی اور کافی فَرحت محسوس کریں گے۔

پریشانی کی طرف سے توجُّہ ہٹا دیجئے

ایک اور طریقۂ علاج یہ بھی ہے کہ اپنی پریشانی کے مُتعلِّق سوچنا ترک کر دیجئے۔ اگر سوچتے رہیں گے کہ میں بہُت بیمار ہوں، میں پریشان ہوں، میں سراپا مسائل ہوں تو اس سے پریشانی اور ذِہنی دباؤ میں مزید اضافہ ہو گا اور آپ

اندر ہی اندر گُھلتے چلے جائینگے۔ حضرتِ سیِّدُنا امیرُ الْمُؤمِنین علیُّ الْمرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا، "مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ سَقِمَ بَدَنُہٗ" یعنی جس کی فکریں زیادہ ہوجاتی ہیں اس کا بدن سَقیم (یعنی بیمار) پڑ جاتا ہے"۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۴۲ حدیث ۸۴۳۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دل کو سُکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں
سوز و گداز تو ہے فقط کوئے یار میں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

سبز گُنبد کے تصوُّر کا طریقہ

چلئے! اپنے ذِہن کو تازہ بلکہ تازہ ترین کرنے کیلئے **تیسرا مَدَنی طریقہ** بھی سُن لیجئے اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی وقت کم روشن، ہوادار اور پُرسکون جگہ پر لیٹ کر بہترین پُر فضا مقام کا تصوُّر قائم کیجئے اور یہ تصوُّر حقیقت سے قریب تر ہو۔ مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا میں واقع **گنبدِ خَضْراء** کا حسین منظر مرحبا! کہ یہ دنیا کے ہر حسین منظر سے حسین ترین ہے۔ گنبدِ خَضْرا کا تصوُّر باندھئے۔ مکتبۃُ المدینہ سے "تصوُّرِ مدینہ" کی کیسٹ ھَدِیَّۃً حاصل کرکے اُس کے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

ذَرِیعے بہتر طریقے پر "تصوّرِ مدینہ" قائم کیا جاسکتا ہے۔

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارا
ہے کس قَدَر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا

یہ رہا سبز گنبد!

آپ نے بارہا تصویر میں سبز سبز گنبد دیکھا ہو گا اور جس خوش قسمت نے حقیقت میں دیکھا ہے اس کے لئے تصوُّر کرنا مزید آسان ہو گا۔ شُروع میں ہلکا ہلکا عکس محسوس ہو گا پھر اس کو حقیقت سے قریب تر کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگر جذبہ صادِق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ بے ساختہ پکار اٹھیں گے، **یہ رہا سبز سبز گنبد!** پھر خیال کیجئے صُبح کا سُہانا وقت ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جھومتی ہوئی، سبز سبز گنبد کو چومتی ہوئی، اس کے گرد گھومتی ہوئی مجھے بَرَکتیں دے رہی ہے، مجھے چُھو رہی ہے، اور اس کے سبب مجھے پُر کیف ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے، پھر یہ بھی تصوُّر کیجئے کہ سبز گنبد شریف پر ہلکی ہلکی بُوندا باندی نچھاور ہو رہی ہے اور وہاں سے بَرَکتیں لئے باریک بُندکیاں مجھ پر بھی پڑ رہی ہیں۔ کچھ دیر کیلئے اس دِلفریب و دلگداز منظر میں کھو جایئے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

درِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی تلاش تھی میں پہنچ گیا ہوں خیال میں

نہ تھکن کا چہرے پہ ہے اثر نہ سفر کی پاؤں میں دُھول ہے

ہو سکے تو ہر روز اِسی طرح تصوُّر کیجئے اُن کی رَحمت سے کیا بعید کہ سچ مُچ پردے اُٹھ جائیں اور عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم حقیقت میں گنبدِ خضرا کے جلوے دیکھ لیں۔ روزانہ کم از کم سات مِنَٹ (مِ۔نَٹ) ایسا کریں گے تو اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ آپ کا ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن بہُت کم ہو جائیگا اگر یقین نہیں آتا تو تجرِبہ (تَج۔رِ۔بہ) کرلیجئے۔

گنبدِ خضرا خدا عزوجل تجھ کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بُجھا لیتے ہیں

پیدل چلنے کے فوائد

ذِہنی دباؤ اور اَعصابی کھچاؤ کم کرنے کے لئے ذِہنی ورزِش کے علاوہ روزانہ پَون گھنٹہ مسلسل پیدل چلنا چاہئے۔ ابتِدائی 15 مِنَٹ چال درمیانہ ہو درمیانی 15 مِنَٹ قدرے تیز تیز قدم اور آخری 15 مِنَٹ اُسی طرح پھر درمیانہ۔

دُرُود شریف پڑھتے جایئے اور لگا تار چلتے جایئے، چلنے میں یہ کوشش فرمایئے کہ پاؤں کے پنجوں پر قدرے وزن پڑتا رہے، چلنے کیلئے فجر کا وقت بہتر ہے کہ اُس وقت ماحول عُموماً گاڑیوں کے دھوئیں اور گرد وغبار سے پاک، فضاء میں نکھار اور ہوا خوشگوار ہوتی ہے۔ ایک روایت کے مطابق جنّت میں ہر وقت اِسی وَقت کا سا سماں ہوگا۔ اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ آپ کا ہاضِمہ دُرُست ہوگا، آپ کے اَعضاء بہتر طور پر کام کریں گے، دورانِ خون تیز ہوگا اور خون کی گردِش تیز ہونے سے جسم سے ایک خاص قسم کا زہریلا مادّہ خارِج ہوتا ہے، جس کی خاصیّت افیون سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے خارِج نہ ہونے سے مختلف دَردوں اور تکالیف میں اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مذکورہ طریقے پر اگر مسلسل پیدل چلنے والی ورزش کیا کریں گے تو یہ زہریلا مادّہ جسم سے خارِج ہوتا رہے گا جس سے مختلف جسمانی تکالیف سے راحتیں ملیں گی، ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن میں کمی آئے گی اور اگر خون میں گندا کولیسٹرول بھی زائد ہوا تو وہ بھی خارِج ہوگا اور دماغ کو تازگی مُیَسَّر آئیگی۔ جب ذِہن تر و تازہ رہیگا تو **خودکُشی** کا خیال کبھی بھی قریب نہ آئیگا۔ اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ

اے بے کسوں کے ہمدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم دنیا کے دُور ہوں غم

بس جائے دل میں کعبہ سینہ بنے مدینہ

بیمار بادشاہ

پڑوسی ملکوں کے دو بادشاہوں میں گہری دوستی تھی ، ان میں **ایک بادشاہ** طرح طرح کے اَمراض اور ٹینشن سے تنگ جبکہ **دوسرا بادشاہ** خوش حال اور صحت مند تھا۔ ایک بار **بیمار بادشاہ** نے **تندرُست بادشاہ** سے کہا: میں ماہر طبیبوں سے علاج کروانے کے باوُجود حُصولِ صحت میں ناکام ہوں، آپ کس طبیب سے علاج کرواتے ہیں؟ **تندرُست بادشاہ** نے مسکرا کر کہا: میرے پاس دو طبیب ہیں۔ **بیمار بادشاہ** نے کہا: برائے کرم! مجھے بھی ان سے ملوا دیجئے، اگر انہوں نے میرا علاج کر دیا تو اُن کو مالا مال کر دوں گا۔ **تندرُست بادشاہ** ہنس پڑا اور کہنے لگا: میرے طبیب میرا بالکل مُفت علاج کرتے ہیں اور وہ دُو طبیب ہیں میرے دُونوں پاؤں! اور طریقِ علاج یہ ہے کہ ان کے ساتھ میں خوب پیدل چلتا ہوں لہٰذا میری صحت اچّھی رہتی ہے اور آپ غالِباً زیادہ تر بیٹھے رہتے، پیدل چلنے سے کتراتے، اور تھوڑے فاصلے پر بھی سُواری پر آتے جاتے ہیں لہٰذا خود کو

بیمار اور ذِہنی دباؤ کا شکار پاتے ہیں۔

کیا آپ خود کُشی کرنا چاہتے ہیں؟ ٹھہریئے۔۔۔!

جب کوئی بیمار، بے رُوزگار، قرضدار، سخت ٹینشن کا شکار یا کوئی غُصیلا اور جذباتی آدمی دِلبرداشتہ، یا کوئی امتحان میں فیل ہونے پر طعنہ زنی سے خائف یا پسند کی شادی میں جب ناکام ہو جاتا ہے تو شیطان ہمدرد بن کر آتا اور بہکاتا ہے کہ تم اتنے پریشان ہو تو آخر **خود کُشی** کیوں نہیں کر لیتے کہ ان جھنجھٹوں سے جان چھوٹے۔ جذباتی مرد و عورت کی عَقل ایسے مَواقع پر بسا اوقات ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور وہ **خود کُشی** پر کمر بَستہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شیطان جب **خود کُشی** کے وَسوسے ڈالے تو ایسی صورت میں آپ بالکل ٹھنڈے دِماغ سے شیطان کے وَسوسوں کو رَدّ کیجئے اور **خود کُشی** کے دُنیوی نقصانات اور اُخروی عذابات کو خیالات میں اس طرح دُہرایئے **اوّلاً** یہ فِعل **اللہ** تعالیٰ اور اس کے **پیارے حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو **ناراض** اور عزیز و اقارِب کو غمگین کرنے والا اور ہمارے دُشمنوں یعنی شیاطین اور ان کے مُتَّبِعین یعنی کافرین کو راضی کرنے والا ہے۔ **ثانیاً** اس سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ **خود کُشی** کرنے والے کے عزیز و اَقارِب دُکھوں اور

پریشانیوں میں مزید گِھر جاتے ہیں۔ **ثالثاً خودکُشی سے جان چُھوٹتی نہیں بلکہ مزید اور وہ بھی شدید پھنس جاتی ہے۔** تو اُس شخص کیلئے کس قدر نقصان اور خُسران کی بات ہوگی جو شیطان کے وَسوَسوں میں آکر خودکُشی کر کے خود کو عذابِ قبر وحشر ونار کا حقدار بنا لے۔ نیز یہ کیسی بے مُرُوَّتی، اور بے وفائی ہے کہ خاندان والوں اور عزیزوں کے گلے میں بدنامی وشرمندگی کا ہار ڈال کر دنیا سے رخصت ہو نیز خود اپنے دشمنوں کو بھی خوشی فراہم کرتا چلے۔ لہٰذا اِسی طرح کے **مَدَنی تصوُّرات** کے ذَرِیعے شیطان مردود کو بِالکل مایوس کر دے اور ایمان پر اِستِقامت کے عزمِ صَمیم سے اُس دُزدِ رجیم (یعنی مردود چور شیطان) کا اس طرح کہہ کر منہ پھیر دے کہ میں کیوں کروں خودکُشی؟ **خودکُشی کرے میری بلا! مجھے** تو اپنے ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے بہت اُمّید، اُمّید اور اُمّید ہے، اور **خودکُشی** تو وہ کرے جسے **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت کی رَحمت سے مایوسی ہو۔ **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بَہُت زبردست ہے۔ وہ ضَرور ضَرور ضَرور میری پریشانیاں بھی دُور فرمائے گا اور مجھ گنہگار کو محض اپنے فضل وکرم سے بلا حساب وکتاب بَخش بھی دے گا۔ بالفرض بظاہر پریشانیاں دور نہیں بھی ہوتیں تب بھی میں اُس کی رِضا پر راضی ہوں میں **خودکُشی**

کر کے اپنی آخرت کو داؤ پر لگا کر اے نامُراد شیطان! تجھے ہرگز خوش نہیں کروں گا۔

''بسمِ اللّٰہ'' کے سات حُروف کی نسبت سے 7 روحانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پریشانیوں کا تعلُّق قلب وروح سے ہوتا ہے۔ پریشانیوں سے نَجات پانے اور سکونِ قلب بڑھانے کے لئے رُوحانی علاج بھی سماعت فرمایئے۔

(۱) غم کا علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم 60 بار روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کیجئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ رنج وغم دُور ہونگے۔ دل کی گھبراہٹ کے لئے بھی یہ عمل مفید ہے۔

(۲) روزی میں بَرَکت کا بہترین نُسخہ

اگر بے رُوزگاری سے تنگ ہیں تو اِس نُسخے پر عمل کیجئے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حُضُورِ انور، مدینے کے تاجور، شفیعِ روزِ مَحشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی مُفلِسی ومُحتاجی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم گھر میں

داخِل ہونے لگو اور گھر میں کوئی ہو تو سلام کر کے داخِل ہوا کرو، پھر مجھ پر سَلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھو۔ اُس شَخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اُس نے اپنے ہمسایوں کی بھی خدمت کی۔

(الجامع لاحکام القران للقرطبی ج ۱۰ ص ۱۸۳۔۱۸۴ دارالفکر بیروت)

(۳) گھریلو اِتِّفاق کا عمل

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''سب گھر والوں میں اِتِّفاق کے لئے بعد نمازِ جمعہ لاہوری نمک پر ایک ہزار ایک بار **یَاوَدُوْدُ** پڑھئے اوّل و آخر دس دس بار درود شریف اور اُس وقت سے اُس (پڑھے ہوئے) نمک کا برتن زمین پر نہ رکھئے، (ادب سے الماری، میز وغیرہ اُونچی جگہ رکھئے) وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی (یعنی سالن وغیرہ) میں ڈالئے، سب کھائیے، مولیٰ تعالیٰ سب میں اِتِّفاق پیدا کرے گا۔ ہر جمعہ کو سات دن کے لئے پڑھ لیا کیجئے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۶ ص ۶۱۲)

(٤) دُشواری کے بعد آسانی

حضرتِ علّامہ امام شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی ''طَبقاتِ کُبرٰی'' میں

حُضُور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ مبارَک نَقْل کرتے ہیں، اِبتِداءً مجھ پر بُہت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آ کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زبان پر قرانِ پاک کی یہ دُو آیاتِ مبارَکہ جاری ہو گئیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

(پ ۳۰ الم نشرح ۶،۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیاتِ مبارَکہ کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔ (اَلطَّبَقَاتُ الکُبریٰ ج۱ ص۱۷۸ دارالفکر بیروت)

مُصیبت زَدہ اور مریض کو چاہئے کہ سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُسی ادا کو یاد کر کے بے تابانہ زمین پر لیٹ جائے اور سُورَۃُ اَلَمْ نَشْرَح کی مذکورہ آیت نمبر 5 اور 6 پڑھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو بطفیلِ حُضُور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم مشکل آسان ہو گی۔

مری مشکلوں کو تُو آسان کر دے عزوجل
مِرے غوث کا واسِطہ یا الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۵) عشقِ مجازی سے چھٹکارے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ

باوضو یہ قرانی آیاتِ مبارکہ تین 3 بار پڑھ کر (اوّل وآخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عمل چالیس 40 دن تک کرے۔ **نماز** کی پابندی ضروری اشد ضروری ہے۔

مَدَنی پھول: اگر کوئی **عشقِ مجازی** کی آفت میں پھنس جائے تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے۔ شادی سے قبل ملنا بلکہ بلا اجازتِ شرعی ایک دوسرے کو دیکھنا نیز خط و کتابت ،فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ ہر وہ غیر شرعی فِعل جو اِس **عشق** کے سبب کیا جائے حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اپنے **مجازی عشق** کے لئے معاذَ اللّٰہ عزوجل حضرت سیّدُنا **یوسُف** علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے قصّے کو دلیل بنانا سخت جہالت وحرام ہے۔ یاد رہے! عشق صرف زُلیخا کی طرف سے تھا، حضرتِ سیّدُنا یوسُف علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اِس سے پاک تھا۔ ہر نبی معصوم ہے۔

(عشقِ مجازی کی حیرت انگیز معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صَفْحات کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" ص 148 تا 181 کا مُطالَعہ فرمالیجئے)

(٦) قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

(یعنی اے اللہ! مجھے حرام سے بچاتے ہوئے (صرف) حلال کے ساتھ کفایت کر اور اپنے فضل و کرم کے ذریعے اپنے سوا سے بے پرواہ فرما دے) تا حُصولِ مُراد ہر نماز کے بعد ١١، 11 بار اور صبح و شام 100، 100 بار روزانہ (اوّل و آخر ایک ایک بار دُرود شریف) پڑھئے۔ اس دُعاء کے بارے میں حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الکریم کا ارشادِ شفقت بنیاد ہے: "اگر تجھ پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو گا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہو جائے گا۔" (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ۵ ص ۳۲۹ حدیث ۳۵۷٤ دار الفکر بیروت)

صبح و شام کی تعریف: آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک **صُبح** ہے اور ابتداءِ وقتِ ظہر سے غُروبِ آفتاب تک **شام** کہلاتی ہے۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص ۹)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۷) برائے رِزْق اور ادائے قرض (دوا ورا د)

(الف) **یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب** پانچ سو بار، (اوّل و آخر گیارہ بار دُرُود شریف) یہ عمل نَمازی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن **بعد نَمازِ عشاء** ننگے سر کُھلے آسمان تلے کھڑے کھڑے پڑھیں۔ (ایسی جگہ پر یہ عمل کیجئے جہاں نامحرم پر اور کسی کے گھر کے اندر نظر نہ پڑے)

(ب) **یَا بَاسِطُ** روزانہ **بعد نَمازِ فجر** دُعاء کے بعد دس بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیں۔

مَدَنی نُکتہ: اے کاش! روزی میں کثرت کی **مَحبَّت** کے بدلے ہم نیکیوں میں برکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرْد کرتے۔

مَدَنی مشورہ: وِرْد شُروع کرنے سے پہلے کسی سُنّی عالم یا قاری صاحِب کو سنا دیجئے۔

مَدَنی اِلتجاء: اِس رسالے میں دیا ہوا کوئی بھی وِرْد کرنا چاہیں تو شُروع کرنے سے قبل سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے ایصالِ ثواب کیلئے گیارہ یا ایک سو گیارہ روپے کی اور کام ہو جانے کی صورت میں سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصالِ ثواب کیلئے (کسی سُنّی عالم کے مشورے سے) 25 یا 125 روپے کی اسلامی کتابیں تقسیم کیجئے۔ (رقم کم و بیش کرنے میں مضایقہ نہیں)

تین فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩ دارالفکر بیروت)

﴿2﴾ بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فِرِشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سُوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر ''صلوۃ'' بھیجتے ہیں۔

(ترمذی ج٤ ص٣١٤ حدیث ٢٦٩٤)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے لفظ ''صلوۃ'' کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی ''صلوٰۃ'' سے اُس کی خاص رحمت اور مخلوق کی ''صلوٰۃ'' سے خصوصی دعائے رحمت مُراد ہے۔ (مراۃ المناجیح ج١ ص٢٠٠)

﴿3﴾ بہترین صَدَقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی عِلم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(سُنَن ابن ماجہ ج١ ص١٥٨ حدیث ٢٤٣ دارالمعرفۃ بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ